| (ب) | | | | (الف) | |
|---|---|---|---|---|---|
| 2013 ا | (A) | (   ) | | ترقی کاتعین | (1) |
| اوسط آمدنی والے ممالک | (B) | (   ) | | 12,600 امریکی ڈالر سے زائد | (2) |
| زیادہ آمدنی والے ممالک | (C) | (   ) | | 1035 تا 12,500 امریکی ڈالر | (3) |
| کم آمدنی والے ممالک | (D) | (   ) | | عالمی ترقی کی رپورٹ | (4) |
| فی کس آمدنی | (E) | (   ) | | 1,035 امریکی ڈالر سے کم | (5) |

**جوابات** E (1)     C (2)     B (3)     A (4)     D (5)

## پیداوار اور روزگار

- زراعت اور اس سے متعلقہ کارکردگیاں جیسے کہ مچھلی پکڑنا، جنگل بانی، کان کنی وغیرہ جہاں پیداواری عمل میں قدرت کا نمایاں کردار ہوتا ہے۔
- مشینی پیداواری عمل اور دیگر صنعتیں جہاں لوگ اشیاء کی پیداوار اوزار اور مشینوں کے ذریعہ کرتے ہیں اور
- وہ تمام کارکردگیاں جو راست طور پر اشیاء کی پیداوار نہیں کرتی بلکہ خدمات فراہم کرتی ہیں جو کہ اشیاء کی پیداوار اور دیگر عوامی خدمات کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔
- ملک کے لیے مجموعی طور پر ملک میں پیدا کی گئی اشیاء اور خدمات جملہ مالیت کو ملک کی آمدنی کے طور پر دکھایا جاتا ہے۔
- فنی اصطلاح میں اسکو خام گھریلو پیداوار (GDP) سے ظاہر کیا جاتا ہے.
- اشیاء جیسے کہ اس مثال میں دھان، چاول اور بھوسی درمیانی مرحلہ میں ہیں یہ تمام چیزیں اشیاء صرف کی طرح صاف استعمال نہیں کرنا۔
- اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف ہر مرحلہ کی اضافی قدر کو جمع کریں یا آخری شکل میں دستیاب اشیاء اور خدمات کی قدر لیں۔ کسی مخصوص سال میں آخری شکل میں دستیاب اشیاء اور خدمات کی جملہ مالیت جو ہر شعبہ سے حاصل کی گئی اس شعبہ کی مکمل پیداوار ہوتی ہے۔ اور تینوں شعبوں کی پیدوار کا مجموعہ ملک کی خام گھریلو پیداوار GDP کہلاتا ہے۔ یہ ملک میں ایک مخصوص سال میں آخری شکل میں دستیاب اشیاء اور خدمات کی مالیت ہوتی ہے۔
- GDP تینوں شعبوں زراعت، صنعت اور خدمات کی پیداوار پر مشتمل ہوتی ہے۔
- یہ کمترین روزگار کا موقف ہے۔ جہاں تمام لوگ کام کرتے ہیں مگر ہر کوئی اپنی صلاحیت سے کم کام کرتا ہے۔ اس قسم کی کمتر روزگاری ہر ایک کی نظروں سے پوشیدہ رہتی ہے برخلاف اسکے اگر کوئی فرد جسے روزگار نہیں وہ واضح طور پر بے روزگار نظر آتا ہے۔ اسی لئے کمتر روزگار کو پوشیدہ یا غائبانہ بے روزگاری بھی کہتے ہیں۔
- ہر میستری (Mason) کے ماتحت 6 تا 10 مزدور ہوتے ہیں۔
- ہندوستان میں 92 فیصد کامگار غیر منظم شعبہ میں پائے جاتے ہیں اور صرف 8 فیصد ہی منظم شعبہ میں کام پاتے ہیں۔
- منظم شعبہ ان تجارتی اداروں اور کام کے مقامات کا احاطہ کرتا ہے جہاں شرائط روزگار مستقل رہتے ہیں اور لوگوں کو کام کی ضمانت رہتی ہے۔
- یہ حکومت کی جانب سے رجسٹرڈ ہوتے ہیں اور ان کو قاعدے اور ضوابط جو مختلف قوانین کے ذریعہ جیسے کارخانوں کا قانون، کم سے کم اجرت کا قانون دوکانوں اور ادارہ جات کا قانون وغیرہ کو اپنانا پڑتا ہے۔
- منظم شعبہ میں کامگاروں کو روزگار کی طمانیت حاصل ہوتی ہے۔

- انہیں صرف متعینہ گھنٹوں میں ہی کام کرنا ہوتا ہے۔
- اگر وہ وقت سے زیادہ کام کریں تو انہیں آجر کی جانب سے اوور ٹائم کا معاوضہ ادا کیا جاتا ہے۔
- وہ آجر کی جانب سے دیگر کئی سہولتیں بھی حاصل کرتے ہیں۔ وہ بااجرت رخصت، تعطیلات کے دوران ادائیگی اور پراویڈنٹ فنڈ وغیرہ بھی حاصل کرتے ہیں۔
- وہ میڈیکل سہولتیں اور قانون کی تحت دیگر سہولتوں کے مستحق ہوتے ہیں۔
- آجر کو ضروری ہوتا ہے کہ تمام سہولتوں جیسے پینے کا پانی، کام کا حفاظتی ماحول کو یقینی بنائے۔
- جب وہ سبکدوش ہوتے ہیں ایسے کئی کامگار وظیفہ بھی پاتے ہیں۔ وہ لوگ جو حکومت میں کام کرتے ہیں یا کمپنیوں یا بڑے ادارے تمام منظّم شعبہ میں شامل ہیں۔
- غیر منظّم شعبہ خصوصیت کے ساتھ چھوٹے اور بکھرے ہوئے اکائیوں پر مشتمل ہوتا ہے زیادہ تر حکومت کے کنٹرول سے باہر رہتے ہیں۔
- وہاں قاعدے اور ضوابط تو ہوتے ہیں لیکن ان پر عمل نہیں کیا جاتا۔
- یہاں نوکریاں کم ادائیگی والی اور مستقل نہیں ہوتی ہیں۔
- وورٹائم، ادائیگی کے ساتھ رخصت، تعطیلات رخصت بوجہ بیماری وغیرہ کی کوئی سہولت نہیں ہوتی۔
- روزگار کی طمانیت نہیں رہتی۔
- بغیر کسی وجہ روزگار چھوڑنے کے لیے کہا جاتا ہے۔
- جب کبھی کچھ موسموں میں کام کی کمی ہوتی ہے تو لوگوں کو ہٹا دیا جاتا ہے۔
- زیادہ تر روزگار آجر کی مرضی اور مارکٹ کے موقف کی تبدیلی پر منحصر ہوتا ہے۔
- دیہی علاقوں میں غیر منظّم شعبہ زیادہ تر بے زمین زرعی مزدور، چھوٹے کسان، حصہ داری میں فصل اگانے والے اور کاریگر (جیسے جولا ہے، لوہار، بڑھئی، اور سنار) پر مشتمل ہوتا ہے۔
- ہندوستان میں دیہی علاقوں میں رہنے والے تقریباً 80 فیصد چھوٹے کسانوں کے زمرہ میں پائے جاتے ہیں۔
- شہری علاقوں میں غیر منظّم شعبہ زیادہ تر چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کے مزدوروں، تعمیرات میں بے قاعدہ کامگار، تجارت اور حمل ونقل کے علاوہ جو گلی کوچوں میں پھر کر سامان بیچنے والوں، وزن ڈھونے والوں، کپڑے بنانے والوں پر مشتمل ہوتا ہے۔
- دیہی اور شہری دونوں علاقوں میں بے قاعدہ کامگاروں کے تحفظ کی ضرورت ہے۔
- غیر منظّم شعبہ کے کامگاروں کی مدد اور تحفظ معاشی اور سماجی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے۔
- غیر منظّم شعبہ بھی GDP میں اپنا حصہ ادا کرتا ہے۔
- پانی کے ساتھ ساتھ ہمیں کسانوں کو کاشتکاری کو ترقی دینے کے لیے سستے زرعی قرضے بھی فراہم کرنا ہوگا۔
- کامگاروں کو مشینوں کے ذریعہ مہارت کے ساتھ کام کرنے کی تربیت دینا بھی ضروری ہے
- **خام گھریلو پیداوار** : ملک کے لیے مجموعی طور پر ملک میں پیدا کی گئی اشیاء اور خدمات جملہ مالیت کو ملک کی آمدنی کے طور پر دکھایا جاتا ہے۔ فنی اصطلاح میں اسکو خام گھریلو پیداوار (GDP) سے ظاہر کیا جاتا ہے یا ملک میں ایک سال کے دوران پیدا کی گئی حتمی اشیاء کو خام گھریلو پیداوار کہتے ہیں۔
- **اشیائے صرف**: آخری شکل میں دستیاب شئے جس کا استعمال صارفین کرتے ہیں۔

- **شعبہ جاتی اشیاء:** مختلف شعبے جیسے کہ غذا، کپڑے اور آٹو موبائیل وغیرہ سے متعلقہ اشیاء شعبہ جاتی اشیاء کہلاتی ہیں۔
- **روزگار کی منتقلی:** ایک شعبہ سے دوسرے شعبہ میں روزگار کی منتقلی جیسے کہ بنیادی شعبہ سے صنعتی شعبہ اور صنعتی شعبہ سے خدماتی شعبہ میں منتقلی۔
- **منظّم شعبہ:** منظّم شعبہ میں پیداوار اور روزگار کے متعینہ نظام پر مشتمل بڑے پیمانے کی صنعتیں اور زرعی اکائیاں شامل ہوتی ہیں۔
جیسے کہ آٹو موبائیل، کیمیائی اشیاء وغیر کی تیاری۔ منظّم شعبہ میں روزگار مستقل ہوتا ہے اور کام کی ضمانت ہوتی ہے۔
- **غیر منظّم شعبہ:** غیر منظّم شعبہ گھریلو صنعتوں اور چھوٹے پیمانہ کی صنعتوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ دستکاری، کھادی و دیہی مصنوعات وغیرہ اس شعبہ میں شامل ہوتے ہیں۔ غیر منظّم شعبہ میں روزگار مستقل نہیں ہوتا ہے اور کام کی ضمانت نہیں ہوتی ہے۔

## کثیر جوابی سوالات

(1) درج ذیل میں کونسی خدماتی سرگرمی ہے۔

(a) زرعی پیداوار (b) کان کنی (c) تدریسی افعال انجام دینا (d) مچھلی پکڑنا

(2) 1973ء میں اس شعبہ میں سب سے زیادہ پیداوار کی جاتی تھی۔

(a) صنعتی شعبہ (b) خدماتی شعبہ (c) زرعی شعبہ (d) عوامی شعبہ

(3) عبدالرحیم مہندرا اینڈ مہیندرا کمپنی میں ماہانہ متعینہ تنخواہ میں اپنی خدمات انجام دے رہا ہے۔ اس کا شمار اس شعبہ میں ہوگا۔

(a) منظّم (b) غیر منظّم (c) عوامی شعبہ (d) ان میں سے کوئی نہیں

(4) GDP کا مخفف ہے۔

(a) Gross Domestic Public (b) Gross Domestic Product

(c) Gross Domestic Profict (d) General Domestic Public

(5) کان کنی کا شمار اس شعبہ میں ہوتا ہے۔

(a) صنعتی شعبہ (b) خدماتی شعبہ (c) بنیادی شعبہ (d) ثانوی شعبہ

## جوابات

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 1-c | 2-c | 3-a | 4-b | 5-c |

**جوڑ ملائیے۔**

| | (الف) | | | (ب) |
|---|---|---|---|---|
| (1) | منظّم شعبہ | (    ) | (A) | اگربتی کی تیاری |
| (2) | غیر منظّم شعبہ | (    ) | (B) | مالیاتی سال |
| (3) | GDP | (    ) | (C) | ہندوستانی ریلوے |
| (4) | اپریل تا مارچ | (    ) | (D) | پیداوار اور خدمات کی حتمی قدر |
| (5) | بنک | (    ) | (E) | فینانس |

**جوابات:** C (1) A (2) D (3) B (4) E (5)

# ہندوستان کی آب وہوا

- کسی علاقہ میں ایک مخصوص مدت کے دوران پائے جانے والے فضائی حالات کوموسم کہا جاتا ہے۔ یہ موسمی حالات اکثر تھوڑے سے وقفہ میں بھی بدلتے رہتے ہیں۔
- ایک بڑے علاقہ میں ایسے حالات عمومی طور پر کئی سالوں تک پائے جائے تو اسے آب وہوا کہتے ہیں۔سال درسال تیس سالوں سے زیادہ کے عام حالات کوآب وہوا سمجھا جاتا ہے۔
- کلیموگراف ایک مقام کے اوسط زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم درجہ حرارت اور بارش بتاتا ہے۔
- ہندوستان کے درجہ حرارت میں بڑا فرق پایا جاتا ہے۔شمالی حصہ ہمالیہ سے گھرا ہوا ہے جبکہ جنوبی جزیرہ نما سمندروں سے گھرا ہوا ہے۔ چند مقامات ساحل سے دور ہیں۔وہ جزیرے ہیں۔ چند مقامات زیادہ بلند ہیں جبکہ دوسرے میدان ہیں۔
- آب وہوا پر اثر انداز ہونے والے عناصر آب وہوائی کنٹرولس کہلاتے ہیں۔وہ یہ ہیں۔
  1۔عرض بلد　　2۔خشکی۔تری کا تعلق 3۔خدوخال　　4۔اوپری ہوا کا بہاؤ
- جیسے جیسے خط استواء سے دور ہوتے جائیں گے سالانہ اوسط درجہ حرارت گرتا جائے گا۔اس وجہ سے ہم زمین پر خطوں کو اس طرح تقسیم کرسکتے ہیں۔
- منطقہ حارہ' وہ خطے جو خط استواء کے قریب ہیں،* قطبی' وہ خطے جو قطبین کے قریب ہیں۔،* معتدل' وہ خطے جو ان دونوں شدید خطوں کے درمیان میں ہیں۔
- ہندوستان میں جنوبی حصہ منطقہ حارہ کی پٹی میں استواء کے قریب واقع ہے۔اس لئے یہ خطہ شمالی حصہ سے زیادہ اوسط درجہ حرارت رکھتا ہے۔ کنیا کماری کی آب وہوا کا بھوپال یا دہلی سے بالکل الگ ہونے کی ایک وجہ ہے۔
- ہندوستان ایک وسیع وعریض ملک ہے جو مکمل طور پر شمالی نصف کرہ میں واقع ہے۔ملک کا تقریبا تمام تر زمین حصہ 8°.4' درجہ شمال اور 36°.6' درجہ شمال طول البلد اور 68°.7' درجہ جنوب اور 97°.25' درجہ مشرقی عرض البلد کے درمیان ہے۔
- جنوبی ہندوستان کا ایک بڑا حصہ اس کے طویل ساحل کی وجہ سے سمندر کے معتدل اثر کے تحت آتا ہے جس سے دن اور رات کے درجہ حرارت میں موسم سرما اور گرما میں زیادہ فرق نہیں ہوتا۔اسے یکساں آب وہوا سے جانا جاتا ہے۔
- شمالی نصف کرہ ذیلی منطقہ حارہ کی زیادہ دباؤ والی پٹی دائمی ہوائیں اٹھاتی ہیں۔ یہ ہوائیں استوائی خط کی کم دباؤ والی پٹی کی طرف چلتے ہوئے مغرب کی جانب پلٹتی ہیں تجارتی ہوائیں کہلاتی ہیں۔
- جرمن لفظ: ٹریڈ/تجارت کا مطلب راستہ کے ہیں اور استقلال کے ساتھ ایک ہی جانب دائمی چلتی ہیں۔ بھارت خشک شمال۔مشرقی تجارتی ہواؤں کی پٹی میں واقع ہے۔

**روایتی ہندوستانی موسم**

| موسم | ہندوستانی (قمری) مہینے کیلنڈر کے مطابق | مہینے مغربی (شمسی) کیلنڈر کے مطابق |
|---|---|---|
| وسنتا | چیترا۔ویشاکھا | مارچ۔اپریل |
| گرشمہ | جیشٹھا۔آشادھا | مئی۔جون |
| ورشا | سروانا۔بھدرا | جولائی۔اگست |
| شرد | اسوینا۔کارتیکا | ستمبر۔اکتوبر |
| ہیمنتا | مرگاشیرا۔پشیا | نومبر۔دسمبر |
| ششیرا | مگھا۔پھالگنہ | جنوری۔فروری |

- بھارت کی آب وہوا اوپرائی دھاروں کی حرکت سے بھی جو Jet Streams سے جانے جاتے ہیں متاثر ہوتی ہے۔ یہ اوپری فضاء (12,000 میٹر سے زیادہ) میں تیز رفتار چلنے والی ہوائی دھاروں کی تنگ پٹی ہے۔ رفتا میں فرق 110 کلومیٹر فی گھنٹہ موسم گرما میں اور موسم سرما میں 184 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوتا ہے۔ مشرقی تیز رفتار دھارے 25No تک بڑھتے ہیں۔ تیز رفتار دھارے قریبی فضاء کو ٹھنڈا بناتے ہیں ۔مشرقی تیز رفتار دھاروں کا یہ ٹھنڈا اثر اس عرض بلد 25° شمال میں بادلوں سے بارش کا سبب بنتے ہیں۔
- بھارت میں درجہ حرارت وسط نومبر سے گھٹتا جاتا ہے اور یہ سرموسم فروری تک جاری رہتا ہے۔ جنوری ہمیشہ سرد ترین مہینہ ہوتا ہے دن میں بعض اوقات ملک کے کئی حصوں میں درجہ حرارت 10° سنٹی گریڈ تک گر جاتا ہے۔ تاہم موسم سرما شمالی ہندوستان میں زیادہ ہوتا ہے۔ جنوبی ہندوستان خاص طور پر ساحلی علاقے معتدل آب وہوا 20° سنٹی گریڈ درجہ حرارت کے ساتھ لطف اندوز ہوتے ہیں۔
- گرم موسم کے دوران جب ہم جنوبی حصہ سے شمالی حصہ کی جانب بڑھتے ہیں اوسط درجہ حرارت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔
- بھارت کے شمالی میدان میں اپریل میں شروع ہوکر درجہ حرارت بڑھتا جاتا ہے اور آہستہ آہستہ دن کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 37° سنٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے۔ ❋ ملک کے کئی حصوں میں خاص طور پر شمال۔ مغربی میدانوں اور وسطی ہندوستان میں مئی کے درمیان تک 41° سنٹی گریڈ سے 42° سنٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے۔

تاہم اقل ترین درجہ حرارت 20° سنٹی گریڈ سے کم نہیں ہوتا۔ شمالی میدان میں خشک اور گرم ہوا محسوس کی جاتی ہے۔ جسے ''لو'' کہتے ہیں۔

- بھارت کی آب وہوا مانسونی ہواؤں سے بہت زیادہ متاثر ہوتی ہے۔ پرانے زمانے میں ہندوستان آنے والے سیاحوں نے مستقل طور پر وقتاً فوقتاً پلٹنے والی ہواؤں کی طرف توجہ کی۔ وہ ان بادلوں کو ہندوستانی ساحل کی طرف سفر کے لئے استعمال کیا۔ عرب تاجروں نے اس موسمی پلٹنے والی ہواؤں کو ''مانسون'' کا نام دیا۔
- مانسون منطقائی علاقہ میں تقریباً 20° شمال اور 20° جنوب کے درمیان تشکیل پاتے ہیں۔
- بارش کی مقدار مغربی گھاٹ کی وجہ سے مغربی ساحل کے ساتھ ساتھ شمال مشرقی ہندوستان میں بلند پہاڑی چوٹیوں کی وجہ بہت زیادہ ہوتی ہے۔ تاہم ٹاملناڈو کا ساحل (کارومنڈل) اس موسم میں زیادہ تر خشک رہتا ہے جیسا کہ یہ بحیرہ عرب کی شاخ جو خلیج بنگال کی شاخ کے متوازی ہوتا ہے۔
- ہندوستان کی روایت میں سال کو چھ دوماہی موسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ یہ موسموں کا چکر جسے شمال اور وسطی بھارت کے لوگ اپناتے ہیں انکے عملی تجربوں اور عرصہ دارز سے چلے آرہے موسمی طریقوں کی بنیاد پر ہے۔
- فضائی کرہ شمسی توانائی کو جو زمین تک پہنچتی ہے مکمل طور پر دوبارہ خلاء میں محفوظ ہونے سے روکتا ہے۔ یہ عالمی حدت کہلاتا ہے۔ اسی لیے موجودہ عالمی حدت کا رجحان AGW (Anthropogenic Global Warming) کہلاتا ہے۔ Antheropogenic کا مطلب انسانی سبب سے ہے۔
- حالیہ عرصہ میں سائنسدانوں نے انتہائی شمالی عرض بلد کے منجمد ٹنڈرا (جو زیادہ تر شمالی روس میں پھیلا ہوا ہے) کے نیچے بڑی مقدار میں Methane میتھین کو دریافت کیا۔ عالمی درجہ حرارت میں اضافہ سے ٹنڈرا میں برف زیادہ پگھل رہا ہے۔ Methane جو برف کے نیچے پھنسی ہوتی ہے فضاء میں داخل ہوکر عالمی درجہ حرارت کو بڑھاتی ہے۔ جس کی وجہ سے اور زیادہ برف پگھلنے لگتی ہے اور زیادہ میتھین خارج ہوتی ہے اور یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ گرین ہاؤز گیس میں میتھین کاربن ڈائی آکسائیڈ سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔
- بین الاقوامی جدوجہد ہے کہ تمام ممالک گرین ہاؤز گیسوں کے اخراج کو کم کرنے کی کوشش کریں لیکن یہ ابھی تک حاصل نہ ہوسکا۔ ایک بین الاقوامی تنظیم (Inter Governmental Panel on Climate Change (IPCC کہا جاتا ہے۔ اس مسئلہ کے حل کیلئے تشکیل

دی گئی ہے۔ یہ تنظیم دنیا کے ممالک کے مابین AGW کی کمی پر معاہدہ' کے کئی کانفرنسوں کا انعقاد عمل میں لاتی ہے تا کہ آب وہوا کی تبدیلی کے عمل میں کمی کی کوشش کریں۔ لیکن یہ ابھی تک کامیاب نہ ہو سکی۔

- 2013 میں وارسا (پولینڈ) میں IPCC کانفرنس جدید کوشش تھی۔
- مشرقی کولکتہ کے نونا دنگا میں رہنے والے تقریباً 200 بے گھر خاندان جو پچھلے چند سالوں سے زندگی گذار رہے تھے۔
- کولکتہ میٹرو ڈیولپمنٹ اتھاریٹی (KMDA) کی جانب تخلیہ کروایا گیا۔ کئی خاندان عظیم طوفان آئیلا کی 2009ء میں تباہ کاریوں کے بعد کولکتہ میں کام کی تلاش میں آئے تھے۔
- **کلیموگراف:** ایسا گراف جس میں موسم اور آب ہوا کے عناصر کو تصاویر کے ذریعہ ظاہر کیا جاتا ہے۔
- **موسم:** کسی علاقہ میں ایک مخصوص مدت کے دوران پائے جانے والے فضائی حالات کو موسم کہتے ہیں۔
- **مانسون:** پرانے زمانے میں ہندوستان آنے والے سیاحوں نے مستقل طور پر وقتاً فوقتاً پلٹنے والی ہواؤں کی طرف توجہ کی۔ وہ ان ہواؤں کو ہندوستانی ساحل کی طرف سفر کے لئے استعمال کیا۔ عرب تاجروں نے اس موسمی پلٹنے والی ہواؤں کو ''مانسون'' کا نام دیا۔ مانسون سے ہندوستان میں بارش ہوتی ہے۔
- **انجذاب حرارت:** سطح زمین کا سورج کی شعاعوں سے گرمی کا حاصل کرنا انجذاب حرارت کہلاتا ہے۔
- **دباؤ کا منطقہ:** جب فضاء میں درجہ حرارت زیادہ ہوتا ہے تب سطح زمین پر ہوا کا دباء کم پڑتا ہے اور ہوائیں دوسری جانب چلتی ہیں۔ اس علاقے کو دباؤ کا منطقہ کہتے ہیں۔
- **عالمی حدت:** زمین پر درجہ حرارت میں اضافہ کو عالمی حدت کہتے ہیں۔
- **لو:** شمالی میدان میں خشک اور گرم ہوا محسوس کی جاتی ہے۔ جسے ''لو'' کہتے ہیں۔
- **تجارتی ہوائیں:** شمالی نصف کرہ ذیلی منطقہ حارہ کی زیادہ دباؤ والی پٹی دائمی ہوائیں اٹھاتی ہیں۔ یہ ہوائیں استوائی خط کی کم دباؤ والی پٹی کی طرف چلتے ہوئے مغرب کی جانب پلٹتی ہیں تجارتی ہوائیں کہلاتی ہیں۔

## کثیر جوابی سوالات

(1) اتنے سالوں کی بنیاد پر آب وہوا کا تعین کیا جاتا ہے۔

(a) 30 سال (b) 28 سال (c) 25 سال (d) 25 سال

(2) ایک مقام کے اوسط زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم درجہ حرارت اور بارش بتاتا ہے۔

Isolytes (a) Isothermsa (b) Climograph (c) Bargraph (d)

(3) اس مقام پر مہینوں کے دوران درجہ حرارت میں بڑا فرق پایا جاتا ہے

(a) چینائی (b) گوا (c) ممبئی (d) دہلی

(4) انجذاب insolation اس خطے میں زیادہ ہوتا ہے

(a) معتدل خطہ (b) منطقہ حارہ (c) قطب شمالی (d) قطب جنوبی

(5) درجہ حرارت کی شدت کا انحصار اس پر ہوتا ہے

(a) عرض بلد (b) طول بلد (c) محور (d) مدار

(6) جیسے جیسے خط استوا سے دور ہوتے جائیں گے سالانہ درجہ حرارت میں یہ ہوگا

(a) کمی (b) اضافہ (c) کوئی تبدیلی نہیں (d) اُتار چڑھاؤ

(7) یہ ساحلی پٹی ہندوستان کی طویل ترین ساحلی پٹی ہے

(a) شمالی (b) شمال مشرقی (c) شمال مغربی (d) جنوبی

(8) اوپری ہوائی گردش کا دوسرا نام ہے

(a) jetstreams (b) bora (c) mistral (d) chinook

(9) ہندوستان کی مشرق میں یہ ساحل واقع ہے

(a) کونکنی ساحل (b) ملابار ساحل (c) کورامنڈل ساحل (d) کوئی نہیں

(10) جنوبی جزیرہ نما گھرا ہے۔

(a) خشکی سے (b) جھیلوں سے (c) دریاؤں سے (d) سمندروں سے

## جوابات

| | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1-a | 2-c | 3-d | 4-b | 5-a | 6-a | 7-d | 8-a | 9-c | 10-d |

## ہندوستانی دریا اور آبی وسائل

- ہندوستان کا نکاسی نظام تین طبعی جغرافیائی اکائیوں کے ارتقا سے ہم آہنگ ہو کر تشکیل پایا۔
- **(1) ہمالیائی دریا: The Himalayan Rivers**: ہمالیائی دریا تین اہم بنیادی نظاموں سے تعلق رکھتے ہیں۔ دریائے سندھ، دریائے گنگا اور دریائے برہم پترا۔ یہ تمام دریا ایک ہی علاقہ سے مخترع ہوتے ہیں اور چند کیلومیٹر کے اندر آبی تقسیم کے ذریعہ ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ پہلے یہ پہاڑوں کے بنیادی محور کے متوازی بہتے ہیں۔ پھر اچانک جنوبی سمت جھک کر عظیم پہاڑی سلسلہ کو قطع کرتے ہوئے شمالی ہند کے میدانوں تک پہنچتے ہیں۔ اس عمل کے دوران وہ گہری ''V'' شکل کی وادیاں بناتے ہیں۔ دریائے سندھ اور برہماپترا اسکی بہترین مثالیں ہیں۔ ہمالیائی دریا سدا بہار ہوتے ہیں کیونکہ ان دریاؤں کو برسات کے علاوہ پگھلتے ہوئے برف سے پانی حاصل ہوتا ہے۔
- **دریائے سندھ کا نظام Indus System**: مانسرور جھیل کے قریب تبت میں کیلاش پہاڑی سلسلہ کی شمالی ڈھلانوں سے دریا سندھ مسخترع ہوتی ہے۔ یہ براہ راست تبت سے شمال مغربی راستہ اختیار کرتی ہوئی ہندوستانی علاقہ جموں وکشمیر میں داخل ہوتی ہے۔ ہندوستان میں دریائے سندھ کی معاون ندیاں جہلم، چناب، راوی، بیاس اور ستلج ہیں۔ یہ ہندوستان میں جموں وکشمیر کے علاوہ پنجاب اور ہماچل پردیش کا احاطہ کرتی ہیں۔
- **دریائے گنگا کا نظام The Ganga System** : دریائے گنگا کا بہاؤ دو خاص دریاؤں سے بنا ہے۔ پہلا اہم ذریعہ گنگوتری گلیشر (برفانی تودہ) ہے۔ جیسے بھاگیرتھی کہا جاتا ہے۔ دوسرا بدری ناتھ کے شمال مغرب میں ستو پنتھ (Satopanth) گلیشر جیسے الکھ نندا کہا جاتا ہے۔ بھاگیرتھی اور الکھ نندا دونوں دیو پریاگ کے مقام پر ملکر دریا گنگا کی تشکیل کرتے ہیں جو کہ ہری دوار کی پہاڑی سے برآمد ہوتی ہے۔ دریائے گنگا متعدد معاون ندیوں سے جڑی ہوئی ہے۔ ان میں اکثر ہمالیائی پہاڑی سلسلہ سے مخترع ہوتے ہیں لیکن ان میں سے چند کا موجذ جزیرہ نما سطح مرتفع میں ہے۔

- **دریائے برہم پتر کا نظام**: تبت میں مانسرورور کے قریب کیلاش پہاڑی سلسلہ کے چما یُنگ ڈنگ Chema Yung dung گلیشر کا دہانہ دریائے برہم پتر کا منبع ہے جو تسانگ پو بھی کہلاتی ہے۔ یہ جنوبی تبت سے مشرقی سمت بہتی ہے۔لوٹسی زنگ (Lhotse Dzong) کے قریب یہ تقریباً 640 km کیلومیٹر تک جہاز رانی کے قابل وسیع وکشادہ نہر میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ یہ عظیم حلقہ بناتے ہوئے جنوب مغرب سے اروناچل پردیش سے ہندوستان میں داخل ہوتی ہے۔ پہلے سیانگ اور بعد میں ڈیبانگ نام دیا جاتا ہے۔وادی آسام میں ظہور پذیری کے وقت اس سے دومعاون ندیاں دیبانگ اور لوہت جُڑ جاتی ہیں۔ یہاں سے برہم پتر کے طور پر جانی جاتی ہے۔
- **جزیرہ نما ہند کے دریا The Peninsular Rivers**: مغربی گھاٹ' جزیرہ نما کے اہم دریاؤں کی آبی تقسیم کرتا ہے۔ جو خلیج بنگال میں اپنے آبی ذخائر کا اخراج کرتی ہیں اور چھوٹی ندیاں بحرہ عرب میں شامل ہوجاتی ہیں۔ جزیرہ نما کے زیادہ تر بڑے دریا سوائے نرمدا اور تاپی کے مغرب سے مشرق کی سمت بہتے ہیں۔ جزیرہ نما کے شمال سے مخترع ہونے والی دریائیں چمبل' سندھ' بیٹوا' کین اور سون دریائے گنگا کے نظام کا حصہ ہیں۔ جزیرہ نما کے دوسرے اہم دریا مہاندی' گوداوری' کرشنا اور کاویری ہیں۔ جزیرہ نما کے دریاؤں کی اہم خصوصیت مخصوص راستہ' دریاؤں کے پیچ وخم کی غیر موجودگی اور دریاؤں کا موسمی بہاؤ ہے۔اسکا منبع ( سطح مرتفع ٹریمبک ) مہاراشٹرا میں ناسک کے قریب سے نمودار پر اپنے ذخیرہ آب کا اخراج خلیج بنگال میں کرتی ہے۔
- **دروں ریزش ( دروں بہاؤ)**: کسی بھی علاقہ کیدروں ریزش = ترسیب + سطحی بہاؤ + زمینی پانی کا بہاؤ
- بہاؤ کی سطح میں دریا۔ندیاں۔نہریں۔آبی سطح پر بہنے والے دوسرے بہاؤ پر مشتمل ہے۔ زمینی سطح پر بہنے والے پانی کا اندازہ لگانا مشکل ہے لیکن یہ ممکن ہوسکتا ہے۔ یہ ترسیب' شبنم' ژالہ یا برف' بارش پر مشتمل ہوتی ہے۔ کسی علاقہ کی ترسیب کا اندازہ لگانے کیلئے ہم کئی سالوں کا اوسط لیتے ہیں کیونکہ ہر سال ترسیب مختلف ہوتی ہے۔
- پانی کا بھاپ بہنا عمل تبخیر کہلاتا ہے۔ زمین کی سطح پر کئی آبی ذرائع موجود ہیں جیسے سمندر' دریا اور جھیل وغیرہ۔ان آبی ذرائع سے پانی مسلسل بخارات میں تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ جہاں نمی پائی جاتی ہے۔ وہاں تبخیر کا عمل ہوتا ہے۔
- جاندار اجسام عمل تنفس کے دوران فضاء میں پانی خارج کرتے ہیں اسے Transpiration یا سریان کہتے ہیں۔عمل سریان اور عمل تبخیر سے فضاء میں جمع ہونے والا پانی اخراج بخارات Evapotranspiration کہلاتا ہے۔
- گھریلو مقاصد اور جانوروں کیلئے پانی کا استعمال:- پینے' پکانے' دھونے' صفائی وغیرہ جیسے گھریلو مقاصد کے علاوہ جانوروں کیلئے بھی پانی بیحد ضروری ہے۔ پانی کی حصول یابی کو بڑھانے کیلئے اس جز کی منصوبہ بندی ضروری ہے تاکہ بلالحاظ آمدنی' پانی کی کم از کم مقدار سب کو حاصل ہو۔
- تنگبھدرا طاس کے دو حصے ہیں (1) کرناٹک میں بالائی اور وسطی طاس (2) زیریں طاس آندھراپردیش میں واقع ہے۔
- کئی دہائیوں کے بعد تنگبھدرا ڈیم کے پانی ذخیرہ اندوزی کی گنجائش بتدریج گھٹ رہی ہے۔تقریباً 50 سال پہلے خزانہ آب کی گنجائش 3,766 ملین کیوبک میٹر تھی۔اب دھول' ملبہ' زمینی کٹاؤ' کان کنی کی وجہ سے گارے' کیچڑ کے انبار کی وجہ سے تالاب کی ذخیرہ اندوزی کی گنجائش 849 ملین کیوبک میٹر پانی تک کم ہوگئی ہے۔ ایک مطالعہ کے مطابق لوہے کی کچدھات کی کان کنی کیلئے اصولوں پر مناسب عمل آوری نہیں ہو رہی ہے۔
- کودرمکھ کے مقام پر لوہے کی کچدھات اور سندور میں میگنیز کی کان کنی نے جس کی وجہ زمینی کٹاؤ اور کئی چھوٹے ذخائر آب میں تہہ نشین مادے قدیم تالابوں اور تنگبھدرا کے ذخائر آب نے قریبی علاقوں پر شدید اثر ڈالا ہے۔اور تعرف کیلئے تنگبھدرا کے پانی کو آندھراپردیش اور کرناٹک کے مابین تنازعہ پایا جاتا ہے۔
- پانی ایک قدرتی وسیلہ ہے۔اس کی ذخیرہ اندوزی کیلئے پانی کے مخالف بہاؤ کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔ دریا کے رُخ پر رہنے والے لوگوں کو پانی دستیاب ہے۔ پانی وافر مقدار میں ہے۔

- ریاستی حکومتوں کے درمیان پانی میثاق کی بنیاد پر تقسیم ہوتی ہے۔ پانی تک رسائی متعینہ شرط ہے۔ایسا زرعی علاقہ جہاں 80% آبادی کا گذر بسر زراعت پر منحصر ہو۔
- پچھلے دو دہائیوں کے دوران چھوٹے شہروں اور صنعتی علاقوں کا رجحان بڑھ رہا ہے۔جس سے پانی طلب اور پیچیدہ ہوگئی ہے جہاں صنعتوں میں اضافہ اور شہری علاقوں کے بڑھنے سے چند افراد کی معیاری زندگی بہتر ہوئی ہے وہیں یہی سرگرمیاں آلودگی کا باعث بنی۔
- 1984 میں عوامی احتجاج کے بعد Molasses کے اخراج کے متعلق جو مچھلیوں کو بڑے پیمانے پر ختم کر رہی تھی قوانین وضع کئے گئے۔ صنعتیں صرف صاف کیے ہوئے مادہ کی ہی نکاسی کر سکتے ہیں۔ان قوانین پر سختی سے عمل آوری نہیں کی گئی۔نتیجتاً دریائی نظام میں شدید آلودگی برقرار ہے۔
- گاؤں کی مکمل ترقی اور فاصل آب کیلئے حکومت مہاراشٹرا نے آدرش گرام یوجنا شروع کی جس کے تحت ''ہیوارے جاذار'' کو منتخب کیا۔ مہاراشٹرا کے ضلع احمد نگر میں ہیوارے بازار واقع ہے۔یہ سیہادری پہاڑی سلسلہ کے مشرقی جانب واقع ہے جو شمال سے لے کر جنوب تک پھیلے ہوئے ہیں جو ساحلی علاقہ کونکن کو مہاراشٹرا سے علیحدہ کرتے ہیں۔تقریباً 400 mm سالانہ برسات کے ساتھ احمد نگر ایک قحط زدہ ضلع ہے۔
- ہیوارے بازار میں عوامی زینات اور نجی گھاس کے میدانوں میں زمین اور پانی کے تحفظ کے پروگرام پر عمل آوری کی گئی۔غیر منقطع حدودِ خندق پہاڑیوں کے نشیب میں کھودے گئے تاکہ زمینی کٹاؤ کو روک سکیں۔افزائش آب اور گھاس کے پیداوار کی حوصلہ افزائی کی گئی۔متعدد افزائش آب کے ڈھانچے تعمیر کئے گئے۔
- جب مہاراشٹرا میں آدرش گرام یوجنا شروع کی گئی تب گاؤں کے انتخاب کیلئے چند شرائط پیش کئے گئے۔سب سے اہم چاد بندھی (چار ممانعتیں) رالیگاؤں سدھی تجربات کے طور پر مشہور ہوئے۔چار ممانعتیں ''کُرَدہ بندی'' (درختوں کو کاٹنے پر پابندی) ''چرائے بندی'' (مفت چراگاہ پر پابندی) نس بندی (خاندانی منصوبہ بندی) اور نشہ بندی (شراب نوشی پر پابندی) تھیں۔لوگ شرم دان (رضاکارانہ جسمانی مشقت) کیلئے بھی تیار ہوگئے۔سوائے بے زمین لوگوں کے، جنہیں اس اس چھوٹ سے دی گئی۔
- پانی کو مشترکہ وسیلہ کے طور پر تسلیم کرنے کیلئے جس چیز کی ضرورت ہے وہ ہے قوانین اور ضابطے۔ پینے کا پانی پہلی ترجیح اور انسانی حق ہے۔ اس لئے پنچایتی راج اداروں کو زمینی پانی کے استعمال پر کنٹرول کرنا چاہیئے۔
- **بہاؤ کے ذرائع** : پانی کے بہاؤ کے قابل تجدید اور نا قابل تجدید ذرائع یا وسائل جیسے بہتا ہوا پانی
- **زیرزمین پانی** : سطح زمین کی چٹانوں کے مابین پایا جانے والا پانی۔
- **آبی تقسیم کا قانون**: پانی کی تقسیم کے متعلق اصول وضوابط
- **سیرابی کا علاقہ** :دریا یا کنال کا متصل علاقہ
- **قحط** :طویل مدت تک بارش کے نہ ہونے کے سبب علاقہ کا قحط سے متاثر ہونا
- **قحط کے اسباب**: جنگلات کی کٹائی، انسانی سرگرمیوں میں اضافہ اور بارش کا نہ ہونا وغیرہ

## کثیر جوابی سوالات

(1) ہمالیائی دریا ہے۔

(a) گنڈک (b) موسیٰ (c) کوینا (d) بھیما

(2) ہمالیائی دریا ______ شکل کی وادیاں بناتے ہیں۔

(a) M کی شکل (b) V کی شکل (c) T کی شکل (d) P کی شکل

(3) بھاگیرتی اور الکھا اس مقام پر ملکر دریائے گنگا کی تشکیل کرتے ہیں۔

(a) دیو پریاگ (b) رودرا پریاگ (c) وشنو پریاگ (d) دیوی پریاگ

(4) پانی کا آبی بخارات میں تبدیل ہونا یہ کہلاتا ہے۔

(a) تکثیف (b) تبخیر (c) ترتیب (d) رطوبت

(5) تنگھبدرا اس کی معاون دریا ہے۔

(a) کرشنا (b) گوداوری (c) گنگا (d) کاویری

(6) ہندوستان کے شمال میں واقع ہے۔

(a) تبت (b) سری لنکا (c) بنگلہ دیش (d) مینمار

(7) کرناٹک اور متحدہ آندھرا پردیش کے مابین تنازعہ عموماً اس سے مربوط ہے۔

(a) برقی (b) زراعت (c) پانی (d) کوئی بھی نہیں

(8) پچھلے 20 سالوں میں اس رجحان میں اضافہ ہوا ہے۔

(a) شہریانہ (b) دیہانہ (c) عالمیانہ (d) کوئی بھی نہیں

(9) رضا کارانہ جسمانی مشقت کہلاتی ہے۔

(a) نس بندی (b) شرم دان (c) بھودان (d) چرایے بندی

(10) دیبانگ اس کی معاون ندی ہے۔

(a) دیہانگ (b) ماہی (c) لونی (d) برہم پترا

## جوابات

| | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1-a | 2-b | 3-a | 4-b | 5-a | 6-a | 7-c | 8-a | 9-b | 10-d |

**جوڑ بنائیے۔**

| | | |
|---|---|---|
| 1- کیرالا | ( ) | Hiware Bazar .A |
| 2-ناسک | ( ) | B. مشترکہ وسیلہ |
| 3-آبی منصوبہ بندی | ( ) | C. پیروٹی گرام پنچایت |
| 4-مہاراشٹرا | ( ) | D. برہم پترا |
| 5-تسانگ پو | ( ) | E. دریائے سندھ کی معاون ندی |
| 6-موراشس | ( ) | F. ٹریمسک |
| 7-خرد بندی | ( ) | G. گنگا |
| 8-پانی | ( ) | Water budget .H |
| 9-ہریدوار | ( ) | I. درخت کاٹنے پر پابندی |
| 10-جہلم | ( ) | J. مچھلیوں کی ہلاکت |

**جوابات:** C (1) F (2) H (3) A (4) D (5) J(6) I (7) B (8) G (9) E (10)

# آبادی

- مردم شماری (Census) کے ذریعہ ہمیں ملک کی آبادی کے متعلق تفصیلات حاصل ہوتی ہیں۔
- مردم شماری سے مراد دی گئی آبادی کے افراد سے متعلق تفصیلات کو ترتیب کے ساتھ اکٹھا کرنا اوراس کا اندراج کرنا ہے۔
- دس سال میں ایک بار ہندوستان میں رہنے والے تمام لوگوں کی تفصیلات اکٹھا کی جاتی ہیں۔
- مردم شماری کو جمع کروانے اور ریکارڈ کرنے کا انتظام The Registrar General & Census Commission of India کے ذمہ ہے۔
- آبادی کے Age Structure سے مراد ملک کے مرد وخواتین کی وہ تعداد ہے جو مختلف عمر کے گروپوں میں ظاہر کی جاتی ہے۔
- عموماً کسی ملک کی آبادی کو تین بڑے زمروں میں درجہ بند کیا جا سکتا ہے۔
- (1) **بچے (عموماً 15 سال سے کم عمر والے):** خاندان والے ان کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور دوسروں کی طرح انہیں بھی غذا، لباس، تعلیم، طبی نگرانی اور پرورش اور ترقی پانے کے دیگر مواقع ضروری ہیں۔ البتہ یہ بچے اپنی ضروریات کی تکمیل کے لیے آمدنی نہیں کماتے۔ یہ کوئی بہتر بات نہیں کہ معاشی حالات کی وجہ سے بچوں کو کام کرنے پر مجبور کیا جائے۔

  (2) **کام کرنے والے افراد (59-15 سال):** اس گروپ میں عموماً سماج کے کام کرنے والے افراد شامل ہوتے ہیں۔ حیاتیاتی اعتبار سے بھی وہ افزائش نسل کے قابل ہوتے ہیں۔ اس گروپ کے اکثر افراد بہترین آمدنی اور روزگار کا تحفظ چاہتے ہیں۔ بچے اور عمر رسیدہ افراد ان کی کمائی پر منحصر ہوتے ہیں۔

  (3) **معمر افراد (59 سال سے زائد عمر):** ملازمت کرنے والے یا منظم شعبے میں کام کرنے والے لوگ اس عمر میں وظیفہ حاصل کرتے ہیں۔ البتہ زرعی مزدوروں، گھریلو کام کرنے والوں، تعمیراتی کامگاروں اور دیگر لوگوں کی اکثریت جسمانی طور پر جب تک تندرست ہوتے ہیں کام کرنے پر مجبور ہوتی ہے۔ جب یہ لوگ کام کرنے کے قابل نہیں ہوتے ان کو اپنے خاندان پر انحصار کرنا پڑتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ صحت کے مسائل کی بناء پر دوسرے گروپ والوں کے مقابلے میں ان کے طبی اخراجات زیادہ ہو جاتے ہیں۔
- آبادی میں فی ہزار مردوں (مزکر) میں عورتوں (مونث) کی تعداد جنسی تناسب ہے۔ کسی سماج میں مردوں اور عورتوں کے مابین مساوات کو معلوم کرنے کے لیے یہ اہم سماجی اشاریہ ہے۔
- ہندوستان میں بعض علاقے جیسے کہ کیرلا میں جنس کا تناسب مثبت نظر آتا ہے۔
- شرح خواندگی 2011 کی مردم شماری کے مطابق کوئی فرد جو 7 سال یا اس سے زیادہ عمر کا ہو اور وہ کسی زبان کو لکھ پڑھ اور سمجھ سکتا ہو تو وہ خواندہ تصور کیا جائے گا۔ خواندگی سماجی و معاشی ترقی کے لیے ایک کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔
- آزادی کے وقت 1947 میں ہمارے ملک کی 12% آبادی خواندہ تھی۔
- 2001 میں یہ 64.84% تھی۔ جو بڑھ کر 2011 میں 74.04% ہوگئی۔
- البتہ 2011 کی مردم شماری سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مردوں (82.14%) اور عورتوں (65.46%) کی خواندگی کی شرح میں کافی فرق پایا جاتا ہے۔
- ہندوستان میں مردم شماری کے دوران انہیں چار گروپوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔
- کاشتکاروں سے مراد کسان ہیں جو اپنی ذاتی زمین یا کرایہ کی زمین پر کاشتکاری کرتے ہیں یا کاشتکاری کا انتظام کرتے ہیں۔

- زرعی مزدور وہ لوگ ہوتے ہیں جو رقم یا جنس کے بدلے دوسروں کی زمین یا کھیت میں کام کرتے ہیں۔
- گھریلو صنعتوں کے کامگاروں سے مراد وہ افراد ہیں جو گھریلو سطح پر کسی شئے کی تیاری یا درستگی کے کام کرتے ہیں۔ مثلاً دھان کوٹنا، بیڑی بنانا، برتن سازی، رنگ سازی، جوتوں کی مرمت، دیا سلائی بنانا یا گڑیاں بنانا وغیرہ کے کام۔
- دیگر کامگاروں میں وہ لوگ شامل ہوتے ہیں جو کارخانوں میں کام کرتے ہیں، تجارت کرتے ہیں، جز وقتی مزدوری وغیرہ کرتے ہیں اور دیگر تمام کاموں میں مشغول رہتے ہیں۔
- آبادی حرکیاتی ہوتی ہے۔ آبادی کے اعداد وشمار، تقسیم اور ترکیب مسلسل تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ یہ دراصل تین امور کے مابین تعامل کی وجہ سے ہوتا ہے۔(1) پیدائش (2) اموات (3) ہجرت (نقل مکانی)
- آبادی کے سائز میں تبدیلی کا مطلب کسی ملک یا علاقے کے باشندوں کی تعداد میں مخصوص مدت مثلاً گذشتہ دس سال میں ہونے والی تبدیلی ہے۔ ایسی تبدیلی کو دو طرح سے ظاہر کیا جاسکتا ہے۔(1) حقیقی تعداد کی شکل میں یا (2) فیصد کی شکل میں۔
- آبادی میں ہر دس سال میں جو تعداد شامل ہوتی ہے وہی اس دہائی میں ہونے والا اضافہ ہوتا ہے۔
- آبادی کا پتہ چلانے کے لیے قدیم آبادی مثلاً (مثلاً 1991 کی) کی تعداد کو موجودہ آبادی (مثلاً 2011 کی) کی تعداد میں تفریق کرنا پڑتا ہے۔ اگر نتیجہ مثبت عدد میں ہو تو اس کا مطلب آبادی میں اضافہ ہے اور اگر یہ منفی عدد ہو تو آبادی میں کمی اس عدد کے برابر ہوئی ہے۔
  آبادی میں تبدیلی (حقیقی تعداد) = (بعد کی تاریخ میں آبادی) - (پہلے کی تاریخ میں آبادی)
- آبادی میں اضافہ کی شرح یا رفتار ایک نہایت اہم عنصر ہے۔ اس کا مطالعہ فیصد فی سال میں کیا جاتا ہے۔ مثلاً اضافہ کی شرح 2% فی سال کیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ دئے گئے سال میں ہر 100 افراد کے مقابل 2 افراد کا اضافہ ہوا ہے۔ یہ مرکب سود کی طرح کارگرد ہوتا ہے۔ اسے سالانہ اضافہ کی شرح کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے ہندوستان کی آبادی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔
- 1960ء میں ہندوستان میں تولید کی شرح 5.6 تھی جو یہ ظاہر کرتی ہے کہ اس وقت فی عورت کو اوسطاً 5 یا چھ بچے ہوتے تھے۔
- فی الوقت ہندوستان میں شرح تولید 2.7 ہے جبکہ یہ شرح آندھرا پردیش میں 1.9 ہے۔
- آبادی میں تبدیلی کا تیسرا عنصر مہاجرت یا نقل مکانی ہے۔
- مہاجرت سے مراد لوگوں کا مختلف علاقوں سے دوسرے علاقوں کو منتقل ہونا ہے۔ مہاجرت داخلی بھی ہوسکتی ہے یعنی ایک ملک کے اندر، یا بین الاقوامی ہوسکتی ہے یعنی مختلف ملکوں کے مابین۔
- داخلی مہاجرت آبادی کے سائز کو تبدیل نہیں کرتی۔ البتہ ملک کے اندر آبادی کی تقسیم پر اثر انداز ہوتی ہے۔ مہاجرت آبادی کی تقسیم اور ترکیب میں تبدیلی میں کافی اہم رول ادا کرتی ہے۔
- 1960ء میں ہندوستان میں تولید کی شرح 5.6 تھی جو یہ ظاہر کرتی ہے کہ اس وقت فی عورت کو اوسطاً 5 یا چھ بچے ہوتے تھے۔ سماجی اقدار، بچوں کے لیے دستیاب مواقع اور تحفظ کے پیش نظر خاندان کے افراد بچوں کی تعداد سے متعلق فیصلہ لیتے ہیں۔
- کثافت آبادی کی مدد سے آبادی کے تقسیم کی صحیح تصویر سامنے آتی ہے۔
- 2011ء کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان میں کثافت آبادی 332 افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔
- کثافت آبادی سے مراد رقبہ کی کسی اکائی میں افراد کی تعداد ہے۔
- ہندوستان دنیا کے کثیر آبادی والے ملکوں میں سے ایک ہے۔
- 2011ء کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان میں کثافت آبادی 332 افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔

- ریاست واری دیکھا جائے تو ہر ریاست کی کثافت آبادی مختلف ہوسکتی ہے۔جیسا کہ مغربی بنگال میں کثافت سب سے زیادہ (904افراد فی مربع کلومیٹر) ہےاوراروناچل پردیش میں سب سے کم (13افراد فی مربع کلومیٹر) ہے۔
- آسام اور جزیرہ نما بھارت کی اکثر ریاستوں میں اوسط کثافت آبادی پائی جاتی ہے۔
- پہاڑی خطے، کٹی پھٹی پتھریلی زمینات، اوسط تا کم تر بارش، بنجر اور غیر زرخیز مٹی وغیرہ وہ عناصر ہیں جو ان علاقوں میں کثافت آبادی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔
- شمالی ہند کے میدانوں اور جنوب میں کیرلا میں ہموار میدانی خطے، زرخیز مٹی اور کثرت بارش کی وجہ سے کثافت آبادی بہت زیادہ پائی جاتی ہے۔
- **آبادی میں اضافہ:** کسی بھی ریاست یا ملک میں میں تبدیلی ،نمو اور اضافہ کو آبادی میں اضافہ کہتے ہیں۔
- **کثافتِ آبادی:** کثافت آبادی سے مراد رقبہ کی کسی اکائی میں قیام کئے گئے افراد کی تعداد ہے۔
- **جنسی تناسب:** آبادی میں فی ہزار مردوں (مذکر) میں عورتوں (مونث) کی تعداد کو جنسی تناسب کہتے ہیں۔
- **آبادی کی تقسیم:** کسی بھی علاقے ریاست یا ملک میں قیام کئے گئے افراد کی تعداد
- **طفل کشی:** مادر رحم میں بچہ یا بچی کو ہلاک کرنا طفل کشی کہلاتا ہے۔
- **شرح خواندگی:** کسی بھی زبان میں اپنے نام کو لکھنے، پڑھنے اور سمجھنے کی استعداد کو شرح خواندگی کہتے ہیں۔

## کثیر جوابی سوالات

(1) سماجی علم میں یہ ایک نہایت ہی اہم عنصر ہے۔

(a) آبادی (b) عالمیانہ (c) خانگیانہ (d) سرمایہ کاری

(2) ہندوستان میں کام کرنے والے افراد کا اتنا فیصد حصہ غیر منظم شعبہ میں ہے۔

(a)75% (b)92% (c)96% (d)74%

(3) دی گئی آبادی کے افراد سے متعلق تفصیلات کو ترتیب کے ساتھ اکھٹا کرنا اور اس کا اندراج کرنا ہے۔

(a) رجسٹریشن (b) رائے شماری (c) مردم شماری (d) کوئی بھی نہیں

(4) بچوں کی حد عمر اتنی ہے۔

(a) 15 سال سے کم (b) 14 سال سے کم (c) 13 سال سے کم (d) 12 سال سے کم

(5) آبادی میں ____ مردوں میں عورتوں کی تعداد جنسی تناسب ہے۔

(a) 1000 (b) 100 (c) 10000 (d) 100000

(6) مردم شماری اشاریہ کے مطابق ہندوستان میں 100 لڑکوں کے مقابل اتنی لڑکیاں پیدا ہوتی ہے۔

(a) 103 (b) 100 (c) 95 (d) 90

(7) ہندوستان میں اس کی شرح میں تیزی سے کمی ہوئی ہے۔

(a) پیدائش (b) اموات (c) ترقی (d) کوئی نہیں

(8) 2011ء کے مطابق ہندوستان میں خواندگی کی شرح ہے۔

(a) 74.04% (b) 73% (c) 75.04% (d) 76%

(9) اندرون نقل مکانی سے ان میں منتقلی ہے۔

(a)اندرون ریاست (b)اندرون ملک (c) اندرون ضلع (d) اندررون منڈل

(10) عموماً کسی ملک کی آبادی کی زمروں میں درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔

1 (a) 3 (b) 4 (c) 5 (d)

## جوابات

| | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1-a | 2-b | 3-c | 4-a | 5-a | 6-a | 7-b | 8-a | 9-b | 10-b |

**جوڑیاں بنائیے۔**

1. آبادی میں تبدیلی کا تیسرا عنصر ( ) a. اروناچل پردیش

1872.2 ( ) vaccines .b

3. غیرمتوازن جنس ( ) c. حرکیاتی

4. سب سے کم کثافت آبادی ( ) d. آنگن واڑی پروگرام

904.5افرادفی مربع کلومیٹر ( ) e. نقل مکانی/مہاجرت

6. آبادی ( ) f. مردوں کا غلبہ

7. حکومت کی اسکیم ( ) g. آسام

1947.8 ( ) 12%.h خواندگی

9. اوسط کثافت آبادی ( ) i. پہلی مردم شماری

10. صحت عامہ ( ) j. مغربی بنگال

**جوابات:** E (1) I (2) F (3) A (4) J (5) C (6) D (7) H (8) G (9) B (10)

## بستیاں۔مہاجرت

- کئی ممالک میں بشمول ہندوستان ایک نئی قسم کی بستیاں وجود میں آرہی ہیں۔یہ بستیاں بڑی بڑی طیران گاہوں کے اطراف بسائی جارہی ہیں۔اسی لئے ان کو Aerotropolis یعنی طیران گاہی شہر کا نام دیا گیا ہے۔
- طیران گاہی شہر (Aerotropolis - Jet-age city) ہندوستان میں ترقی پانے والے طیران گاہی شہروں میں بنگلوروانٹرنیشنل ایر پورٹ، اندرا گاندھی انٹرنیشنل ایرپورٹ (دہلی)، راجیو گاندھی انٹرنیشنل ایرپورٹ (حیدرآباد) شامل ہیں۔
- دنیا کے مختلف مقامات پر فروغ پانے والے طیران گاہی شہروں میں سورنا بھومی انٹرنیشنل ایرپورٹ (بنکاک، تھائی لینڈ)، دبئی انٹرنیشنل ایر پورٹ (دبئی، متحدہ عرب امارات)، قاہرہ انٹرنیشنل ایرپورٹ (قاہرہ، مصر) اورلندن ہیتھروایرپورٹ (لندن، برطانیہ) اہم ہیں۔
- مردم شماری کے سروے میں اکثر لوگوں نے منتقلی کی وجوہات یہ بتائی کہ ان کے آبائی مقام میں ملازمت کے غیراطمینان بخش مواقع، تعلیم کے لیے بہتر مواقع کی عدم فراہمی، کاروبار میں نقصان اور خاندانوں میں جھگڑے وغیرہ ہیں۔
- اکثر نقل مقام کرنے والے قریبی مقام کو منتقل ہوجاتے ہیں۔307 ملین افراد میں سے 259 ملین افراد یعنی 84.2 فی صد لوگ ریاست کے ایک مقام سے دوسرے مقام یعنی ایک گاؤں یا شہر سے دوسرے گاؤں یا شہر کو منتقل ہوجاتے ہیں۔تقریباً 13 فی صد لوگ ایک ریاست سے دوسری ریاست کو منتقل ہوتے ہیں۔

- عوام کی دیہاتوں سے نقل مقام کرنے کی اہم وجہ وہاں ملازمت کے محدود مواقع اور ملازمت میں ناکافی آمدنی ہے۔
- عوام اونچی آمدنی، اپنے افراد خاندان کے لیے زیادہ مواقع اور بہتر خدمات کی آس میں نقل مقام کرتے ہیں۔
- ہندوستان میں 1961ء سے لے کر 2011 تک یعنی پانچ دہوں کے دوران قصبوں اور شہروں میں کس طرح لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔
- سن 1961 سے سن 1971 کے دوران شہروں میں رہنے والی آبادی میں 30 ملین کا اضافہ ہوا ہے جس میں سے صرف چھ ملین یا 1/5 فی صد کا اضافہ لوگوں کے دیہاتوں سے شہروں کو منتقل ہونے کے نتیجے میں ہوا ہے۔
- سن 2001 سے سن 2011 کے دوران شہری آبادی میں 91 ملین افراد شامل تھے اس طرح سے ہ(22+29+40)=91 جہاں تک فی صد کا تعلق ہے اس میں 44 فی صد طبعی اضافہ 32 فیصد شہری علاقوں کے پھیلاؤں کے سبب اور 24 فی صد اضافہ نقل مقام کی وجہ سے ہوا ہے۔
- قومی مردم شماری کے ایک سروے کے مطابق ہندوستان میں ہر چوتھا شخص مہاجر یا نقل مکان کیا ہوا ہے۔
- سن 2001 سے سن 2011 کے دوران نقل مکانی میں اضافہ ہوا مگر اتنا نہیں جتنا کہ 1980ء کے دہے میں ہوا تھا۔
- موسم کی وجہ سے نقل مکانی کرنے والوں کو ہندوستان میں اہمیت نہیں دی جاتی کیوں کہ قومی سروے میں لفظ ''مہاجر'' کی تعریف محدود انداز میں کی گئی ہے۔
- ساری دنیا سے کل دوسو ملین بین الاقوامی مہاجرین میں ایک تہائی ستّر ملین سے کم لوگ UNDP کے مطابق ایک ترقی یافتہ ملک سے دوسرے ترقی یافتہ ملک کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔ ہندوستان سے بین الاقوامی نقل مقامی دو طرح کی ہے۔
- لوگ فنی مہارتوں اور پیشہ ورانہ قابلیتوں کے ساتھ ممالک جیسے امریکہ، کینیڈا، برطانیہ، آسٹریلیا اور دوسرے ترقی یافتہ ممالک کو روانہ ہوتے ہیں۔ انفارمیشن اور ٹکنالوجی (IT) کے ماہرین، ڈاکٹرس اور انتظامی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کے حامل افراد اس قسم کی ایک مثال ہیں۔
- 1950ء سے لے کر 1960ء کی دہائی تک ہندوستان سے برطانیہ اور کینیڈا کو منتقل ہونے والے کسی مہارت کے بغیر تھے جب کہ اگلے برسوں میں اُن ملکوں کو جانے والوں میں سے زیادہ تر پیشہ ور ماہرین تھے۔
- حال ہی میں ہندوستانی پیشہ ور ماہرین جرمنی، ناروے، جاپان اور ملایشیاء جیسے ممالک کو روانہ ہوئے۔ 1950 کی دہائی میں ہر سال تقریباً 10 ہزار افراد ترقی یافتہ ممالک کا رخ کرتے تھے اور سن 1990 میں یہ بڑھ کر سالانہ 60 ہزار سے زائد ہوگئی۔
- دوسری قسم کے بین الاقوامی مہاجرین بنا مہارت کے اور کچھ حد تک مہارت والے کام گار ہوتے ہیں جو کہ تیل برآمد کرنے والے مغربی ایشیاء کے ممالک کو عارضی معاہدے کے تحت منتقلی کرتے ہیں۔
- گذشتہ چند دہوں کے دوران سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات تقریباً 30 لاکھ وسطی ایشیاء سے آنے والے ہندوستانی ورکرس کے لیے اہم مقام کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہر سال 3 لاکھ سے زائد کام کرنے والے مغربی ایشیاء کو منتقل ہوتے ہیں۔
- تقریباً 3/5 کام کرنے والے کیرالا، ٹاملناڈو اور آندھرا پردیش کی ریاستوں سے مغربی ایشیاء کو روانہ ہوتے ہیں۔ ان کام کرنے والوں کا قابل لحاظ طبقہ تعمیری پراجکٹس، انتظامیہ، مختلف خدمات، حمل و نقل اور مواصلات کے شعبوں میں مصروف کار ہے۔
- کیرالا کی آمدنی کا 1/5 حصہ مغربی ایشیاء میں برسر روزگار افراد کے منی آرڈر کے ذریعہ سے پیسے روانہ کرنے کی وجہ سے ہے۔ 1970 کی دہائی میں کیرالا میں اوسط فی کس خرچ قومی اوسط سے بھی کم تھا لیکن 30 سال بعد اس میں قومی اوسط کے مقابلے میں 40 فی صد اضافہ ہوا۔
- ایمگریشن Act 1983 ایک ہندوستانی قانون ہے جس کی رو سے غیر مقیم ہندوستانیوں کی منتقلی اور ملازمت کے متعلق انتظام کیا جاتا ہے۔
- **بستی:** جس طریقے سے ہم اپنے آپ کو اور اپنے بسنے کی جگہوں کو ترتیب دیتے ہیں یا منظّم کرتے ہیں۔

- **میگاسٹی:** ایسے شہر جن کی آبادی 10 ملین افراد سے زیادہ ہو
- **طیران گاہی شہر:** کئی ممالک میں بشمول ہندوستان ایک نئی قسم کی بستیاں وجود میں آرہی ہیں۔ یہ بستیاں بڑی بڑی طیران گاہوں کے اطراف بسائی جارہی ہیں۔ اسی لئے ان کو Aerotropolis یعنی طیران گاہی شہر کا نام دیا گیا ہے۔
- **شہریانا:** لوگوں کا ٹاؤن اور دیہاتوں سے شہروں کی جانب منتقل ہونا شہریانہ (Urbanisation) کہلاتا ہے۔
- **میٹروپولیٹن شہر:** ایسے شہر جن کی آبادی ایک ملین سے دس ملین کے درمیان ہو۔
- **نقل مقام:** لوگوں کا ایک مقام سے دوسرے مقامات کو منتقل ہونا۔
- **ترک وطن:** اپنے ملک کو چھوڑتے ہوئے دوسرے ملک میں قیام کرنا
- **موقعتی** : کسی مخصوص موسم میں کام کرنا
- **سرحد** : ملک یا ریاست کی تقسیم کی لکیر

## کثیر جوابی سوالات

1. جس طریقے سے ہم اپنے آپ کو اور اپنے بسنے کی جگہوں کو ترتیب دیتے ہیں یا منظّم کرتے ہیں اس کو ہم یہ کہتے ہیں۔

(a) بستی (b) طرز زندگی (c) معیار زندگی (d) کوئی بھی نہیں

2. یہ شہر ہندوستان پر حکومت کرنے والی کئی سلطنتوں کا صدر مقام تھا۔

(a) چینائی (b) دلی (c) کولکتہ (d) بھوبنیشور

3. بستیوں میں اضافہ کے ساتھ ساتھ وہ مزید ______ ہوگئے۔

(a) پیچیدہ (b) لچکدار (c) عملی (d) کوئی نہیں

4. یہ بندرگاہی شہر ہے۔

(a) ورنگل (b) وجے واڑہ (c) وشاکھاپٹنم (d) کریم نگر

5. ابتدائی لوگ ایسے تھے۔

(a) خواندہ (b) مکین (c) خانہ بدوش (d) کوئی نہیں

6. بھیم بیدکا غار یہاں ہے۔

(a) نالندہ (b) مدھیہ پردیش (c) پشکر (d) کوئی نہیں

7. بعض مقامات پر سالانہ میلے لگتے ہیں جو دراصل بڑے بازار ہوتے ہیں جہاں یہ امور انجام پاتے ہیں۔

(a) تفریحی وثقافتی (b) روایتی (c) عام (d) کوئی نہیں

8. جگہ سے مراد اس جگہ کی۔

(a) خصوصیات (b) نقشہ نویسی (c) تعمیر (d) کوئی نہیں

9. DDA سے مراد ۔

(a) دامودر ڈیولپمنٹ اتھاریٹی (b) دامودر ڈیویژن اتھاریٹی

(c) ڈیری ڈیویژن اتھاریٹی (d) دہلی ڈیولپمنٹ اتھاریٹی

10. صرف اتنا ہی اضافہ دیہاتوں سے شہروں کو مہاجرت سے ہوتا ہے۔

2/5 (a) 1/5 (b) 3/5 (c) 4/5 (d)

## جوابات

| | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1-a | 2-b | 3-c | 4-a | 5-a | 6-a | 7-b | 8-a | 9-b | 10-b |

**جوڑیاں ملائیے۔**

| | | |
|---|---|---|
| 1. پنچایت سرپنچ | ( ) | Aerotropolis(a) |
| 2. حیدرآباد | ( ) | (b) لداخ |
| 3. ابتدائی ہتھیار | ( ) | (c) قصبہ |
| 4. وشاکھاپٹنم | ( ) | (d) سادھنا موہنتی |
| 5. طیران گاہی شہر | ( ) | (e) ہیتھرو ایرپورٹ |
| 6. لندن | ( ) | (f)150 ٹن ٹھوس کچرا |
| PHC.7 | ( ) | (g)7.8 ملین آبادی |
| 8. برہم پور | ( ) | (h) انگریزوں اور فرانسیسیوں میں بحری لڑائی |
| 9. نوبرا وادی | ( ) | (i) مصر |
| 10. قاہرہ | ( ) | (j) پتھر |

**جوابات:** D (1) G (2) J (3) H (4) A (5) E (6) C (7) F (8) B (9) I (10)

## رام پور: ایک دیہی معیشت

- رام پور میں کھیتی باڑی ایک اہم مصروف (پیشہ) ہے۔کام کرنے والے اکثر لوگ اپنی زندگی گزارنے کے لیے کھیتی باڑی کرتے ہیں یا تو وہ کسان یا پھر کھیت کے مزدور ہوتے ہیں۔ان لوگوں کی خوش حالی کا قریبی تعلق کھیت کی پیداوار سے ہے۔
- کھیت کی پیداوار کے لیے زمین ایک انتہائی اہم ضرورت ہے۔
- کاشت کاری کے لیے زمین مختص کر دی جاتی ہے۔
- سن 1921 سے کاشت کاری سے متعلق زمین میں اور کاشت کاری کے رقبے میں کچھ بھی توسیع نہیں ہوئی۔
- ایک سال کے عرصے میں ایک فصل سے زائد فصلوں کو ایک ہی قطعہ زمین پر اُگانے کے عمل کو ''کثیر زراعی'' کہتے ہیں۔یہ زمین سے پیداوار کو بڑھانے کا عام طریقہ ہے۔
- رام پور کے تمام کسان سال میں دو اہم فصلیں اُگاتے ہیں ان میں سے کئی آلو کو تیسری فصل کی حیثیت سے اُگاتے ہیں۔
- ہندوستان کے تمام دیہاتوں میں اتنے اعلیٰ پیمانے کی آب پاشی نہیں تھی۔ندی کے میدانوں کے علاوہ ہمارے ملک میں ساحلی علاقوں کی بہتر طور پر آب پاشی ہوتی ہے۔
- زمین کی پیمائش کی معیاری اکائی ہیکٹر ہے۔
- دیہاتوں میں زمین کو مقامی اکائی ''گنٹھہ'' میں ناپا جاتا ہے۔

- ایک ہیکٹر 10000 مربع میٹر کا ہوتا ہے۔
- ہندوستان کے اطراف کے گاؤں میں زراعت ایک پیداواری مصروفیت ہے۔
- دوسری پیداواری مصروفیات غیر زرعی مصروفیات کی حیثیت سے جانی جاتی ہیں۔ جن میں چھوٹی مصنوعات وحمل ونقل دکان واری وغیرہ شامل ہیں۔
- رام پور اتر پردیش کے مغربی حصہ میں گنگا کے نشیبی میدان جو کہ زرخیز سیلابی مٹی سے بنے ہوئے حصہ میں موجود ہے۔
- پنجاب اور ہریانہ کے ساتھ مغربی اتر پردیش سے متصل ایک خوش حال زرعی پٹی کی تشکیل کرتا ہے۔ یہ گاؤں پڑوسی دیہاتوں اور شہروں سے اچھی طرح سے جڑا ہوا ہے۔
- رائے گنج ایک بڑا گاؤں، رام پور سے صرف 3 کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے۔
- سڑک رائے گنج سے قریبی چھوٹے سے گاؤں جہانگیر آباد جو کہ 12 کلومیٹر دور ہے، ملاتی ہے۔ اس سڑک پر کئی حمل ونقل کے اقسام نظر آتے ہیں جو کہ بیل بنڈی، ٹانگہ، بوگی (لکڑی کی بنڈی جسے بھینسیں کھینچتی ہیں)، وہ رتالوؤں سے اور دوسری اشیاء سے بھری ہوئی ہوتی تھی۔ ان کے بشمول موٹر گاڑیاں جیسے موٹر سائیکلیں، جیپ، ٹریکٹر اور لاریوں سے بھری ہوئی ہوتی تھی۔
- تجربات بتاتے ہیں کہ زمین کی زرخیزی کیمیائی کھادوں اور کیڑے ماردوا کے حد سے زیادہ استعمال سے گھٹ رہی ہے۔
- نیچے دیئے گیے جدول اور گول چارٹ میں ہندوستان میں کسانوں کو زمین کی تقسیم اور کاشت کی ہوئی زمین کی مقدار کو بتایا گیا ہے۔

| کسانوں کی قسم | زمین کا رقبہ | کسانوں کا فی صد | کاشت کیے ہوئے علاقے کا فی صد |
|---|---|---|---|
| چھوٹے کسان | 2 ہیکٹر سے کم زمین | 87 فی صد | 42 فی صد |
| اوسط اور بڑے کسان | 2 ہیکٹر سے زیادہ زمین | 13 فی صد | 58 فی صد |

نوٹ: یہاں پر بتائے گیے کاشت کاری کے اعداد وشمار میں کسان جس زمین پر کاشت کاری کرتے ہیں وہ ان کی اپنی یا پھر کرایے کی ہوسکتی ہے۔

- اولین ضرورت زمین اور دوسرے قدرتی وسائل جیسے پانی، جنگلات، معدنیات وغیرہ کی ہوتی ہے۔
- دوسری ضرورت مزدور کی ہے مزدور وہ لوگ ہیں جو کام کرتے ہیں۔
- کچھ پیداواری مصروفیات کے لیے پڑھے لکھے اور عمدہ تربیت یافتہ کام کرنے والے افراد کی ضرورت جو ضروری اور اہم کام انجام دے سکیں۔
- دوسری مصروفیات میں ایسے کام کرنے والوں کی ضرورت ہے جو ہاتھ کے ذریعہ ہونے والے کام کو انجام دیتے ہیں۔
- ہر کام کرنے والا ضرورت کے مطابق پیداوار میں حصہ ادا کرتا ہے۔
- عام اصطلاح کے برعکس لفظ ''مزدور'' پیداوار میں شامل تمام انسانی کوششوں سے مراد ہے۔ اس سے مراد صرف مزدوری کرنے والا آدمی نہیں ہے۔
- تیسری ضرورت سرمایے کی ہے جن میں ہمہ اقسام کی اشیاء ہیں جو پیداوار کے ہر مرحلے میں ضروری ہوتی ہیں۔ ذیل کی اشیاء ہیں جو سرمایے کی تعریف میں آتی ہیں۔
- آلات اور مشینوں میں کسان کے ہل سے لے کر جدید ترقی یافتہ مشینیں جیسے جنریٹر، ٹربائنس، کمپیوٹر یا خود کار مشینوں تک شامل ہیں۔ یہ فوری طور پر پیدا کا حصہ نہیں بن جاتیں۔ یہ کئی سالوں تک ان اشیاء کی پیداوار میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔
- سارے پیداواری عمل عوام یا تاجرین زمین، مزدور اور سرمایے کی مدد سے منظم کرتے ہیں اور انھیں ''عوامل پیداوار'' کہا جاتا ہے۔
- زمین، مزدور، عوامل پیداوار کے ضروری عناصر ہیں۔

- کھیتی باڑی انجام دینے کے لیے سخت محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ چھوٹے کسان اپنے خاندان کے ساتھ اکثر اپنے خود کے کھیتوں پر کاشت کاری کرتے ہیں۔ عام طور پر کاشت کاری کے لیے مطلوبہ مزدوروں کی فراہمی وہ خود کرتے ہیں۔ اوسط اور بڑے کسان اپنے کھیتوں پر کام کرنے کے لیے مزدوروں کو اجرت پر لاتے ہیں۔
- کھیتی کرنے والے مزدور ایسے خاندانوں کے ہوتے ہیں جن کی اپنی زمین نہیں ہوتی یا پھر زمین کے چھوٹے قطعوں پر کاشت کاری کرنے والے ہوتے ہیں۔
- مزدوری پیسوں کی اور اناج کی شکل میں دی جاتی ہے۔ کبھی کبھار مزدوروں کو کھانا بھی دیا جاتا ہے۔ اجرت علاقے اور فصل کی بنیاد پر الگ الگ ہوتی ہے۔ ایک کھیت سے دوسرے کھیت کے امور جیسے بیج بونا اور فصل کاٹنا وغیرہ۔ ملازمت کے اوقات کار اور طریقے میں بڑا فرق پایا جاتا ہے۔
- کھیت پر کام کرنے والے مزدور کو روزآنہ مزدوری پر رکھا جاتا ہے یا پھر کھیتوں کی کٹوائی یا سال بھر کے معاہدے پر رکھا جاتا ہے۔
- ڈالا، رام پور کا ایک کھیتوں میں روزآنہ مزدوری پر کام کرنے والا مزدور ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے ہر روز کام تلاش کرنا پڑتا ہے۔
- ڈالا کی مزدوری اتر پردیش کی حکومت کی مقرر کردہ کم سے کم مزدوری سے بھی کم ہے۔

**جدول۔1 آندھرا پردیش میں کاشت کاری سے متعلق مختلف مصروفیات کے لیے ڈسمبر 2011ء میں روزآنہ کی مزدوری (روپیوں میں)**

| | ہل چلانا | بیج بونا | خود کار گھاس پھوس اکھاڑنا | پودوں کو منتقل کرنا | فصل کی کٹوائی | گھاس سے اناج الگ کرنا | گیہوں کے دانے گھاس سے چھڑانا | روئی جمع کرنا |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| مرد مزدور | 214 | 197 | 215 | - | 164 | 168 | 152 | - |
| خواتین مزدور | - | 152 | 130 | 143 | 126 | 124 | 118 | 136 |

اوپر دیا گیا جدول آندھرا پردیش میں مختلف کھیتی باڑی کے کاموں میں دی جانے والی روزآنہ کی مزدوری کا اوسط بتا رہا ہے۔ بہرحال آس پاس اور اطراف کے علاقوں میں بہت فرق پایا جاتا

- دیہات بہترین سڑکوں، حمل و نقل کی سہولتوں اور ٹیلی فون وغیرہ سے دیگر قصبوں اور شہروں سے جڑے ہوئے ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ آنے والے برسوں میں زرعی اور غیر زرعی پیداوار کے مواقع بڑھنے کی امید ہے۔
- **عوامل پیداوار** : زمین، مزدور، کام چلاؤ سرمایہ اور طئے شدہ سرمایہ کے علاوہ اشیاء اور خدمات کے مجموعے کو عوامل پیداوار کہتے ہیں۔
- **زمین** :ضروری عوامل پیداوار، ایک علاقہ جس پر پیداوار کی جاسکتی ہے یا دیگر مقصد کے لئے اس کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔
- **مزدور** :پیداوار کا لازمی عنصر۔ کام کرنے والے افراد۔
- **کام چلاؤ سرمایہ** :پیداوار کے لئے استعمال کیا جانے والا خام مال کا سرمایہ
- **طئے شدہ یا مقررہ سرمایہ**: آلات، مشنری، عمارت جو کہ دیرپا استعمال کے قابل ہوتے ہیں۔
- **زائد** : کسی بھی چیز کا ضروریات سے زیادہ پایا جانا۔
- **کاشت کاری مصروفیات**: زراعت سے منسلک مصروفیات
- **غیر زرعی مصروفیات** :غیر زرعی اشیاء کے افعال۔ جیسے کہ ذرائع حمل و نقل

- **کثیر فصل کی پیداوار** :ایک ہی زمین پر مختلف قسم کی فصل موسم کے اعتبار سے پیدا کرنا
- **Water Table** : زیر زمین پانی کی سطح
- **اجرت** :مزدوروں کا معاوضہ

## کثیر جوابی سوالات

(1) رام پور میں یہ ایک اہم اور مصروف پیشہ ہے۔

(a) مصنوعات کی تیاری (b) دودھ کی پیداوار (c) کھیتی باڑی (d) مویشی پالن

(2) ان میں سے کون عامل پیدائش نہیں ہے۔

(a) سرمایہ (b) مزدور (c) جہاز (d) یہ تمام

(3) رام پور کے کتنے فی صد لوگ کھیتی باڑی پر منحصر ہیں۔

(a) 60% (b) 75% (c) 80% (d) 90%

(4) موسم برسات میں کسان خریف کی فصل کی حیثیت سے کیا اُگاتے ہیں۔

(a) جوار (b) دھان (c) مکئی (d) گنا

(5) رام پور کے کسان دو اہم فصلوں کے علاوہ تیسری فصل کی حیثیت سے کیا اُگاتے ہیں۔

(a) پیاز (b) ککڑی (c) آلو (d) بیگن

(6) پیداوار کے دو اہم عاملین پیدائش ہیں۔

(a) زمین اور سرمایہ (b) مزدور اور زمین (c) سرمایہ اور مزدور (d) زمین اور ٹکنالوجی

(7) دودھ کو محفوظ رکھنے کے مرکز مع وصولی کو کہاں قائم کیا گیا۔

(a) شاہ پور (b) رام پور (c) رائے گنج (d) کوئی بھی نہیں

(8) اگر ایک سال کے عرصے میں ایک فصل سے زائد فصلوں کو ایک ہی قطعہ زمین پر اُگانے کے عمل کو کیا کہتے ہیں۔

(a) سبز انقلاب (b) کثیر زراعتی (c) جدید زراعت (d) زراعت

(9) زرعی مزدور کون ہیں۔

(a) دولتمند کسان (b) غریب کسان (c) بے زمین کسان (d) بچے

(10) اس ذات کے خاندان گاؤں کی تقریباً زمین کے مالک ہیں۔

(a) اعلیٰ ذات (b) پسماندہ (c) درج فہرست اقوام (d) درج فہرست قبائل

## جوابات

| | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1-c | 2-c | 3-b | 4-a | 5-c | 6-a | 7-c | 8-b | 9-b | 10-a |

**جوڑ ملایئے۔**

| | | |
|---|---|---|
| (1) عوامل پیداوار | ( ) | A. مشینی آلات |
| (2) گنٹھہ | ( ) | B. قومی دیہی روزگار |
| (3) گیہوں | ( ) | C. عمدہ بیج |
| (4) کام چلاؤ سرمایہ | ( ) | D. آلو کی کاشت |
| (5) مادی سرمایہ | ( ) | E. زمین مزدور سرمایہ |
| (6) دودھ کی فروخت | ( ) | F. بہار |
| MNREGA(7) | ( ) | G. زمین کی اکائی |
| HYY (8) | ( ) | H. ربیع |
| (9) مجولی | ( ) | I. خام اشیاء رقم |
| (10) ہمالیہ | ( ) | J. بلند شہر |

**جوابات:** D (10) F (9) C (8) )B (7) J (6)A (5) I (4) H (3) G (2) E (1)

## عالمیانہ

- گذشتہ سال کئی مغربی ایشیاء کے اقوام اور شمالی افریقہ جیسے تیونس، مصر، ایک دوسرے کے انقلاب اور آمرانہ حکومت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے سے متاثر ہوئے۔ ذرائع ابلاغ میں اُسے ''بہارِ عرب'' کہا گیا۔
- ہندوستان کے معاہداتی مزدوروں کی جائے پناہ وسطی امریکہ کے جزائر، ماریشس، فیجی، کلایا اور سیلون وغیرہ ہیں۔
- انیسویں صدی کے وسط تک پیداوار اندرون ممالک ہی منظم ہوتی تھی۔
- MNC ایک ایسی کمپنی ہے جو ایک سے زائد ممالک کی پیداوار پر کنٹرول رکھتی ہے۔
- MNC پیداوار کے لیے کارخانوں اور دفاتر ان مقامات پر قائم کرسکے جہاں وہ مزدور اور دوسرے ذرائع کم قیمتوں پر حاصل کرسکتی ہے۔
- ہمہ قومی کمپنیاں (MNC) ایسے مقامات پر قائم کی جاتی ہیں جہاں عام طور سے MNC تربیت یافتہ اور غیر تربیت یافتہ مزدوروں کی کم شرحوں پر دستیابی، دوسرے عوامل پیداوار کی یقینی طور پر دستیابی حکومت کی پالیسی جو ان کے مفاد کی حفاظت میں معاون ہوں۔
- وہ پیسہ جو بین الاقوامی کارپوریشن استعمال کرتے ہیں تاکہ زمین، عمارتیں، مشینیں اور دوسرے آلات جیسے اثاثے خرید سکیں اُسے بیرونی خرچ کہتے ہیں۔
- ہمہ قومی کارپوریشنس اتنی دولت رکھتے ہیں جو ترقی پذیر ممالک کی حکومتوں کے بجٹ سے زیادہ ہے۔
- بڑے بڑے MNCs قیمتوں کے تعین، بہتر قسم، وصولی اور مزدوروں کے شرائط ان دور رہنے والے پیدا کنندوں کے لیے ان تمام چیزوں میں MNCs بہت زیادہ طاقتور ہوتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں ان ہمہ قومی کارپوریشنوں کی پیداوار جو وسیع مقامات پر دور دور تک پھیلی ہے آپس میں ایک دوسرے سے منسلک ہورہی ہے۔
- فورڈ موٹرس ایک امریکی کمپنی ہے جو دنیا کی سب سے بڑی آٹوموبائیل تیار کرنے والی ہے جس کی پیداوار دنیا بھر کے 26 ممالک میں پھیلی ہوئی ہے۔

- فورڈ موٹرس ہندوستان میں 1995ء میں آئی۔
- چینائی کے قریب سترہ سو کروڑ روپیے کے خرچ سے اپنا کارخانہ قائم کیا۔
- اس نے یہ ہندوستان کی ایک بڑی کمپنی ''مہندرا اینڈ مہندرا'' جو جیپ اور ٹرکس بناتی ہے اُس کے اشتراک سے کیا۔
- سن 2004 تک فورڈ موٹرس نے ہندوستانی بازار میں ستائش ہزار کاریں فروخت کیں جب کہ چوبیس ہزار کاریں ہندوستان سے ساؤتھ افریقہ، میکسیکو اور برازیل کو برآمد کی گئیں
- ''عالمیانہ'' مختلف ممالک کے درمیان تیزی سے یکجا ہونے اور آپس میں ربط پیدا کرنے کا عمل ہے۔
- (MNCs) ہمہ قومی کارپوریشنس عالمیانے کے عمل میں ایک اہم رول ادا کر رہے ہیں۔
- فنی مہارت میں تیزی سے ترقی عالمیانے کے عمل میں ایک اہم عامل ہے جس نے اسے تیزی عطا کی ہے۔
- اطلاعات اور مواصلات کے میدانوں میں فنی مہارت کی ترقی اور زیادہ شاندار اور تیز رفتار ہے۔
- دور رسانی کی سہولتیں، پیغام رسانی، ٹیلی فون بشمول موبائیل فون فیکس دنیا بھر میں دوسرے ممالک سے ربط پیدا کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہیں تا کہ اطلاعات کو فوراً اور دور دراز کے مقامات تک پہنچایا جا سکے جو کہ سیاروں کے ترسیلی آلات کی وجہ سے سہولت بخش ہوا ہے۔
- انٹرنیٹ آپ کو ای میل یعنی الکٹرانک میل کو فوری طور پر بھیجنے اور گفتگو کرنے کی دنیا میں کم قیمتوں پر سہولت مہیا کرتا ہے۔
- 20 سال پہلے شہری ہندوستان میں ہمیں کمپیوٹرس کے لیے تیزی سے ربط قائم ہوجاتا تھا جب کہ دیہی ہندوستان میں برقی تخفیف ہے۔ موجودہ شہری ہندوستان میں ہمیں موبائیل فون میں انٹرنیٹ دستیاب ہے۔
- درآمدات پر ٹیکس تجارت میں رکاوٹ کی ایک مثال ہے۔
- صنعتیں 1950ء سے 1960ء کے دہوں کی شروعات ہیں اور مسابقت جو درآمدات سے اس وقت پیدا ہو رہی تھی صنعتوں کے باقی رہنے کے لیے ایک خطرہ تھی۔ غرض ہندوستان نے صرف ضروری اشیاء کی درآمدات کی اجازت دی جیسے مشنری، کھاد، پٹرولیم وغیرہ۔
  تاہم 1991 کے شروع ہونے کے قریب ہندوستان میں دور رس تبدیلی پالیسی عمل میں لائی گئی۔
- رت اور بیرونی سرمایہ کاری پر لگائی گئی روک بہت حد تک گھٹا دی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اشیاء کی درآمدات اور برآمدات آسانی سے کی جاسکتی ہیں اور بیرونی کمپنیاں اپنے کارخانے اور دفاتر یہاں قائم کر سکتے ہیں۔
- تجارتی تنظیم (WTO) ایک ایسی تنظیم ہے جس کا مقصد بین الاقوامی تجارت کو آزادی دلانا ہے۔
- تعالمی تی یافتہ ممالک کی ایماء پر جس کا آغاز ہوا WTO بین الاقوامی تجارت سے متعلق قوانین بناتی ہے اور یہ دیکھتی ہے کہ آیا ان قوانین کی پابندی ہو رہی ہے یا نہیں۔
- دنیا کے تقریباً 150 ممالک WTO کے موجودہ ارکان میں سے ہیں۔ کہ کئی ہندوستانی مشہور کمپنیاں یہ بڑھتی ہوئی مسابقت کی وجہ سے اپنے فائدے کو بڑھانے کے قابل ہوگئیں۔
- عالمیانے کے عمل نے IT یعنی اطلاعات اور فنی مہارت والی کمپنیوں کو خدمات کے نئے مواقع فراہم کیے ہیں۔
- وہ چھوٹے بیوپاریوں کی مدد کرسکتی ہے تاوقتیکہ وہ اپنے مظاہرے کو بہتر بنائیں اور مسابقت کرنے کے قابل بن جائیں۔
- اگر ضرورت پڑے تو حکومت تجارتی تحدیدات اور سرمایہ کاری پر تحدیدات کا استعمال کرسکتی ہے۔
- وہ (WTO) عالمی تجارت تنظیم سے صاف وشفاف قوانین کے بارے میں بات چیت کرسکتی ہے۔

- وہ چھوٹے بیوپاریوں کی مدد کرسکتی ہے تاوقتیکہ وہ اپنے مظاہرے کو بہتر بنائیں اور مسابقت کرنے کے قابل بن جائیں۔
- اگر ضرورت پڑے تو حکومت تجارتی تحدیدات اور سرمایہ کاری پر تحدیدات کا استعمال کرسکتی ہے۔ وہ (WTO) عالمی تجارت تنظیم سے صاف وشفاف قوانین کے بارے میں بات چیت کرسکتی ہے۔
- عالمیانے کا عمل آپس میں ممالک کو جوڑنے کا ایک تیز مرحلہ ہے۔
- یہ بیسویں صدی بھی اہم تبدیلی کی حیثیت سے ابھرنے والا عالمی بدلاؤ ہے۔
- اس کے معاشی، سیاسی اور تہذیبی پہلو ہیں۔ بازاروں کا انضمام اور پیداوار بذریعہ تجارت اور سرمایہ ہمہ قومی کارپوریشنوں کے ذریعہ زیادہ دولت اور طاقت کا استعمال یہ موجودہ عالمیانے کا اہم ثبوت ہے۔
- تجارت اور سرمایہ کاری میں آزادی فراہم کرنا تحدیدات کو ہٹاتے ہوئے اس چیز نے معیشتوں کو عالمیانے کے لیے راہ ہموار کردی۔
- بین الاقوامی معاشی مبادلہ، تجارت، سرمایہ کاری، نقل مکانی یا گھریلو معاملات ہوں ان سب میں دولت مند مغربی ممالک کا دنیا کے دوسرے ممالک پر غیر واجبی اثر ورسوخ ہے۔
- بین الاقوامی تنظیمیں جیسے IMF، WB، WTO (عالمی تجارتی تنظیم)، (عالمی بینک)، (عالمی مالیاتی فنڈ) ترقی یافتہ ممالک کے فائدے کی نمائندگی کرتے ہیں نہ کہ ترقی پذیر ممالک کی۔
- **ہمہ قومی کارپوریشنس**: ہمہ قومی کارپوریشن ایسی کمپنی ہوتی ہے جو ایک سے زائد ملک میں پیداواری کنٹرول اور ملکیت رکھتی ہے اور ایسے ممالک میں اپنی شاخیں قائم کرتی ہیں جہاں قلیل اجرت پر مزدور اور وسائل پائے جاتے ہوں۔
- **قومی ریاست**: ایسی ریاست جس کو سیاسی مقتدر اعلیٰ حاصل ہوں۔
- **ٹکنالوجی**: (معلومات کے لئے گہرائی سے پڑھنا) بالخصوص صنعتوں اور سائنسی دریافتوں کے لئے۔۔
- **بیرونی سرمایہ کاری**: کسی بھی ملٹی نیشنل کمپنی کی جانب سے دوسرے ممالک میں اثاثہ جات کی خریداری کے لئے روپیہ لگانا
- **بیرونی تجارت**: ایک ملک کی دوسرے ملک سے تجارت۔ بیرونی تجارت سے روزگار کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔
- **آزاد کرنا**: تحدیدات اور قوانین میں نرمی پیدا کرتے ہوئے آزادانہ تجارت کو فروغ دینا

## کثیر جوابی سوالات

(1) پچھلے دو دہوں میں ______ ممالک کے مابین تجارت اشیا اور خدمات کے بہاؤں کا مشاہدہ کیا۔

(a) عالمیانہ (b) خانگیانہ (c) آزادی (d) کوئی نہیں

(2) اس کمپنی کی مختلف ممالک مین شاخیں پائی جاتی ہیں۔

(a) جوائنٹ اسٹاک (b) عالمیانہ (c) کارپوریٹ (d) MNC

(3) ہمہ قومی کمپنیاں MNC ایسے مقام پر پیداوار انجام دیتی ہیں جہاں۔

(a) مزدوروں کی کم شرح پر دستیابی ہو (b) اشیاء سستی ہو

(c) معاشی بڑھاؤ ہو (d) خوبصورت منظر ہو

(4) کارگل فوڈس نامی امریکی کمپنی کی ہمہ قومی کارپوریشن نے ہندوستانی کمپنی ______ کو خریدا۔

(a) ڈابر (b) پاریکھ فوڈس (c) برٹانیہ (d) امول

(5) فورڈفوسٹرس کمپنی کا اشتراک اس سے ہے۔

(a) ٹاٹا موٹرس (b) ماروتی سوزوکی (c) مہندرا اینڈ مہندرا (d) ہندوستان موٹرس

(6) ہندوستان میں چینی کھلونے درآمد کرنے کا نتیجہ۔

(a) ہندوستانی کھلونے زیادہ فروخت ہو رہے ہیں (b) ہندوستانی صارفین کی خریدی کم ہوگئی ہے

(c) چینی صارفین چننے کے اختیار سے محروم ہوگئے (d) ہندوستانی صارفین کو سستے کھلونے چننے کا اختیار حاصل ہے

(7) چینی کھلونے پر آمد ٹیکس عائد کرے تو یہ ہوگا۔

(a) چینی کھلونہ ساز کو فائیدہ ہوگا (b) ہندوستانی کھلونہ ساز خوش رہ سکینگے

(c) چینی کھلونے بدستور رہیں گے (d) ہندوستانی سارفین ذیادہ چینی کھلونے خریدینگے

(8) یہ تجارت میں رکاوٹ کی ایک مثال ہے۔

(a) بیرونی سرمایہ کاری (b) اشیاء کا خراب ہونا (c) درآمدی ٹیکس (d) ان میں سے کوئی نہیں

(9) حکومت کا رکاوٹوں کا یا پابندیوں کا ہٹانا ______ کی حیثیت سے جانا جاتا ہے۔

(a) آزادانہ تجارت (b) سرمایہ کاری (c) تجارت (d) کھلی تجارت

(10) اس صنعت کو شہری علاقوں کے متمول افراد خریدار کے طور پر زیادہ تعداد میں دستیاب ہیں۔

(a) فٹ ویر (b) آٹوموبائیل (c) زیورات (d) پارچہ

## جوابات

| | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1-b | 2-d | 3-a | 4-b | 5-c | 6-d | 7-b | 8-c | 9-a | 10-b |

**جوڑ ملایئے۔**

| | | |
|---|---|---|
| 1. میکسیکو یوروپ | ( ) | A. صارفین کی دیکھ بھال |
| 2. صنعتیں | ( ) | NIKE .B |
| 3. کیہاسٹرس کمپنی | ( ) | C. لندن |
| 4. بہار عرب | ( ) | D. بین الاقوامی ترقی کی تنظیم |
| 5. بین الاقوامی کمپنی | ( ) | E. خوردنی تیل |
| 6. پیسوں کی ادائیگی | ( ) | F. بازاروں کی قربت |
| 7. انگریزی سکھانا | ( ) | e-banking.G |
| 8. نیومیگزین | ( ) | H. ذرائع ابلاغ |
| 9. کارگل | ( ) | I. کاربن کا اخراج |
| IDA.10 | ( ) | J. میسور تامل ناڈو |

**جوابات:** F(1) I (2) J (3) H (4) B (5) G (6) A (7) C (8) E (9) D(10)

# غذائی طمانیت

- پیداوار اور غذائی اجناس کی دستیابی میں فرق ہے۔اسے اس طرح تخمینہ لگایا جاسکتا ہے:
- **سال بھر میں دستیاب غذائی اجناس**: سال کے دوران غذائی اجناس کی پیداوار (پیداوار۔بیج، چارہ اور ضائع شدہ اشیاء)+ نقد درآمد (درآمد۔برآمد)۔حکومت کے ساتھ ذخیرہ میں تبدیلی (سال کے اختتام پر ذخیرے کی مقدار۔ابتداء میں افتتاحی ذخیرہ کے مقدار)
- **یومیہ فی کس غذائی اجناس کی دستیابی**: سال بھر میں غذائی اجناس کی دستیابی/ آبادی)/ 365دن
- غذائی اناج کا ذخیرہ جو بنیادی طور پر چاول اور گیہوں FCI فوڈ کارپوریشن آف انڈیا سے حاصل کیا جاتا ہے اور منظّم کیا جاتا ہے۔ جسے زائد یا فاضل ذخیرہ کہا جاتا ہے۔
- FCI گیہوں اور چاول کی خریداری ان ریاستوں کے کسانوں سے کرتا ہے جہاں پیداوار فاضل ہوتی ہے۔کسانوں کو ان کی فصل کی قیمت ماقبل اعلان کردی جاتی ہے۔اس قیمت کو اقل ترین امدادی قیمت (MSP) (منیمم سپورٹ پرائس) کہا جاتا ہے۔
- MSP کو ہر سال حکومتی اداروں کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے۔ہر سال مرکزی اور ریاستی حکومتیں غذائی اناج کی ایک تہائی مقدار کسانوں سے حاصل کرتی ہیں۔ان غذائی اناج کو عوام میں مختلف طریقوں سے تقسیم کیا جاتا ہے۔
- ہندوستانی حکومت نے سن 2013ء میں ''قانون برائے تحفظ غذا'' کا اعلان کیا تاکہ عوام کے حق غذا کو قانونی بنایا جاسکے۔یہ تقریباً ہندوستان کی دو تہائی 2/3 آبادی پر اطلاق کرتا ہے۔اس قانون کے مطابق کم آمدنی والے ہر فرد کے لئے 5 کلوگرام غذائی اناج فی ماہ رعایتی قیمتوں پر دیا جاتا ہے۔
- حالیہ عرصے میں ہندوستانی پارلیمنٹ نے قومی غذائی تحفظ ایکٹ کو بنایا ہے اور بچوں کی باہمی ترقی جیسی اسکیمیں (ICDS) کو نافذ کیا ہے۔ہندوستانی عدالتیں غذائی تحفظ کے یقینی بانے میں مستعد ہوگئی ہیں۔
- غیر حکومتی اداروں کی طرف سے دائر کئے گئے مقدمات کے جواب میں عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دیا کہ تمام ریاستی اور مرکزی حکومتیں اسکول میں پڑھ رہے نوجوان طلباء کو دوپہر کا کھنا فراہم کریں۔

اگرچیکہ اس قسم کی اسکیمیں چند ریاستیں جیسے ٹاملناڈو وغیرہ میں چھوٹے پیمانہ پر ہیں لیکن اب یہ اسکیم ساری ریاستوں میں نافذ کی جارہی ہے۔تقریباً چودہ کروڑ اسکولی بچے دوپہر کے کھانے کی اسکیم کے تحت مدرسوں میں دوپہر کا کھانا کھا رہے ہیں۔

- ہندوستان میں آزادی سے پہلے غیر معمولی غذائی اشیاء کی کمی کے باعث قحط سالی کا دور دورہ ہوتا تھا اور یہ بڑے پیمانہ پر فاقہ کشی کی اموات کا سبب بنتا تھا۔
- 1943ء سے 1945ء کے دوران بنگال میں قحط آیا جس کی وجہ سے بنگال، آسام اور اڑیسہ میں رہنے والے 3 تا 5 ملین افراد کی جانیں چلی گئیں۔
- **کاربوہائیڈریٹس (نشاستہ)**: یہ قوت فراہم کرتا ہے۔گیہوں، چاول/راگی، جوار، مختلف قسم کے تیل، شکر، چربی وغیرہ کے ذریعہ۔
- **پروٹین۔(لحمیات)**: یہ نمو اور جسم کی بافتوں کے دوبارہ بننے میں مدد دیتے ہیں۔پھلیوں، دالوں، گوشت، انڈے، چاول' گیہوں وغیرہ کی مدد سے۔
- **وٹامنز (حیاتین)**: وہ جسم کو تحفظ فراہم کرتے ہیں اور جسم کے کئی اہم ترین نظاموں کو کام کرنے میں معاون ہوتے ہیں۔یہ میوے، پتے والی ترکاریاں، جڑوں والی اشیاء غیر پالش شدہ چاول وغیرہ۔

- بالغ مرد اور عورتوں میں تغذیئے کے مقام یا حالت کو جسمانی کمیت کے اشاریئے (BMI) باڈی ماس انڈیکس سے ناپا جاتا ہے۔
(جسمانی کمیت کا اشاریہ (BMI) = وزن کلوگرام میں/قد مربع میٹروں میں)
- جو کچھ بھی پیداوار دستیاب ہے اسے عوام تک پہنچانا ضروری ہے۔ یہ انہیں بازار میں خریداری یا ارزاں فروشی کی دوکان یعنی راشن کی دوکان یا مدرسے میں دیا جانے والا کھانا کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہیں۔
- یہاں ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے لوگ انہیں مطلوبہ مقدار سے کم حرارے استعمال کر رہے ہیں۔ غریبوں کے لئے خلاء بہت زیادہ ہے گوکہ غذائی استعمال کا رخ میوہ جات، ترکاریاں، گوشت اور انڈے وغیرہ کی ہو گیا ہے۔ یہ ایک خوش آئندہ بات ہے۔ حراروں میں کمی کا ہونا ایک خطرے کی گھنٹی ہے۔
- عوامی تقسیمی نظام (PDS) ان مقامات پر جہاں اس کی سخت ضرورت ہے وہاں اطمینان بخش نہیں ہے۔ یہ خطرناک صورتحال ایک جائزہ کے ذریعہ سے علم میں آئی جس میں یہ بتایا گیا کہ بچے اور بڑے بہت حد تک کم وزنی یا وزن گھٹ جانے کا شکار ہیں۔
- ایک طویل عرصے سے عوام 35 سے لے کر 45 فیصد حصہ انہیں مطلوب غذا سے کم مقدار کا استعمال کر رہا ہے۔ عوام کا ایک بڑا طبقہ ناقص تغذیہ سے متاثر ہے یا بھوک ہے باوجود اس کے کہ ملک میں کافی مقدار میں غذا دستیاب ہے۔
- **پیداوار** : ایسا عمل جس میں مختلف چیزوں کو ملاتے ہوئے شئے تیار کی جاتی ہے۔
- **دستیابی** : ایسی چیز جو ہماری پہنچ اور استعمال کے قابل ہوں۔
- **رسائی** : کسی کے حصول کا طریقہ
- **تغذیہ** : جانداروں کو توانائی فراہم کرنے والی اشیاء
- **فاضل یا زائد ذخیرہ** : فوڈ کارپوریشن کے کے پاس پایا جانے والے زائد غذائی اجناس
- **بھوک** : ایسے حالات جس میں غذا کی دستیابی نہ ہوں
- **PDS** : (Public Distribution System) حکومت کی جانب سے کم قیمتوں پر غریب عوام کو دیا جانے والا راشن

## کثیر جوابی سوالات

(1) ______ کے دوران بنگال میں قحط آیا۔

(a) 1940 سے 1942 (b) 1951 سے 1955

(c) 1943 سے 1945 (d) 1970 سے 1972ء

(2) کوئی ملک اپنی تمام ابادی کے لئے پیداوار فراہم کرنے کے قابل ہو جائے اسے ملک کی ____ قرار دی جانی چاہئے۔

(a) ثانوی ضرورت (b) اولین ضرورت (c) وقتی ضرورت (d) کوئی نہیں

(3) غذائی اجناس کی دستیابی کا اہم ذریعہ حکومت کے ذریعہ فراہم کیا گیا ______ کا ذخیرہ ہے۔

(a) بیجوں (b) اناج (c) کھاد (d) کوئی نہیں

(4) جب کبھی حکومت کے اناج کا ذخیرہ کم ہو جاتا ہے اس سال میں دستیاب چاول کے صرفے میں _____ ہو جاتا ہے۔

(a) اضافہ (b) کمی (c) غیر معمولی کمی (d) کوئی نہیں

(5) جب لوگ زیادہ میوے ترکاریاں دودھ گوشت مرغ کا گوشت اور مچھلی وغیرہ کا مطالبہ کرتے ہیں یہ ان دونوں خوشانند ہے۔

(a) مزدور اور کسان (b) صارفین اور پیداوار کنندہ (c) زمین دار اور قرضدار (d) کوئی نہیں

(6) ماہر تغذیہ مشورہ دیتے ہیں کہ ہندوستان میں ہر شخص ایک دن میں اتنی ترکاریاں استعمال کرے۔

(a)100 گرام (b)200 گرام (c)300 گرام (d)400 گرام

(7) گوشت کے تغذیہ کی ضرورت سالانہ 11 کلوگرام ہے جبکہ دستیابی صرف ______ کلوگرام ہے۔

(a) 2.5 کلوگرام (b) 3.2 کلوگرام (c) 5.2 کلوگرام (d) 4.3 کلوگرام

(8) ہر شخص 100 گرام میوہ ایک دن میں استعمال کرے جبکہ دستیابی صرف _____ گرام ہے۔

(a) 58 (b) 55 (c) 49 (d)47

(9) ایک دن میں فی کس دودھ کی دستیابی 210 ملی لیٹر ہے جبکہ ہمیں ضرورت ______ ملی لیٹر کی ہے۔

(a) 200 (b) 300 (c) 400 (d) 150

(10) مدناپور کی زمین ایسی ہے۔

(a) نرم اور لال (b) سخت اور ریتیلی (c) کالی اور زرخیز (d) کوئی نہیں

## جوابات

| | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1-c | 2-b | 3-b | 4-a | 5-b | 6-c | 7-b | 8-a | 9-c | 10-a |

**جوڑ ملائیے۔**

| | | |
|---|---|---|
| 1.انتودیا کارڈ | ( ) | (A) قانون برائے تحفظ غذا |
| ICDS.2 | ( ) | (B) کیپسل |
| 3.اقل ترین امدادی قیمت | ( ) | (C) عوامی تقسیمی نظام |
| 4.حیدرآباد | ( ) | (D) 35 کلو غذائی اناج |
| 2013.5 | ( ) | MSP(E) |
| 6. گرام پنچایت بوکولا | ( ) | (F) بچوں کی باہمی ترقی |
| PDS.7 | ( ) | (G) جسمانی کمیت کے اشارے |
| 2400.8 حرارے | ( ) | (H) ٹھٹرے ہوئے اور کمزور بینائی |
| 9.ناقص تغذیہ | ( ) | NIN(I) |
| BMI.10 | ( ) | (J) صفارشی معیار |

**جوابات:** D(1) F (2) E (3) I (4) A (5) B (6) C (7) J (8) H (9) G (10)

## انصاف کے ساتھ مستقل ترقی

- GDP خام گھریلو پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ صرف مخصوص طبقہ کیلئے مفید ہے۔
- متمول افراد دنیا کی منتخبہ چیزیں خریدنے کے اہل ہوتے ہیں۔ بعض افراد عالمی معیاری زندگی سے لطف اندوز ہوتے ہیں جبکہ اکثریت غیر موزوں روزگار، نامناسب آمدنی اور بنیادی ضروریات سے ہنوز محروم ہے۔

- جنگلات کی کٹائی' زمینی کٹاؤ' زیر زمین آبی سطح کی کمی' آلودگی میں اضافہ' چراگاہیں' جامد ایندھن (کوئلہ' پٹرول) پر بڑھتا انحصار' صنعتی ناکارہ مادے' کیمیائی کھاد' جراثیم کش ادویات' موسمی تبدیلی جیسے اہم اور اشد ضروری ماحولیاتی مسائل ہمارے سامنے ہیں۔
- صنعتوں کے قیام نے چند افراد کیلئے ضرور مادی سہولیات پہنچائی ہیں۔
- جیسے زراعت' معدنیاتی کان کنی' پتھر کی کان وغیرہ' اس کے علاوہ صنعتی اور توانائی کے شعبوں و دیگر شعبوں کا انحصار بڑی حد تک قدرتی وسائل پر منحصر ہے۔
- وسائل کی فراہمی میں ماحول کی صلاحیت کو ''ماحولیاتی کارکردگی کے ذرائع'' Environment Source Function کے طور پر جانا جاتا ہے۔
- وسائل کے صرفہ یا آلودگی سے اس کی کارکردگی بتدریج کم ہوتی جارہی ہے۔
- ماحول کا اکام مختلف سرگرمیوں سے پیدا ہونے والی آلودگی اور ناکارہ ملبہ کو بے ضرر بنانا اور جذب کرنا ہے۔
- قدرتی وسائل جیسے زمین، پانی، معدنیات اور کچدھات' درختوں اور جانوروں سے حاصل ہونے والی اشیاء عمل پیداوار کا مرکز ہیں۔
- پیداوار کی صفائی کے لئے پانی کا استعمال' ناکارہ ملبہ' غیر ضروری اشیاء وہ ماحول میں جذب ہوجاتے ہیں۔
- غرق منصبی (Sink Function) ماحول کے جذب کرنے اور بے ضرر مادے اور آلودگی کی شکست خوردگی کی صلاحیت کو بیان کرتی ہے۔ جب بیکار ماحاصل غرق۔منصبی کی حد سے تجاوز کرتا ہے تو ماحول کو طویل مدتی ضرر پہنچتا ہے۔
- زیر زمین پانی کا راستہ مٹی اور چٹانوں کے ذریعہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہوتا ہے۔ جتنا پانی کی بازیابی ہورہی ہے اس سے زیادہ نکاسی ہوگی تو یہ یقینی امر ہے کہ کچھ وقت بعد ہمارے پاس زمین میں پانی باقی نہ ہوگا۔
- انسانی ترقی کا اشاریہ Human Developmnet Index(HDI)' خام گھر گھریلو پیداوار GDP اور فی کس آمدنی میں اضافہ کسی بھی ملک کی ترقی کا ضامن ہے
- Gross demestic Product(GDP) خام گھریلو پیداوار سے مراد ایک سال کے دوران کسی بھی ملک میں پیدا کردہ گھریلو اشیاء وخدمات کی قدر ہے۔
- ہندوستان میں زائد از 90% فیصد افرادی قوت غیر منظم شعبہ سے تعلق رکھتی ہے۔
- ہندوستان میں تقریباً 1/3واں حصہ بازیابی کے مقابلہ میں نکاسی زیادہ کررہے ہیں۔
- زمینی پانی کا زیادہ صرفہ زرعی طور پر کامیاب علاقوں میں پایا جاتا ہے جیسے کہ پنجاب مغربی اتر پردیش، وسطی اور جنوبی ہند کے سمت چٹانی سطح مرتفع، بعض ساحلی علاقے تیزی سے بڑھتی ہوئی شہری آبادیاں بھی زیر زمین پانی کے بے دریغ استعمال کرتی ہیں۔
- ہندوستان کے 59% اضلاع میں ہینڈ پمپ اور کنوؤں کا پانی پینے کیلئے غیر محفوظ ہے۔
- زراعت اور صنعت سے کیمیائی مادوں سے زمینی پانی آلودہ ہوگیا ہے۔
- جدید زرعی عمل میں ''جراثیم کش ادویہ'' اہم جز ہے۔
- سال 1962ء میں ریچل کارسن Rachel Carson نے ایک کتاب بہ عنوان ''Silent Spring'' یا ''خاموش بہار'' اس میں انہوں نے مچھروں پر قابو کے لئے DDT کا چھڑکاؤ پرندوں اور انسانی زندگی پر اثر کے بارے میں لکھا تھا۔
- مادے جیسے جراثیم کش پر مشتمل بھاری وزنی دھاتیں ماحول سے غائب نہیں ہوتیں بلکہ جاندار اجسام کے اندر ذخیرہ ہوجاتی ہیں۔

- مچھلیوں کے جسم میں DDT زہر کا جمع ہوجانا جو اس پانی میں رہتی ہے جہاں DDT سے متاثرہ پانی بہتا ہے۔
- ہندوستان کے 59% اضلاع میں ہینڈ پمپ اور کنوؤں کا پانی پینے کیلئے غیر محفوظ ہے۔
- زراعت اور صنعت سے کیمیائی مادوں سے زمینی پانی آلودہ ہوگیا ہے۔
- جدید زرعی عمل میں ''جراثیم کش ادویہ'' اہم جز ہے۔
- سال 1962ء میں ریچل کارسن Rachel Carson نے ایک کتاب بہ عنوان ''Silent Spring'' یا ''خاموش بہار'' اس میں انہوں نے مچھروں پر قابو کے لئے DDT کا چھڑکاؤ پرندوں اور انسانی زندگی پر اثر کے بارے میں لکھا تھا۔
- مادے جیسے جراثیم کش پر مشتمل بھاری وزنی دھاتیں ماحول سے غائب نہیں ہوتیں بلکہ جاندار اجسام کے اندر ذخیرہ ہوجاتی ہیں۔
- مچھلیوں کے جسم میں DDT زہر کا جمع ہوجانا جو اس پانی میں رہتی ہے جہاں DDT سے متاثرہ پانی بہتا ہے۔
- ہندوستان میں جراثیم کش کا مہلک اثر انڈوسلفان Endosulfan جراثیم کش کا دیکھا گیا۔
- 1976ء میں کاجو کی فصل کو جراثیم سے تحفظ کے لئے سرکار نے 15000 ایکڑ زمین پر ہیلی کاپٹر کے ذریعہ انڈوسلفان کا چھڑکاؤ کیا۔
- حالیہ عرصہ میں انڈوسلفان کے چھڑکاؤ پر عدالت نے پابندی عائد کی۔
- جراثیم کش کا صرف 1% ہی جراثیم پر اثر ڈالتا ہے باقی ہمارے جسمانی نظام میں غذا، پانی اور ماحول کے ذریعہ داخل ہوجاتا ہے۔
- Narmada Valley Development Projec دنیا کے سب سے بڑے برقی پیداوار منصوبوں میں سے ایک ہے۔
- ایسے منصوبے جس میں زائد از 3000 بڑے اور چھوٹے ڈیموں کی تعمیر شامل ہے۔
- سب سے بڑا تعمیر کردہ سردار سرور ڈیم ہے۔ جس میں زائد از 37,000 ایکڑ جنگلاتی اراضی غرقاب ہوگئی۔ نصف ملین افراد بے خانماں ہوگئے۔
- سردار سرور اور دوسرے ڈیم کے ایک جیسے سنگین نتائج کے خلاف مزاحمت نے وادئ نرمدا میں سماجی تحریک کی شکل اختیار کرلی۔ اسے نرمدا بچاؤ آندولن (NBA) کہتے ہیں۔
- چپکو تحریک 1970ء کے دہے کی ابتداء میں ہمالیائی علاقہ گھڑوال، اترکھنڈ میں شروع ہوئی۔
- لفظ ''چپکو'' کے معنی لپٹ جانا یا بغل گیر ہوتا ہے۔
- زیر زمین آبی سطح کی کمی اور جراثیم کش ادویات اس کی اہم مثالیں ہیں۔
- خرد عُضیہ (Micro Organism) جیسے کہ ازوٹیبکٹر یا (Azoto bacteria) پودوں کو تغذیہ فراہم کرتے ہیں
- سکم کی حکومت نے کیمیائی کھاد اور جراثیم کش ادویات پر پابندی عائد کرنے کا جراتمندانہ قدم اٹھایا ہے۔
- یہ ہندوستان کی پہلی ریاست ہے جس نے 2015 تک مکمل نامیاتی کاشتکاری کا منصوبہ بنایا۔ا
- ترکھنڈ نے بھی وہی راستہ اختیار کیا اور 100% فیصد نامیاتی کاشتکاری کرنے والی ریاست بن گیا۔
- متبادل PDS نظام کو کمیونٹی گروہوں نے آندھرا پردیش کے علاقہ ظہیرآباد میں شروع کیا۔
- 1991 میں سپریم کورٹ نے حق برائے زندگی کو دفعہ 21 کے تحت برقرار رکھا۔ آلودگی سے پاک پانی اور ہوا سے بھرپور لطف اندوز ہونے کا حق اس میں شامل کیا۔
- آلودگی کے انسداد کے لئے قوانین وضع کرنا اور عمل آوری دونوں حکومت کی ذمہ داری ہے۔
- ان ذمہ دار افراد پر بھاری جرمانہ عائد کرنا چاہئے۔ اور سزائیں دی جانی چاہئے جو آلودگی کا باعث بنیں۔ مختلف حکومتی ادارے قوانین کو باقاعدہ بنانے کے لئے سرگرم عمل ہیں۔

- ماحولیاتی آلودگی کی سب سے اہم وجہ گاڑیوں سے دھویں کا اخراج ہے ۔
- ہندوستان میں جملہ قابل کاشت اراضی کا رقبہ میں سے 92 ملین ایکڑ رقبہ برساتی سیرابی پر منحصر ہے۔
- 51 ملین علاقہ پر آبپاشی کی سہولت ہے۔ ہندوستان میں قابل کاشت زمین کا 2/3 برساتی سیریانی والا علاقہ ہے جو کہ زرعی آبپاشی کیلئے غیرموزوں ہے۔
- مخلوط فصلوں نے کسی بھی قسم کے حشرات الارض کی تباہی کے مواقع کم کردیئے ۔
- سبز انقلاب کے ذریعہ چاول اور گیہوں کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا۔
- گھروں میں پکائے جانے والے بنیادی اناج کا متبادل چاول اور گیہوں ہو گئے ۔
- سبز انقلاب ے تحت چاول اور گیہوں کی کاشتکاری کی حوصلہ افزائی کی گئی تا کہ غذا کے معاملے میں خود مکتفی ہو سکیں ۔
- باجرہ، جوار، راگی، کنگنسی، وغیرہ علاقہ کے روایتی اجناس تھے جو چاول کی وجہ سے ختم ہو گئے ۔
- (Millets) اجناس کی مقابلہ میں چاول تغذیہ کے اعتبار سے کمتر درجہ کا ہے۔
- PDS Community Grain Bank نظام کے اصولوں پر چلتا ہے۔ جیسے عوام کے پاس راشن کارڈ ہوتے ہیں اس کی نوعیت کے لحاظ سے طئے شدہ متعینہ مقدار تفویض کی جاتی ہے )
- سپریم کورٹ نے حکم دیا ہے کہ 1998ء کے بعد سے تمام عوامی حمل ونقل کی سواریاں ڈیزل کے بجائے Compressed Natural Gas(CNG) استعمال کریں۔
- نامیاتی کاشتکاروں نے کیمیائی کھاد اور جراثیم کش ادویات کو ترک کردیا۔ اس کے بجائے ان کا انحصار فطری طریقہ کار جیسے کہ گردشی فصل Crop Rotation مرکب کھاد Composit اور حیاتیاتی حشرات کی روک تھام پر ہے۔
- **مستقل ترقی**: ایسی منظّم ترقی جس میں موجودہ دور کے لوگوں کی ضروریات کی تکمیل کی جائے اور مستقبل کی نسلوں کے لئے ان ضروریات کا تحفظ کیا جائے۔
- **ماحول**: ہمارے اطراف واکناف کو ہم ماحول کہتے ہیں۔ اس میں قدرتی وسائل اور جاندار اجسام کو شامل کیا جاتا ہے۔ اس کا تحفظ کرنا ہر فرد کی ذمہ داری ہے۔
- **وسیلہ Source** : شروع ہونے کا مقام
- **معدلیت** : معیار کو شفافیت اور غیر جانبدرانہ طریقے سے فروغ دینا۔
- **عوامی حقوق** : ہمہ گیر ابتدائی جائز مطالبات یا حقوق
- **معدوم ہونا**: کمی واقع ہونا، بتدریج ختم ہونا

## کثیر جوابی سوالات

(1) ______ نے ترقی کے مفہوم کو زیادہ وسعت عطا کی تعلیم اور صحت جیسے سماجی مظہر کو اس میں شامل کیا گیا۔

GDP(a) HDI(b) NBA(c) DDT(d)

(2) ہندوستان میں زائد از ______ فی صد افرادی قوت غیر منظّم شعبہ سے تعلق رکھتی ہے۔

60(a) 70(b) 80(c) 90(d)

(3) ____ افراد دنیا کی منتخبہ چیزیں خریدنے کے اہل ہوتے ہیں۔

(a) متمول (b) پسماندہ (c) کم (d) زیادہ تر

(4) موٹھ کی باولی کے ذریعہ صرف ______ ایکڑ پر ہی پر آبپاشی ممکن تھی۔

(a)1سے2 (b)2سے3 (c)3سے4 (d)4سے5

(5) ______ موسم برسات تک محدود تھی ماباقی خشک زمین کا بڑا علاقہ سیرا کے لئے بارش پر منحصر تھا۔

(a)زراعت (b)صنعت (c)پارچہ کی پیداوار (d)غیر غذائیاجناس

(6) کھلے کنوؤں کی گہرائی ____ فیٹ ہوتی ہے۔

(a)1تا5 (b)5تا10 (c)10تا15 (d)15تا20

(7) ٹیوب ویل کی گہرائی ____ فیٹ ہوتی ہے۔

(a)100 (b)200 (c)300 (d)400

(8) 300 اضلاع نے اطلاع دی ہے کہ پچھلے سالوں کے دوران پانی کی سطح ____ میٹر تک کم ہوگئی ہے۔

(a)10 (b)20 (c)30 (d)40

(9) ہمہ اقسام کے ناکارہ اشیا اور زہریلے مادوں کو ______ میں غرق کردیا جاتا ہے۔

(a)زمین (b)پانی (c) آگ (d)ہوا

(10) کتنے فیصد اضلاع میں ہینڈ پمپ اور کنوؤں کا پانی پینے کے لئے غیر محفوظ ہے۔

(a)29% (b)39% (c)49% (d)59%

## جوابات

| | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1-b | 2-d | 3-a | 4-b | 5-a | 6-c | 7-a | 8-b | 9-b | 10-d |

**جوڑ ملایئے۔**

| | | |
|---|---|---|
| 1. قبائیلی گروہوں کی نشاندہی | ( ) | (A)صاف ایندھن |
| 2. synthetic input | ( ) | (B)100% نامیاتی کاشتکاری |
| 3. ناول دیواسا | ( ) | (C)فطری طریقہ کار |
| 4. قدرتی سرمایہ | ( ) | (D)before they pass away |
| 5. چپکو تحریک | ( ) | (E) کیمیائی مداخلت |
| 6. ہیمگو ماہیہ | ( ) | (F)deccan development society |
| 7. گردشی فصل | ( ) | (G)تہوار |
| 8. CNG | ( ) | (H)1970 |
| 9. رضا کارانہ تنظیم | ( ) | (I)ماحول |
| 10. اتراکھنڈ | ( ) | (J)جنگلی پتے |

**جوابات:** (1)D (2)E (3)G (4)I (5)H (6)J (7)C (8)A (9)F (10)B

# دنیا: عالمی جنگوں کے درمیان

- مورخ ایرک ہابس وارم نے بیسوی صدی کو ''انتہا پسندی کے دور'' سے موسوم کیا ہے۔
- روس میں زار سلطنت کے خلاف انقلاب شروع ہوا اور زار ملک میں جمہوری اصلاحات کو نافذ کرنے پر مجبور ہو گئے۔
- یورپ کا بیشتر حصہ دو قسم کی کشیدگی میں مبتلا تھا۔ ایک چھوٹے دہقان اور مزدوروں کی زمیندراروں اور سرمایہ داروں کے خلاف بے چینی میں اضافہ ہوا اور وہ اشتراکیت اور کمیونزم کی جانب مائل ہو رہے تھے۔
- دوسرا مسئلہ یہ تھا کہ یورپ میں عظیم طاقتیں جیسے برطانیہ، فرانس، روس اور جرمنی ایک دوسرے سے لڑ رہے تھے تا کہ نو آبادیات اور وسطی یورپ کے چھوٹے ممالک پر قبضہ کر سکیں۔ وسطی اور مشرقی یورپ میں قومیت کا ظہور ہوا اور کئی چھوٹے ممالک آزادی کا مطالبہ کرنے لگے۔
- جنگ سے تقریباً تیس سال قبل اکثر یورپی ممالک دو طاقتور حلقوں میں کسی ایک کی حمایت کر رہے تھے۔ ایک طاقتور حلقہ کی قیادت برطانیہ اور دوسرے حلقہ کی قیادت جرمنی کر رہا تھا۔ 1914 میں سائبریائی انتہاء پسندوں نے آسٹریا کے شہزادے کا قتل کیا۔ 28 جولائی 1914ء کو آسٹریا نے سائبریا کے خلاف جنگ کا اعلان کیا۔
- روس سائبریا کے دفاع کے لئے جنگ میں شامل ہوا۔ اس کے ردعمل کے طور پر جرمنی نے فرانس اور بلجیم پر حملہ کیا جو کہ روس کے اتحادی تھے۔ برطانیہ بھی فرانس اور بلجیم کے دفاع کے لئے جنگ میں شامل ہو گیا۔
- جلد ہی تقریباً یورپی ممالک سوائے سوئزرلینڈ کے جنگ میں شامل ہو گئے۔ سلطنت ترکی جنگ میں نومبر میں شامل ہوئی اور قلیل عرصہ میں جاپان اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ بھی جنگ میں شامل ہو گئے۔
- ان ممالک میں سے اکثر کی نو آبادیات ایشیاء اور افریقہ میں تھی۔ اس لئے ہندوستان، مصر، عراق، ایران، چین وغیرہ کو بھی جنگ میں زبردستی شامل ہونے پر مجبور کیا گیا۔ جنگ کا اہم سبب قدیم برطانیہ سلطنت اور جدید مملکتیں جرمنی اور اٹلی کے درمیان نو آبادیات کی مسابقت تھی۔
- ممالک کی اکثریتی عوام جنگ کی خواہاں نہیں تھی۔ عوام غیر جمہوری اور آمرانہ حکمرانی میں زندگی بسر کر رہی تھی اور انھیں کوئی جمہوری حق حاصل نہیں تھا۔
- جنگیں غریب عوام کے لئے مصائب کا سبب بنتی ہیں۔ انھیں فوج میں زبردستی بھرتی کے لئے مجبور کیا گیا تا کہ جنگ کرتے ہوئے انھیں موت آئے۔ انھیں جنگ کے اخراجات اور بنیادی ضروریات جیسے غذا، کپڑے اور ادویات کی قلت کا سامنا کرنا پڑا۔ جنگ میں شامل تمام یورپی ممالک میں حکومت کے خلاف انقلابی تحریکیں شروع ہوئی۔
- سب سے پہلے 1917ء میں روس میں اور اس کے بعد جرمنی اور اطالیہ میں انقلاب رونما ہوا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ہندوستان میں بھی اسی دور میں برطانوی حکومت کے خلاف قومی تحریکات کو عروج حاصل ہوا۔
- روس سب سے پہلے جنگ سے دستبردار رہا۔ آخر کار جرمنی امن کے لئے آئندہ سال راضی ہوا۔ پہلی عالمی جنگ کا اختتام☆ نومبر 1918ء کو برطانیہ اور اس کے اتحادی ممالک فرانس، امریکہ اور جاپان کی فتح سے ہوا۔ بعد ازاں جنگی ممالک کے نمائندے آئندہ سال پیرس میں جمع ہوئے۔ طویل مذاکرے کے بعد جنگ کے خاتمہ کے لئے معاہدہ ورسیلیز پر دستخط کئے اور اس کے مطابق یورپی ممالک کی ازسرنو سیاسی حد بندیاں طئے کی گئی۔
- برطانیہ اور اس کے تین حلیف ممالک نے شکست خوردہ ممالک پر شرائط نافذ کئے۔ آسٹریائی، ہنگری اور ترکی سلطنت کو تحلیل کر دیا گیا اور ان میں چھوٹی ریاستوں کو قائم کیا گیا۔ اس سے قبل انقلاب کے سبب روسی حکمران بھی تحلیل ہو گئے۔ جرمن حکمرانی کا خاتمہ ہوا اور جمہوری عوامی سلطنت کا احیاء ہوا۔

- ترکی سلطنت کی جگہ جمہوری ترکی حکومت کا قیام ہوا اور ترکی کی آفریقائی نوآبادیات کو فاتح طاقتوں میں تقسیم کردیا گیا۔ بڑے پیمان ے پر نئے ممالک جیسے کہ آسٹریا، ہنگری، یوگوسلاویہ، چیکوسلوویہ، ایسٹونیا، لاٹویا، فن لینڈ وغیرہ کا قیام ہوا۔

معاہدہ ورسیلیز کے مطابق جرمنی کو مالی جرمانے عائد کئے گئے۔ جرمنی کو مفتوحہ حلیفوں کو جنگ کے لئے تلافی بھاری رقم ادا کرنی پڑی اور علاقائی جرمانے کے تحت وہ اپنے علاقے فرانس اور دیگر ممالک کو سپرد کرنا پڑا۔

- مجلس اقوام پہلی بین الاقوامی تنظیم ہے جس کا قیام معاہدہ ورسیلیز کے نتیجہ میں ہوا۔ اس کا قیام 21 جنوری 1920 کو ہوا۔ یہ تنظیم 1946ء میں تحلیل ہونے تک کارکرد تھی۔ اس کا قیام جنگوں کے تدارک اور تنازعات کو مذاکرہ اور بات چیت کے ذریعہ حل کرنے اور تخفیف اسلحہ کے لئے ہوا۔
- یہ تنظیم اس کے علاوہ ترقی، مزدوروں کی فلاح اور صحت کے شعبہ میں افعال انجام دی۔ اس کے اراکین کی تعداد تقریباً 58 تھی۔ ابتداء میں یہ کسی حد تک کامیاب رہی لیکن دوسری عالمی جنگ کو روکنے میں مجلس اقوام ناکام رہی۔
- روسی عوام بالخصوص کسان اور مزدور جنگ سے بیزار تھے اور مصائب میں مبتلا تھے۔ انھوں نے فبروری 1917ء میں زار کے خلاف بغاوت کی۔ زار کو جدید جمہوری اصلاحات کے لئے مجبور کیا گیا اور جدید جمہوریہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔
- دہقان، مزدور اور سپاہی کی توقعات تھی کہ نئی حکومت امن کا اعلان کرے گی اور زمینی اصلاحات ک وجہ سے غریب کسانوں کو زمینات حاصل ہوگی۔ لیکن ایسا نہیں ہوا اور آخر کار ایک اور انقلاب اسی سال اکتوبر میں رونما ہوا۔
- اس انقلاب نے نے فوراً امن کا اعلان کیا۔ زمینداروں سے زمینات حاصل کی گئی اور انھیں کسانوں میں تقسیم کردیا گیا۔ فیکٹریوں کو مزدوروں کے کنٹرول میں دے دیا گیا۔
- نئی حکومت نے یہ بھی اعلان کیا کہ سابقہ نوآبادیات کو آزاد کیا گیا اور اپنی خود کی حکومت کے قیام کی اجازت دی گئی۔ اس انقلاب کو اکتوبر کا سوشلسٹ انقلاب کہتے ہیں۔
- عالمی سطح پر معاشی بحران پیدا ہوا اور غربت کی وجہہ سے عوام اشیاء کی خریداری نہیں کرسکتے تھے۔ اشیاء کی طلب میں گراوٹ آئی اور قیمتوں میں کمی واقع ہوئی کیونکہ کارخانہ مسدود ہوگئے۔ بڑے پیمانے پر بیروزگاری کا سامنا کرنا پڑا۔
- کسان اپنی پیداوار فروخت نہیں کرپائے اور وہ زمینات سے دستبردار ہوگئے۔ کئی حکومتوں نے حالات کی بہتری کے لئے مختلف پراجکٹس کا آغاز کیا اور عوام کو روزگار اور آمدنی فراہم کرنے کی کوشش کی۔ صرف روس (USSR) اس عالمی معاشی بحران سے مستثنیٰ رہا۔

فسطائیت ان میں سے ایک ایسا نظریہ ہے جو کہ پہلی عالمی جنگ کے دور کے بعد بالخصوص شکست خوردہ ممالک میں فروغ پایا۔ یہ نظریہ دیگر اقوام پر پھیلاؤ اور جیت کے لئے قومی اتحاد کے نظریہ پر زور دیتا ہے۔

- فسطائی اپنے ملک میں نہ ہی کسی نظریہ پر اختلافات رکھتے تھے اور نہ ہی ان کے درمیان کوئی تنازعہ تھا۔ وہ عوام کو مرکزی اقتدار کے لئے وفاداری اور اطاعت گزاری کے لئے مجبور کرتے تھے۔ وہ لبرل ازم اور کمیونزم دونوں کے مخالف تھے۔
- فسطائی ڈکٹیٹر ریاست کی تشکیل کے ذریعہ ملک میں اتحاد قائم کرتے ہوئے عوام کو اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرنا چاہتے تھے۔ فسطائی تحریک کے مشترکہ خصوصیات جیسے ملک کی اطاعت گزاری، طاقتور قائد جیسے ہٹلر پر اعتقاد رکھنا اور شدت سے قومیت پر زور دینا اور فوجی حملے کرنا تھے۔
- فسطائی کا نظریہ تھا کہ طاقتور ملک کا حق اور فرض ہے کہ وہ کمزور ممالک کے علاقوں کو حاصل کریں۔ اس سے ملک کے سرمایہ پر کنٹرول کے نظام کو فروغ ملا اور سوشلزم اور کمیونزم کی مخالفت ہوئی۔ انھوں نے تمام صنعتوں پر خانگی ملکیت کا خاتمہ کردیا۔

- یہ نظریات شکست خوردہ ممالک میں شدت سے فروغ پائے کیونکہ وہ ورسیلز معاہدہ کے شرائط سے ذلت محسوس کرتے تھے اور عالمی معاشی بحران کے سبب بھی ان نظریات کے مشہور ہونے میں اہم سبب بنا۔اس کا آغاز 1922ء میں اطالیہ میں بینکو مسولینی کی جیت سے ہوا۔
- پھر 1933ء میں ہٹلر اوراس کی نازی پارٹی کو جرمنی میں اقتدار حاصل ہوا، جنرل فرینکو نے اسپین میں 1939ء میں ایک طویل فوجی مہم سے جمہوری ریاستوں کو شکست دیتے ہوئے اقتدار حاصل کیا۔اسی اثناء میں جاپان نے اپنی خود کی فاشسٹ نظریات کو فروغ دیتے ہوئے چین ،کوریا وغیرہ کے خلاف فوجی مہم کا آغاز کیا۔یہ تمام ڈکیٹیٹرس فاشسٹ نظریات کے حامل تھے۔
- اکثر فاشسٹ ممالک ایک دوسرے کی تائید کرتے تھے اور پڑوسی ممالک پر قبضہ کے لئے فوجی کاروائیاں انجام دیتے تھے۔اس کے سبب دوسری عالمی جنگ میں محوری طاقتیں جس کی قیادت ایک جانب جرمنی ،اٹلی اور جاپان کرر ہے تھے اور دوسری جانب حلیف طاقتیں جس کی قیادت برطانیہ،امریکہ،فرانس اور روس کرر ہے تھے رونما ہوئی۔
- بیسویں صدی کے اوائل تک دنیا کی آبادی 1.6 بلین تھی۔
- صرف مغربی ممالک میں صنعتی سرمادار یت نے کثیر عوام کی طرز زندگی کو تبدیل کیا۔
- چند ممالک بالخصوص برطانیہ صنعتی طاقت کے قائد تھے اور ساری دنیا میں نوابادیاتی بادشاہت کو پھیلار ہے تھے۔
- دنیا دو حصوں میں منقسم تھی۔ایک مغرب جو کہ معاشی ترقی کا حصول کرر ہی تھی۔دوسرا ماقبی دنیا جو کہ مغربی ممالک کے نوآبادیاتی استحصال کی پالیسی کے سبب شدید پسماندگی کا شکار تھی۔
- صدی کی ابتداء میں دنیا صنعتی ترقی یافتہ ممالک (بشمول برطانیہ،امریکہ،جرمنی ،فرانس،اطالیہ،جاپان وغیرہ)اور ایشیاء وآفریقہ کے نوآبادتی ممالک میں تقسیم تھی۔
- نوآبادیاتی ممالک آزادی اور خودمختاری کی جدوجہد کے ابتدائی مراحل میں تھے۔صنعتی ممالک آپس میں برسرپیکار تھے۔
- دنیا دوحریفی حلقے (جرمنی،آسٹریا،ہنگری بمقابلہ برطانیہ،فرانس،روس) میں تقسیم ہو چکی تھی۔
- پہلی عالمی جنگ کا فی الفورسبب 28 جون 1914ء کو بوسینیائی Fantastic کے ہاتھوں اسٹریا کے شہزادے فرانس فرڈینیڈ کا قتل گھا۔
- دوسری عالمی جنگ کا فی الفورسبب جرمنی فوجوں کا یکم ستمبر 1939ء کو پولینڈ میں داخلہ تھا۔ہٹلر نے پولینڈ پرحملہ کیونکہ پولینڈ نے ڈنزاک بندرگاہ جرمنی کے حوالے کرنے سے انکار کیا تھا۔
- 1923ء سے اطالوی فاشزم اور جرمنی کی قومی اشترا کی نازی اس کی اہم شکلیں تھیں۔
- جدید صنعتی طاقتوں (جیسے جاپان،جرمنی اور اطالیہ) کا ظہور ہوا اور یہ نوآبادیات کی از سرنو تقسیم کے خواہاں تھے لیکن سابقہ طاقتیں اس کے لئے رضامند نہیں ہوئی۔اسی سبب اکثر جنگیں ہوا کرتی تھی۔
- 1870ء میں فرانس کی شکست کے بعد جرمنی کے چانسلر نے فرانس کو یکا وتنہا کرنے کا فیصلہ کیا۔اس مقصد کے حصول کے لئے اس نے 1879ء میں اسٹریا اور ر1882ء میں اطالیہ سے خفیہ معاہدہ کیا۔اس مدافعتی اتحاد کا مقصد روس سے اسٹریا اور فرانس ے اٹلی کا تحفظ تھا۔
- فرانس نے اپنے غول کو توڑ کر 1891ء میں روس سے معاہدہ کیا۔1904ء میں برطانیہ کے ساتھ مفاہمت کے بعد فرانس برطانیہ کا حلیف بن گیا۔1907ء میں روس،فرانس اور برطانیہ نے Triple Entente تشکیل دی۔خفیہ سہ رخی معاہدہ (Triple Alliance) جس کی قیادت جرمنی کرر ہا تھا اور Triplle Entente جو کہ یوروپی طاقتوں کے درمیان ہوا۔
- پہلی عالمی جنگ کا خاتمہ 1919ء میں ورسیلز میں منعقدہ امن کانفرنس سے ہوا۔یہ عظیم کانفرنس تھی جس میں دنیا کی تین چوتھائی آبادی رکھنے والے 32 قومی وفود نے شرکت کی۔

- مستقبل میں جنگوں کے تدارک کے لئے معاہدہ ورسیلز کے مطابق مجلس اقوام کی تشکیل کی گئی۔روس اور جرمنی کو رکن بننے کے لئے مدعو ہیں کیا گیا۔امریکہ بھی رکن بن نہ پایا کیونکہ امریکی کانگریس (پارلیمان) نے امریکی صدر روڈ روولسن کی قرارداد امریکہ کی مجلس اقوام میں شمولیت کو مسترد کردیا۔
- جرمن پر معاہدہ ورسیلز کے تحت جو شرائط عائد کئے گئے تھے۔
- پہلی عالمی جنگ کے تباہ کن نتائج کے سبب تمام یوروپ میں ایک عظیم معاشرتی انقلاب رونما ہوا اور مزدور اشتراکیت اور کمیونسٹ نظریات کی جانب مائل ہوئے۔تمام یوروپ میں امن کی تحریکوں کو کافی شہرت ملی۔1917ء میں روسی انقلاب رونما ہوا جس کے نتیجہ میں وہاں پر کمیونسٹ مملکت قائم ہوئی۔
- دو عالمی جنگوں نے غیر جمہوری حکومتوں کا خاتمہ کرتے ہوئے جمہوری طاقتوں کو مضبوط کیا۔
- پہلی عالمی جنگ کے بعد مختلف بادشاہت (آسٹریائی بادشاہت،ہنگری بادشاہت،عثمانی بادشاہت،جرمنی بادشاہت وغیرہ) کا خاتمہ کیا۔روس میں اشتراکی انقلاب رونما ہوا جبکہ جرمنی آمریت کے غول سے باہر نکلا اور جرمنی ویمار جمہوریہ بن گیا۔
- دوسری عالمی جنگ کے بعد ادارہ اقوام متحدہ UNO کا قیام 24 اکتوبر 1945ء میں عمل میں لایا گیا۔
- طویل سیاسی حقوق کی جدوجہد کے بعد برطانیہ میں 1918ء میں خواتین کو ووٹ کا حق حاصل ہوا۔
- عالمی جنگوں کی طوالت،صنعتی پیداوار کے لئے خدمات کی ضرورت تھی۔
- جنگی سرگرمیوں اور میدانوں میں رہنے کے سبب اکثر خواتین کارخانوں،دکانات،دفاتر،رضاکارانہ خدمات،دواخانے اور مدارس میں انجام دینے لگی۔
- روٹی کی تیاری کرنے والے واقعہ کی کامیابی کے بعد خواتین کی زندگی کے ہر شعبہ میں مساوات کی آوازیں بلند ہونے لگی۔
- روزولٹ امریکہ کا صدر بنا اور اس نے "نئی پالیسی" کا اعلان کیا جس کے مطابق عظیم معاشی بحران کے متاثرین کو راحت دینے کا وعدہ کیا گیا۔
- معاشی بحران سے جرمن معیشت بری طرح مجروح ہوئی۔1932 میں 1929ء کے مقابلے صنعتی پیداوار میں 40 فیصد کمی واقع ہوئی۔
- ان حالات میں نازیت پروپیگنڈے کی جوشیلی زبان نے ایک بہتر مستقبل کی امیدیں پیدا کردیں۔ہٹلر Unquestionableء قائد بن چکا تھا۔
- ہٹلر ایک بہترین مقرر تھا تقریر کے دوران اس کے جذبات اور الفاظ نے عوامی ہمدردی حاصل کی۔
- ہٹلر اقتدار پر آیا اور فوراً غیر جمہوری اور آمرانہ حکمرانی کرتے ہوئے جمہوری اداروں جیسے پارلیمان کو ختم کردیا۔
- 3 مارچ 1933ء کو مشہور اقتدار سونپنے کا ایکٹ (Enalbling Act) پاس ہوا۔
- جرمنی فوج کی ابتدائی فتوحات کے بعد 1943ء کی مشہور اسٹالن گراڈ میں شکست سے جرمنی کا کایا پلٹ گئی۔
- ہٹلر اور اس کے حواریوں نے پکڑے جانے سے بچنے کے لئے خودکشی کرلی۔
- جرمنی کو دو حصوں میں تقسیم کردیا گیا۔مشرقی حصہ جس کا نام عوامی جمہوریہ جرمنی (GDR) اور مغربی حصہ کا نام وفاقی جمہوریہ جرمنی (FRG) رکھا گیا۔GDR کا علاقہ امریکہ کے ماتحت اور FRG کا علاقہ روس کے زیر نگیں کردیا گیا۔
- مشرق بعید میں امریکہ کی ہیروشیما اور ناگاساکی بمباری کے بعد جاپان نے ہتھیار ڈال دیئے۔
- بیسویں صدی کے ابتدائی نصف دور کا خاتمہ ہیروشیما اور ناگاساکی کے خوفناک خواب کی تعبیر وادارہ اقوام متحدہ کے قیام کی امیدوں سے ہوا۔

- پہلی عالمی جنگ کے بعد کئی آمرانہ بادشاہوں کی سلطنتوں کا خاتمہ ہوا۔
- دوسری عالمی جنگ کے بعد برطانیہ، اٹلی اور جرمنی کی کثیر نو آبادیات کا اختتام ہوا۔
- **صنعتی سرمایہ داریت**: ایسی خصوصیت جس میں مشینوں کا زیادہ استعمال کرتے ہوئے پیداواری عمل اور معاشی توازن کو برقرار رکھا جائے
- **جارحانہ قومیت**: ایسا نظریہ جس کے مطابق خود کے ممالک کو برتر تصور کرتے ہوئے دیگر ممالک سے نفرت کرنے کی تلقین دی جاتی ہے
- **عسکریت**: ایسی طرز حکومت جس میں حکمرانی کے لئے فوج کو برتری دی جائے۔
- **فاشزم**: مسولینی اس نظریہ کا بانی ہے اور اس نے اس نظریے کے مطابق عسکریت اور جارحانہ قومیت کو فروغ دیا۔
- **سامراجیت** :شہنشاہیت اور حکومت کو توسیع دینے کی کوشش کرنا۔
- **نازیت**: **جرمنی میں نازیت کو فروغ حاصل ہوا۔**
- **اشتراکیت**: ایسا نظریہ جس میں پیداوار، تقسیم اور تبادلہ کا نظم سماج یا حکومت کے تحت ہوں۔
- **کمیونزم**: ایسا سماجی نظام جس میں مجموعی طور پر ملکیت سماج کے نگرانی میں ہوتی ہے اور ہر فرد اپنی انفرادی اہلیت کی بنیاد پر شخصیت کو منوانا ہوتا ہے۔
- **انقلاب**: عوامی قائدین کی جانب سے حکومت کے خلاف مظاہرے کرتے ہوئے تبدیلی لانا۔
- **اقتدار کی مرکزیت**: ایسی حکومت جس میں اقتدار و اختیارات مخصوص افراد کے ہاتھوں مرکوز ہوں۔
- **بالشویک**: 1917ء کے روسی انقلاب رونما کرنے والی اہم سیاسی جماعت

## کثیر جوابی سوالات

(1) کونسی صدی کو انتہاء پسندی کے دور کی صدی سے مورخ نے موسوم کیا ہے۔

(a) انیسویں صدی (b) بیسوی صدی (c) اٹھارویں صدی (d) اکیسویں صدی

(2) دوسری عالمی جنگ کا خاتمہ اس ملک کی شکست سے ہوا۔

(a) فرانس (b) برطانیہ (c) جرمنی (d) روس

(3) 1939ء کو کس نے پولینڈ پر حملہ کیا۔

(a) مسولینی (b) ولسن (c) ہٹلر (d) لینن

(4) بیسویں صدی کے اوائل تک دنیا کی آبادی تھی۔

(a) 1.7 بلین (b) 1.6 ملین (c) 1.6 بلین (d) 102 ملین

(5) ''عظیم معاشی بحران کس سال رونما ہوا۔

(a) 1919ء (b) 1929ء (c) 1920ء (d) 1930ء

(6) مجلس اقوام کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔

(a) 1919ء (b) 1922ء (c) 1921ء (d) 1924ء

(7) دوسری عالمی جنگ کی مدت تھی۔

(a) 1929 - 1935ء (b) 1939 - 1945ء (c) 1929-1945ء (d) 1929-1933ء

(8) ادارہ اقوام متحدہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔

(a) 24 نومبر 1945 (b)24 ستمبر 1945 (c) 24 اکتوبر 1945ء (d) 24 ڈسمبر 1945ء

(9) مجلس اقوام کے قیام کی قیادت میں سرفہرست کون تھے۔

(a) میٹرنچ (b)وڈرو ولسن (c) ہٹلر (d)مسولینی

(10) برطانوی عورتوں کو اس سال حق رائے دہی حاصل ہوئی۔

(a) 1918ء (b) 1920ء (c)1922ء (d)1929ء

## جوابات

| | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1-b | 2-c | 3-c | 4-c | 5-b | 6-a | 7-b | 8-c | 9-b | 10-a |

**جوڑ ملائیے۔**

| (الف) | | | (ب) |
|---|---|---|---|
| (1) انتہاء پسندی کا دور | ( | ) | (A) عالمی امن |
| (2) عظیم معاشی بحران | ( | ) | (B) ہٹلر |
| (3) ادارہ اقوام متحدہ | ( | ) | (C) مجلس اقوام |
| (4) نازی جماعت | ( | ) | (D) 1929ء |
| (5) 1919 | ( | ) | (E) بیسوی صدی |
| (6) پہلی عالمی جنگ | ( | ) | (F) 1939ء |
| (7) دوسری عالمی جنگ | ( | ) | (G) 1917ء |
| (8) امریکہ کا حملہ | ( | ) | (H) اٹلی |
| (9) روسی انقلاب | ( | ) | (I) 1914ء |
| (10) فاشزم | ( | ) | (J) ناگاساکی |

**جوابات**

**جوابات:** (1) E (2) D (3) A (4) B (5) C (6) I (7) F (8) J (9) G (10) H

## حصہ (ب)

**I' کثیر جوابی سوالات**

(1) پہلی عالمی جنگ میں روس نے ان ممالک کے خلاف جنگ کی۔

(a) برطانیہ، فرانس (b) جرمنی، اسٹریا (c) امریکہ (d) ان میں سے کوئی نہیں

(2) روسی انقلاب کے دوران بالشویک جماعت کی قیادت کی۔

(a) کارل مارکس (b) اینجلس (c) لینن (d) ٹرٹسکی

(3) ہٹلر نے مخصوص اس حفاظتی دستہ کو تشکیل دیا تھا۔

CBI(a) Gestapo(b) CDI (c) B(d) اور C

(4) روس میں اجتماعیت کے پروگرام کا آغاز کیا۔

(a) لینن (b) مارکس (c) پوٹین (d) اسٹالن

(5) انقلاب کے وقت روس کی آبادی تھی۔

(a) 150 ملین (b) 156 ملین (c) 160 ملین (d) 102 ملین

6) 1917ء کا روس کا پہلا انقلاب کہلاتا ہے۔

(a) مارچ انقلاب (b) فبروری انقلاب (c) اکتوبر انقلاب (d) ڈسمبر انقلاب

(7) USSR کی تشکیل ہوئی۔

(a) 1919ء (b) 1922ء (c) 1921ء (d) 1924ء

(8) عظیم معاشی انقلاب کی مدت تھی۔

(a) 1929 -1935ء (b) 1929-1939ء

(c) 1929-1945ء (d) 1929-1933ء

(9) پہلی عالمی جنگ کا اختتام اس معاہدہ سے ہوا۔

(a) معاہدہ پیرس (b) معاہدہ ورسیلز (c) لیگ معاہدہ (d) ان میں سے کوئی نہیں

(10) دوسری عالمی جنگ کا اختتام ہوا۔

(a) 1944ء (b) 1945ء (c) 1946ء (d) 1947ء

## جوابات

| | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 10-b | 9-b | 8-d | 7-b | 6-a | 5-b | 4-d | 3-b | 2-c | 1-b |

### جوڑ ملایئے

| (الف) | | (ب) |
|---|---|---|
| (1) Gestapo | ( ) | (A) سلامتی خدمات |
| (2) SA | ( ) | (B) حفاظتی دستہ |
| (3) SS | ( ) | (C) 1933ء |
| (4) SD | ( ) | (D) ریاست کی خفیہ پولیس |
| (5) Enabling قانون | ( ) | (E) اسٹورم ٹروپس |
| (6) ولاڈیمر | ( ) | (F) 1918-1920 |
| (7) خونریز اتوار | ( ) | (G) 1919ء |
| (8) خانہ جنگی | ( ) | (H) لینن |
| (9) کامینٹرن | ( ) | (I) اجتماعیت |
| (10) اسٹالن | ( ) | (J) 1905ء |

**جوابات**: (1) D (2) E (3)B (4) A (5) C (6) G (7) J (8) F (9)G (10 I

# نوآبادیات میں قومی آزادی کی تحریکات

- آٹھ سال کی جنگ کے بعد 1954ء میں ڈین بین کے مقام پر فرانسیسیوں کو شکست ہوئی۔تقریباً 16000 فرانسیسی سپاہیوں اور عہدیداروں کو قید کر دیا گیا۔
- شمال میں ہو چی من حکومت کے تعاون سے NLF نے ویتنام کے وفاق کے لئے جدوجہد شروع کی۔امریکہ ان اتحادیوں کو شک و خوف کی نظر سے دیکھ رہا تھا۔کمیونسٹوں کی طاقت میں اضافہ کے خوف سے اس نے اس جنگ میں مداخلت کرنے کا فیصلہ کیا اور اس فوجی دستے واسلحہ روانہ کئے۔
- ایجنٹ آرینج پت جھڑ اور نباتات کو ہلاک کرنے والا ہے۔اس سے ایجنٹ آرینج اس لئے کہا جاتا ہے کہ کیونکہ اس کے ڈرمس کو نارنگی پٹی کے نشان سے ذخیرہ کیا جاتا تھا۔71-1961 کے دوران گیارہ ملین ان کیمیائی گیلن کو امریکی افواج نے کاربو جہازوں سے چھڑکاؤ کیا۔
- امریکہ کا اس جنگ میں داخلہ ایک نیا باب ثابت ہوا۔یہ ویتنامی اور امریکیوں کے لئے بھاری ثابت ہوا۔1965ء تا 1972ء تک تقریباً 34,00,000 امریکی عملہ ویتنام میں جنگ کرتا رہا۔حالانکہ امریکہ کے پاس جدید ٹکنالوجی اور طبی سہولیات ہونے کے باوجود ان کے زخمیوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔اس جنگ میں تقریباً 47,244 مارے گئے اور 23,244 فوجی زخمی ہوگئے۔(ویتنامی نظم ونسق کے مطابق 23,014 لوگ صد فیصد اپاہج ہوگئے۔)
- جنوری 1974ء پیرس میں امن معاہدہ پر دستخط کئے گئے جس سے امریکہ کے ساتھ تنازعہ ختم ہوا لیکن سائیگان حکومت اور NLF میں لڑائی جاری رہی۔NLF نے 30 اپریل 1975ء میں صدارتی محل پر قبضہ حاصل کرلیا اور آخر کار ویتنام کا وفاق ہوا۔
- دنیا کے دیگر علاقوں کی طرح قومی مملکت کا نظریہ آفریقی ممالک کے لئے بھی نیا تھا۔
- نائجریا کے جنوب مشرقی حصے پر اگبو (Igbo) (تلفظ eebo) قبائیل جبکہ جنوب مغربی حصوں میں یوروبا قبائیل غالب تھے۔جنوبی علاقوں پر عیسائیوں کا دبدبہ تھا کیونکہ یہاں پر طویل عرصہ تک عیسائی مشنری کی سرگرمیاں جاری تھی۔
- انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے ابتداء میں برطانوی نوآبادکاروں کے بادشاہوں کے لئے نوآبادیات نسلی تجدید ثابت ہوئے۔
- فروری 1930ء میں ہو۔چی۔من (جس نے فرانس اور روس میں وقت گزاراتھا) نے ویتنامی کمیونسٹ پارٹی (ویتنام کانگ سان ڈانگ) کے قیام کے لئے قومی گروہ کو متحد کیا۔بعدازاں یہ انڈو۔چینی کمیونسٹ پارٹی کہلائی۔
- 1939ء میں برطانوی حکمرانوں نے یوروبا اور اگبو علاقوں کو مغربی اور مشرقی نائجریا میں تقسیم کیا اور ان تینوں اہم قبائیل میں تفرقات، تنازعات اور مسابقت کو فروغ دیتے ہوئے ''پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو'' کی پالیسی پر عمل پیرا تھے۔
- مغربی تعلیم یافتہ دانشوروں نے متحدہ نائجریائی قوم کے تصور کو فروغ دیا اور برطانوی حکمران کے خلاف جدوجہد شروع کی۔ہربرٹ میکالے نے نائجیرین نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی (NNDP) کی بنیاد ڈالی۔یہ پہلی سیاسی جماعت تھی جس سے 1923ء میں قائم کیا۔
- 1936ء میں نائجیرین یوتھ مومنٹ (NYM) کو ننامڈی ازیکیوی نے قائم کیا۔انھوں نے تمام نائجریاین کو بلالحاظ تہذیبی پس منظر کے متحد ہونے کی اپیل کی اور یہ جماعت بہت جلد ہی طاقتور سیاسی تحریک کے طور پر ابھری۔
- نائجریا یکم اکتوبر 1963ء کو آزاد ہوا۔
- 1950ء میں نائجریا میں نائجریائی ڈیلٹا میں تیل کی دریافت ہوئی۔جلد ہی مختلف بین الاقوامی کمپنیوں جس کے سربراہ ڈچ شیل کمپنی تھی انھوں نے تیل کی کھدوائی کے مالکانہ حقوق حاصل کرلئے۔آج یہ نائجریا کا سب سے اہم مالی ذریعہ ہے۔

- **زمینی اصلاحات**: دوسال تک پرامن طریقے سے دیہی حالات کو سمجھنے کے بعد زمینی اصلاحات کو مناسب طور پر 51-1950 میں روشناس کروایا گیا۔ان کا اقدام یہ تھا کہ وہ گاؤں میں مقیم طبقے کی نشاندہی کریں۔اس کے بعد زمینداروں سے زمینات اور دیگر ملکیت کو اپنی تحویل میں لیتے ہوئے دوبارہ تقسیم کئے گئے۔
- **جدید جمہوریت**: عوامی جمہوریہ چین کا قیام 1949ء میں ہوا۔اس کی بنیاد جدید جمہوریت کے اصولوں پر تھی اور اس کے حامی طبقوں نے جاگیرداریت اور سامراجیت کی مخالفت کی۔
- **جبری مزدور**: مزدوروں سے زبردستی کام لینا
- **کیمیائی اسلحہ**: ایسے ہتھیار جس میں زہریلی گیس اور کیمیائی ادویات کا استعمال کیا جائے تاکہ لوگ زخمی یا ہلاک ہوں۔
- **کمزور جمہوریت**: جموریت اہم اصولوں جیسے کہ انتخابات، ووٹ کا حق، آزادی پر قائم ہے۔اگر جمہوریت ان اصولوں پر قائم نہ ہوتو اسے کمزور جمہوریت کہتے ہیں۔
- **متحدہ آفریقہ** : متحدہ آفریقہ کا تصور تمام آفریقیوں کو بناء کسی قبیلے اور ملک کو متحد کرتا ہے۔اس کا استعمال نوآبادکاروں، نسلی امتیاز کے خلاف جدوجہد کرنے کے لئے کیا گیا اور اس سے قبیلوں اور فرقوں براعظمی شہریت کے اصول مساوات، سماجی انصاف ورانسانی وقار پر متحد ہونے کے لئے بروئے کارلایا گیا۔

## کثیر جوابی سوالات

(1) پیکنگ یونیورسٹی کا قیام__________ میں ہوا۔

(a)1802ء (b)1902ء (c) 1912ء (d)1922ء

(2) طویل مارچ منعقد ہوا۔

(a)1914-15 (b)1924-25 (c)1934-35 (d)1944-45

(3) CCP کا قیام__________ ملک کے انقلاب کے بعد ہوا۔

(a)روس (b) فرانس (c)امریکہ (d)جرمنی

(4) کومینٹرن کا قیام کس نے کیا۔

(a)ہوچی می (b)لینن (c)مارکس (d)ان میں سے کوئی نہیں

(5) ویتنام کس کی نوآبادی تھا۔

(a)برطانیہ (b) روس (c) فرانس (d) یہ تمام

(6) _____ نائجر یا پر ہاؤسا فولانی مسلم لوگوں کا غلبہ ہے۔

(a)جنوبی (b) شمالی (c)مغربی (d) مشرقی

(7) برطانیہ نے 1861ء میں________ کے ساحلی علاقے پر قبضہ کیا۔

(a) ہندوستان (b)نائیجریا (c)نیپال (d) جاپان

(8) آٹھ سال کی جنگ کے بعد 1954ء میں ڈین بین کے مقام پر کس کو شکست ہوئی۔

(a)ڈچ (b) پرتگالی C) فرانسیسیوں (d) برطانوی

(9) 1940ء میں کس نے سامراجیت کے پھیلاؤ کے حصے کے طور پر جنوب۔مشرقی ایشیاء پر کنٹرول کے حصے طور پر ویتنام پر قبضہ کرلیا۔

(a) چین (b) ہندوستان (c) برطانیہ (d) جاپان

(10) ________ شہری جو ویتنام میں سکونت پذیر تھے جنھیں کولنس (Colons) کہا جاتا تھا۔

(a) ڈچ (b) پرتگالی (c) فرانسیسی (d) برطانوی

## جوابات

| | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1-b | 2-c | 3-a | 4-b | 5-c | 6-b | 7-d | 8-c | 9-d | 10-c |

**جوڑ ملایئے۔**

| (الف) | | (ب) |
|---|---|---|
| (1) چین میں جمہوریہ کا قیام | ( ) | (A) 1921ء |
| (2) 4/ مئی تحریک | ( ) | (B) 1949-54 |
| (3) CCP کا قیام | ( ) | (C) 1934-35 |
| (4) طویل مارچ26 | ( ) | (D) 1911ء |
| (5) جدید جمہوریت کا قیام | ( ) | (E) 4 مئی1919ء |
| (6) امریکی ویتنامی جنگ | ( ) | (F) 1936ء |
| (7) ویتنامی وفرانسیسی جنگ کا خاتمہ | ( ) | (G) 1965-72ء |
| (8) ویتنامی کمیونسٹ پارٹی | ( ) | (H) 1954ء |
| (9) جاپان کا ویتنام پر قبضہ | ( ) | (I) 1940ء |
| (10) نائیجیریائی یوتھ مومنٹ | ( ) | (J) 1930ء |

**جوابات:** (1) D (2) E (3)A (4) C (5) B (6) G (7) H (8)J (9) I (10) F

## ہندوستان میں قومی تحریک۔ تقسیم اور آزادی-1947-1939

- مسلم لیگ پارٹی کا قیام 1906ء میں عمل میں آیا۔1930ء تک یہ پارٹی اتر پردیش کے مسلم زمینداروں کے مفادات کی نمائندگی کرتی رہی اور اسے زیادہ عوامی تائید وحمایت حاصل نہیں تھی۔
- 1909ء میں علاحدہ مجالس رائے دہندگان (Electorate) پر عمل کیا گیا۔
- 1937ء میں صوبائی حکومتوں کا انتخاب ہوا تو مسلم لیگ نے ملک بھر میں 482 مسلم نشستوں میں سے 102 نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔
- کانگریس نے کئی ایک مسلم نشستوں کے لئے بھی اپنے امیدوار کھڑے کئے کیونکہ اسے قومی پارٹی کی حیثیت سے جانا جاتا تھا نہ کہ صرف ہندوؤں کی پارٹی کی حیثیت سے۔اور کانگریس نے 58 مسلم نشستوں پر مقابلہ کیا اور 26 میں کامیابی حاصل کی۔
- برطانیہ یہ چاہتا تھا جنگ کے بعد کہ ہندوستان کو تاج برطانیہ کے زیر اقتدار ایک خودمختار ریاست کا درجہ دیا جائے لیکن کانگریس نے مکمل آزادی کا تیقن چاہا۔
- کانگریس نے اس بات کا مطالبہ بھی کیا کہ مرکز میں فوری ایک قومی حکومت کا قیام عمل میں لایا جائے۔لیکن برطانوی حکومت نے اس مطالبہ کو یہ کہہ کر مسترد کردیا۔

- کانگریس برطانوی حکومت کی اس ہٹ دھرمی سے برہم تھی اوراس نے تمام صوبائی حکومتوں سے مستعفی ہونے کا فیصلہ کیا۔اکٹوبر 1939ء میں کانگریس کی تمام وزارتوں نے جو 1937ء میں ہی بنی تھیں، استعفیٰ دے دیا۔
- 1940ءاور 1941ء کے دوران کانگریس نے سلسلہ وارکئی انفرادی ستیہ گرہوں کا اہتمام کیا تاکہ انگریز حکمرانوں پر جنگ کے اختتام کے بعد آزادی دینے کا وعدہ کرنے کے لئے دباؤ ڈالا جائے۔اس دوران کوئی بڑی عوامی احتجاجی تحریک منظّم نہیں کی گئی۔
- 1937ء میں مسلم لیگ کو انتخابات میں ڈالے گئے جملہ مسلم ووٹوں میں سے صرف 4.4 فیصد ووٹ حاصل ہوئے۔صوبہ متحدہ ،بمبئی اور مدراس میں مسلم لیگ مقبول تھی۔
- 1946ء میں جس وقت صوبائی اور مرکزی اسمبلی کے لئے انتخابات منعقد ہوئے مسلم لیگ نے مسلم نشستوں پر فیصلہ کن کامیابی حاصل کرلی۔
- کانگریس نے اپنے ارکان کو مسلم لیگ کی رکنیت حاصل کرنے سے منع کردیا تھا جبکہ کانگریس کے پہلے ہندومہاسبھا کے رکن بھی ہوسکتے تھے۔
- مولانا ابوالکلام آزاد جیسے کانگریس کے مسلم قائدین کی جانب سے اعتراض اٹھائے جانے پر 1938ء سے اس پر امتناع عائد کردیا گیا۔اس طرح لیگ کو یہ تاثر قائم کرنے میں کامیابی ملی کہ کانگریس بنیادی طور پر ایک ہندو پارٹی ہے اور مسلمانوں کے ساتھ اقتدار میں ساجھے داری کو پسند نہیں کرتی ہے۔
- ہندومہاسبھا اور راشٹریہ سوئم سیوک سنگھ عوام میں اپنی مقبولیت بڑھانے میں سرگرم رہے۔ان تنظیموں نے چاہا کہ سارے ہندوؤں کو متحد کیا جائے تاکہ ذات پات اور طبقاتی امتیاز پر قابو پایا جائے اور انکی سماجی زندگی کی اصلاح کی جائے۔انہوں نے اس پیام کو عام کرنا چاہا کہ ہندوستان ہندوؤں کی سرزمین ہے جو یہاں اکثریت میں ہیں۔کانگریس کے کئی لوگ ان تنظیموں کی سرگرمیوں سے متاثر تھے۔
- پاکستان یا پاک۔ستان کا نام (جو پنجاب، افغان، کشمیر، سندھ اور بلوچستان سے متعلق ہے) کیمبرج میں ایک پنجابی مسلم طالب علم چودھری رحمت علی نے پیش کیا۔
- کرپس مشن کی ناکامی کے بعد مہاتما گاندھی نے برطانوی حکومت کے خلاف تیسری بڑی تحریک منظّم کرنے کا فیصلہ کیا۔یہ ''ہندوستان چھوڑدو تحریک'' تھی جو اگست 1942ء میں شروع کی گئی۔
- کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا نے برطانیہ کی جنگ کی پالیسی کی تائید کرنے کا فیصلہ کیا۔سوویت یونین پر نازیوں کے حملہ کی وجہ سے وہ چوکس ہوگئی۔
- اور عالمی سطح کے اس خطرے کو بھانپتے ہوئے اس نے جنگ کو عوامی جنگ سے موسوم کیا۔
- امریکیوں اور یوروپیوں پر جاپان کی فتوحات نے ہندوستان کے لوگوں کو بہت زیادہ متاثر کیا۔ایسے لگتا تھا کہ یورپ کی نوآبادیاتی طاقتیں بہت جلد شکست کھا جائیں گی۔
- جاپان ایک ایشیائی ملک ہونے کی وجہ سے یوروپی نوآبادیاتی طاقتوں کے خلاف نبردآزما تھا۔ہندوستانیوں نے محسوس کیا کہ وہ برطانیہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوسکتے ہیں اور فیصلہ کن انداز میں لڑائی لڑ سکتے ہیں۔برطانیہ کی نسلی برتری کا تصور ٹوٹ کر پاش پاش ہو چکا تھا۔
- سبھاش چندر بوس نے آزاد ہند فوج کو تشکیل دیا۔سبھاش چندر بوس کی ہند قومی فوج کو برطانوی فوج کے ہاتھوں شکست ہوگئی۔اس کے بعد اس بات کا پتہ نہیں چلا کہ بوس روپوش ہوگئے یا انتقال کرگئے۔
- ہندقومی فوج کے بیشتر سپاہی جن پر غداری کے مقدمات چلائے گئے مسلمان تھے اور عوامی غصہ اور ہمدردی کی لہر نے سپاہیوں کی مذہبی شناخت کو کوئی اہمیت نہیں دی۔
- 18رفروری 1946ء کو بمبئی بندرگاہ میں ہندوستانی بحریہ کے گارڈس نے غیر معیاری غذا اور برطانوی افسروں کے برے برتاؤ کے خلاف بھوک ہڑتال شروع کردی۔اس ہڑتال میں 78 بحری جہازوں، 20 ساحلی انتظامیوں اور بیس ہزار گارڈس نے حصہ لیا۔

- بمبئی کے سینکڑوں ہندو و مسلم طلباء ہڑتال کی تائید میں سڑکوں پر نکل آئے اور پولیس اور فوج سے متصادم ہوئے۔ 22/فروری کو تین لاکھ مل ورکروں نے بمبئی میں ہڑتال شروع کردی اور دو دن تک سڑکوں پر پولیس اور فوج سے پرتشدد تصادم ہوتا رہا۔
- 1946ء کا سال ملک کے مختلف حصوں میں ہڑتالوں اور کارخانوں وملوں میں کام بند کردینے کا سال رہا۔ کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا اور سوشلسٹ پارٹی ان تحریکوں میں کافی سرگرم رہیں۔
- 1946ء میں صوبائی حکومتوں کے لئے انتخابات منعقد ہوئے۔ مسلم لیگ نے مرکز کی تمام 30 مختص نشستوں پر اور صوبوں میں 509 میں سے 442 نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔
- 1946ء کے آخر تک مسلم لیگ نے خود کو مسلمانوں میں بڑی پارٹی کی حیثیت سے منوالیا تھا اور اپنے دعوی کو درست ثابت کرنے کی کوشش کی کہ وہ ہندوستان کے مسلمانوں کے واحد نمائندہ جماعت ہے۔
- **ڈاکٹر بی آر امبیڈکر، پاکستان یا تقسیم ہند کا پیش لفظ-1940:** پاکستان کی تقسیم کا سوال بعید از قیاس ہے یہ ایک ایسی اسکیم ہے جسے خاطر میں نہیں لانا چاہیے۔ مسلمان اس اسکیم پر غور کرنے کا اصرار کررہے ہیں جبکہ برطانوی حکومت ہند و جارح اکثریت کے ہاتھوں میں اقتدار تھما کر اس کے وارثوں کو اقلیتوں سے نپٹنے کے لیے ایک میٹھی خوشی کی حیثیت سے اجازت نہیں دے سکتی۔ یہ استعماریت کا اختتام نہیں ہوگا۔ بلکہ یہ دوسرے استعمار کو جنم دے گا۔
- 1946ء میں کانگریس نے عام حلقوں میں شاندار کامیابی حاصل کی اور 91 فیصد غیر مسلم ووٹ حاصل کئے۔
- مسلم لیگ نے فیصلہ کیا کہ اسکے مطالبات کی تکمیل گفتگو اور مذاکرات سے نہیں ہوسکتی اس لئے اسے عوام کو سڑکوں پر نکل کر احتجاج کرنے کے لئے کہنا چاہیے۔ اس لئے اس نے پاکستان کے مطالبہ کی تکمیل کے لئے اور 16/اگست 1946 کو Direct Action Day منانے کا اعلان کیا۔ اس دن کلکتہ میں فسادات پھوٹ پڑے جو کئی دنوں تک چلتے رہے جس میں کئی ہزار افراد مارے گئے۔ مارچ 1947ء تک تشدد شمالی ہندوستان کے کئی علاقوں تک پھیل گئے۔
- بڑے پیمانے پر فسادات کے مدنظر کانگریس نے مارچ 1947ء میں پنجاب کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کے لئے رضامندی اختیار کی۔ جس کا نصف حصہ مسلم اکثریت کا اور باقی نصف ہندو اور سکھ آبادی پر مشتمل تھا۔ کانگریس نے بنگال کے لئے بھی اسی اصول پر تقسیم کے لئے رضامندی اختیار کی۔
- مسلم اکثریتی علاقے پنجاب، شمال مغربی سرحدی صوبہ، سندھ، بلوچستان اور مشرقی بنگال پر مشتمل علاقہ کو نئی مملکت پاکستان قرار دیا جائے گیا۔ برطانوی حکومت سے پاکستان کو اقتدار کی رسمی منتقلی 14/اگست کو عمل میں آئے گی اور 15/اگست کو ہندوستان کو اقتدار منتقل کیا جائے گا۔
- آزادی کے چھ ماہ بعد بابائے قوم گاندھی جی 30/جنوری 1948ء کو جب وہ ہمہ مذہبی عبادت میں شرکت کے لئے جارہے تھے تو ان پر تین گولیاں چلائی گئیں اور وہ گر ان کا قاتل ناتھورام گوڈسے منظر سے غائب ہوگیا اور پھر بمبئی میں گرفتار ہوا۔
- آزادی کے وقت ہندوستان میں 560 دیسی ریاستیں تھی
- کانگریس نے دیسی ریاستوں کے عوام کی تحریکوں کی حمایت کی اور اعلان کیا انہیں ہندوستان میں شامل ہوکر ملک کے دستور سازی میں حصہ لینا چاہیے۔
- 15/اگست 1947ء تک سوائے کشمیر، حیدرآباد اور جوناگڑھ کے ساری ریاستوں نے ہندوستان کے ساتھ شمولیت کے معاہدہ پر دستخط کردیا۔ یہ تین ریاستیں بھی آئندہ دو برسوں میں ہندوستان میں شامل کرلی گئیں۔

- حکومت ہند نے ان دیسی ریاستوں کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا اور راجاؤں کے ذاتی اخراجات کے لئے وظیفہ جاری کیا گیا جو پرائیوی پرس کے نام سے جانا جاتا ہے۔علاقوں کا انضمام کر کے نئی انتظامی اکائیاں قائم کی گئیں۔
- نئی ریاستوں کے قیام کا یہ پہلا مرحلہ 1956ء تک جاری رہا۔1971ء میں حکومت ہند نے دیسی حکمرانوں کو دیئے گئے پرائیوی پرس اور خطابات کو منسوخ کر دیا۔
- 1947ء میں یہ ایک غریب ملک تھا جہاں کمترین انسانی ترقی کے نشاندہندے اور انفرااسٹرکچرل سہولتوں کی کمی تھی۔
- دوصد سالہ نوآبادیاتی تسلط نے ملک میں ترقی کے عمل کو کر دیا اور عوام کی خوداعتمادی کو چکنا چور کر دیا تھا۔ایک جدید خود مکتفی اور مساوی رتبہ رکھنے والے ملک کی تعمیر ایک چیالنج بھی تھی اور ایک موقع بھی۔
- **خودمختاری کا رتبہ**: برطانیہ کے دولت مشترکہ ممالک کو دیئے گئے اختیارات
- **پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو**: ہندستان پر حکومت کرنے کیلئے انگریزوں کی ہندو۔مسلم کے درمیان تفرقہ پیدا کرنے کی پالیسی
- **علیحدہ الکٹوریٹ (علیحدہ رائے دہی)**: ہندوستان میں مختلف طبقات کیلئے علیحدہ مختص کردہ الکٹوریٹ۔

## کثیر جوابی سوالات

(1) برطانوی پارلیمان نے کونسے سال حکومت ہند کا قانون کو منظوری دی۔

(a)1930ء (b) 1935ء (c)1940ء (d) 1945ء

(2) کانگریس کے قائدین نے ہٹلر اور مسولینی کے ان نظریات کی مخالفت کی۔

(a)نازیت نظریات (b)نوآبادی نظریات (c)فسطائیت کے نظریات (d)شہنشاہیت کے نظریات

(3) کانگریس کے تمام وزراء نے اقتدار کے حصول کے بعد آزادی سے قبل کب استعفیٰ دیا۔

(a)اکتوبر 1937ء (b)اکتوبر 1938ء (c)اکتوبر 1939ء (d اکتوبر 1940ء

(4) کانگریس نے انفرادی طور پر آزادی کے لئے شروع کیا تھا۔

(a)عدم تشدد (b) ستیہ گرہ (c) عدم تعاون (d) سیول نافرمانی

(5) ''سارے جہاں سے اچھا ہندوستان ہمارا'' کس نے تحریر کیا ہے۔

(a) رابندرناتھ ٹیگور (b) مولانا آزاد (c) علامہ اقبال (d) حسرت موہانی

(6) پاکستان کا نام کس نے تجویز کیا تھا۔

(a)رحمت خان (b) مولانا آزاد (c) رحمت علی (d) برکت علی خان

(7) ایم۔ایس خان اس کمیٹی کے صدر تھے۔

(a) بحری سنٹرل احتجاجی کمیٹی (b)ہوائی ہڑتالی کمیٹی (c) آرمی کلچرل کمیٹی (d) ورکرس سنٹرل ہڑتالی کمیٹی

(8) آزاد ہند فوج میں گرفتار قیدیوں اکثر تعلق ان سے تھا۔

(a) ہندو (b) سکھ (c) مسلم (d)عیسائی

(9) گاندھی دہلی میں 1947ء میں صرف ایک دن کے لئے کب مقیم رہے۔

(a) 7 ستمبر (b)8 ستمبر (c) 9 ستمبر (d) 10 ستمبر

(10) POW کامخفف ہے۔

(a)Patriots of War　　　(c) Prisoners of War

(c) Prisoners of World　　　(d)یہ تمام

## جوابات

| | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1-b | 2-c | 3-c | 4-b | 5-c | 6-c | 7-a | 8-c | 9-c | 10-b |

جوڑ ملائیے۔

| (الف) | | (ب) |
|---|---|---|
| (1) مسلم لیگ | ( ) | (A) 1905ء |
| (2) شاعر مشرق | ( ) | (B) فبروری1946ء |
| (3) کیبنٹ مشن | ( ) | (C) 1942ء |
| (4) ہندوستان چھوڑدو تحریک | ( ) | (D) مارچ1946ء |
| (5) گاندھی جی | ( ) | (E) 14اگست1947 |
| (6) ہندوستان کی آزادی | ( ) | (F) آزاد ہندفوج |
| (7) پاکستان کی آزادی کا دن | ( ) | (G) 1906ء |
| (8) سبھاش چندر بوس | ( ) | (H) 15اگست1947ء |
| (9) RIN کی ہڑتال | ( ) | (I) بابائے قوم |
| (10) تقسیم بنگال | ( ) | (J) علامہ اقبال |

**جوابات:** G (1) J (2) B(3) C (4) I (5) H (6) E (7) F (8) D(9) A (10)

## آزاد ہندوستان کے دستور کی تیاری

- نیپال کے عبوری دستور کا دیباچہ-2007
- ہم نیپال کے عوام جو مقتدر و مختار مملکت ہیں، 2007ء سے قبل (یعنی 1951ء) سے اب تک نیپالی عوام کی تاریخی جدو جہد اور عوامی تحریکوں کے ذریعے تشکیل دیئے گئے عوامی منشور کا احترام کرتے ہیں جو جمہوریت، امن اور ترقی کی حمایت کرتا ہے۔عہد کرتے ہیں مملکت کی ترقیاتی تعمیر کا، تا کہ ملک میں موجود طبقاتی، نسلی اور جنسی امتیاز پر مبنی مسائل حل کئے جائیں۔
- ہم حکمرانی کے کثیر جماعتی مسابقتی نظام، شہری حقوق، بنیادی حقوق، انسانی حقوق، بالغ رائے دہی، معیادی انتخابات، صحافت کی مکمل آزادی، آزادعدلیہ اور قانون کی حکمرانی کے تصور کے بشمول تمام جمہوری اقداراور اصولوں پر اعتماد کلی کا اظہار کرتے ہیں۔
- ہم نیپالی عوام کے حقوق، ان کے لئے دستور سازی کرنے، ان پر دستور کو نافذ کرنے، ڈر و خوف سے پاک ماحول میں دستور ساز اسمبلی کی تشکیل کے لئے آزادانہ اور منصفانہ انتخابات میں حصہ لینے کے حق کی ضمانت دیتے ہیں۔
- ہم جمہوریت، امن، خوشحالی، سماجی اور معاشی ترقی وتبدیلی، ملک کے مقتدر اعلیٰ، اتحاد و یکجہتی، آزادی اور ملک کے وقار کو مرکزی حیثیت عطا کرتے ہیں۔

- نیپال میں بادشاہت کو منسوخ کرتے ہوئے نیپال کا وفاقی عوامی جمہوریہ کی حیثیت سے اعلان کرتے ہیں۔
- حالیہ عرصہ تک انقلابات اور تحریکات سے حاصل کی گئی کامیابیوں کو آئینی موقف دیتے ہوئے نیپال کے اس عبوری دستور (2007) کے نفاذ کا اعلان۔
- جاپانی دستور کا دیباچہ 1946
- ہم جاپان کے عوام نیشنل ڈائٹ میں ہمارے منتخب نمائندوں کے ذریعے عزم کرتے ہیں کہ ہمارے اور ہماری آئندہ نسلوں کے لئے تمام قوموں کے ساتھ پرامن تعاون کے ثمرات، اس سرزمین پر آزادی کی نعمت کے تحفظ کا اور طے کرتے ہیں کہ حکومتی سطح پر آئندہ کبھی جنگ کی ہولناکیوں کی طرف نہ جائیں گے۔ اور اعلان کرتے ہیں کہ عوام ہی اقتدار اعلیٰ کے مالک ہوں گے اور اس دستور کو پورے استقلال سے نافذ کرتے ہیں۔
- حکومت عوام کا مقدس اعتماد ہے، جسکا اختیار عوام سے حاصل ہوتا ہے اور عوام کے نمائندے ان اختیارات کا استعمال کرتے ہیں اور اسکے ثمرات سے عوام بہرہ ور ہوتے ہیں۔ یہ انسانیت کا آفاقی کلیہ ہے جو اس دستور کی اساس ہے۔ اس دستور کے ذریعے ہم تمام متنازعہ دساتیر، قوانین، احکام اور فرمانوں کو مسترد اور منسوخ کرتے ہیں۔
- ہم جاپانی عوام دائمی امن کی تمنا کرتے ہیں اور انسانی روابط و تعلقات کو باقی رکھنے والے اعلیٰ اقدار کا گہرا شعور رکھتے ہوئے، دنیا کے امن پسند لوگوں کی ایمانداری اور انصاف پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنی بقاء اور سلامتی کا عزم کرتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ دنیا سے ظلم و استبداد، غلامی، تشدد اور عدم رواداری کا خاتمہ کرنے والے اور امن کے تحفظ کی جدوجہد کرنے والے بین الاقوامی سماج میں ہم کو بھی باوقار مقام حاصل ہو۔
- ہم تسلیم کرتے ہیں کہ دنیا کے تمام لوگوں کو خوف و محتاجی سے آزاد ہو کر پرامن زندگی گذارنے کا حق حاصل ہے۔ ہمارا ایقان ہے کہ سیاسی اخلاقیات کے قوانین آفاقی ہیں کوئی ایک اکیلی قوم اسکی ذمہ دار نہیں ہے۔ ان قوانین کا احترام و اطاعت کرنا ایسی تمام قوموں پر لازم ہے جو اپنے اقتدار اعلیٰ کی بقاء کے متمنی ہیں اور دیگر قوموں کے ساتھ منصفانہ روابط استوار کرنا چاہتے ہیں۔
- ہم جاپان کے عوام اپنے تمام تر وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے ان برتر نظریات اور مقاصد کی تکمیل کرتے ہوئے اپنے قومی وقار کو بلند کرنے کا عہد کرتے ہیں۔
- نیپال میں پہلے انتخابات 1959 میں راجہ مہندرا کے منظور کردہ نئے دستور کے تحت ہوئے۔ لیکن ایک سال کے اندر ہی اس منتخبہ حکومت کو بے دخل کر دیا گیا اور حقیقی اقتدار راجہ نے دوبارہ حاصل کر لیا۔
- جمہوری حکومت کے لئے مسلسل عوامی تحریکات کے نتیجے میں 1991ء میں انتخابات ہوئے۔ ان انتخابات میں نیپال کانگریس پارٹی کو کافی اکثریت کے ساتھ اقتدار حاصل ہوا۔
- کمیونسٹ پارٹی اس نظام حکومت سے مطمئن نہیں تھی جس میں بادشاہت کا غلبہ جاری تھا۔ وہ بادشاہت کی منسوخی اور سارے سیاسی نظام میں سدھار لانا چاہتے تھے۔ یہ تحریک موافق بادشاہت اور مخالف بادشاہت گروہوں میں مسلح تنازعات میں تبدیل ہوگئی۔ اور اسکا اختتام 2007ء میں بادشاہت کے خاتمہ پر ہوا۔
- ہندوستان میں دستور کی تیاری
- دستور ساز اسمبلی نے دستور ہند کو تیار اور منظور کیا۔ یہ ہندوستانی عوام کی برطانوی حکومت سے آزادی کی طویل جدوجہد کا اختتام تھا۔ جیسے ہی برطانوی حکومت نے یہ طے کیا کہ ہندوستان کو آزاد کر دیا جائے، تب ایک نئے دستور کی ضرورت محسوس ہوئی جس کے مطابق ہندوستان کے عوام اپنی حکومت خود چلا سکیں اور اپنے لئے طویل مدتی مقاصد کو طے کر سکیں۔

- اس مقصد کے لئے 1946ء میں صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے ذریعے دستور ساز اسمبلی تشکیل دی گئی۔ دستور ساز اسمبلی کے ارکان کا انتخاب صوبائی اسمبلیوں کے ذریعے بالواسطہ طور پر عمل میں آیا۔
- 1946ء میں مقرر کردہ کابینی مشن نے ہر صوبے اور ہر دیسی ریاست یا ریاستوں کے گروپ کو نشستیں الاٹ کیں۔
- اس کے مطابق صوبوں نے یعنی وہ علاقے جو راست برطانوی حکومت کے تحت تھے 292 ارکان کو منتخب کیا اور تمام دیسی ریاستوں نے 93 ارکان کو منتخب کیا
- اس پلان میں یہ تیقن بھی دیا گیا تھا کہ ہر صوبے میں تین اہم طبقوں کے ارکان یعنی مسلم، سکھ اور عام ارکان، ان کی آبادی کے تناسب سے ہوں گے۔ کونسل نے یہ تیقن بھی دیا کہ درج فہرست اقوام کی جانب سے 26 ارکان کی نمائندگی ہوگی۔
- صوبائی اسمبلیوں میں ارکان کو الیکشن کے ذریعے منتخب کیا گیا جبکہ دیسی ریاستوں کے نمائندے مشاورت کے بعد نامزد کئے گئے۔ بہرحال جملہ 217 ارکان میں سے صرف نو خواتین تھیں۔
- انڈین نیشنل کانگریس پارٹی تمام نشستوں میں سے 69% نشستیں حاصل کر کے سب سے بڑی پارٹی رہی جبکہ مسلم لیگ نے اسکے بعد دوسرا مقام حاصل کیا جس نے مسلمانوں کے لئے مختص نشستوں میں سے اکثر پر کامیابی حاصل کر لی۔
- ابتداء میں دستور ساز اسمبلی میں سارے برطانوی ہندوستان کے ارکان تھے لیکن 14 را گسٹ 1947ء کے بعد چونکہ ملک ہندوستان اور پاکستان میں تقسیم ہو چکا تھا، پاکستانی علاقوں سے تعلق رکھنے والے ارکان پر مشتمل علاحدہ دستور ساز اسمبلی پاکستان کیلئے تشکیل دی گئی۔
- دستور ساز اسمبلی بالغ رائے دہی کے اصول پر منتخب نہیں ہوئی تھی بلکہ بالوسطہ طور پر اس کا انتخاب عمل میں آیا تھا اور مزید یہ کہ اس میں ہندوستانی سماج کے تمام طبقات کی نمائندگی نہیں تھی۔ صرف 10% آبادی نے صوبائی انتخابات میں ووٹ دیا تھا۔
- دیسی ریاستوں کے نمائندوں کو بھی منتخب کرنے کے بجائے دیسی ریاستوں سے مشاورت کے بعد ارکان کو نامزد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ یہ فیصلہ آزادی کے وقت کے سنگین سیاسی حالات اور لوگوں میں بڑھتے تناؤ کی بنا پر وجود میں آئے خصوصی صورتحال کے پیش نظر کیا گیا تھا۔
- دیسی ریاستیں اسوقت تک بھی ہندوستانی یونین میں شامل ہونے کے لئے راضی نہیں تھیں اور ان میں سے کئی ریاستیں آزاد بادشاہتوں کی حیثیت میں باقی رہنے کی توقع کر رہی تھیں۔ اس لئے ان کے نمائندوں کو دستور ساز اسمبلی میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ ابتداء میں مسلم لیگ کے ارکان نے بھی دستور ساز اسمبلی کے اجلاسات میں شرکت نہیں لیکن بعد میں شرکت کرنے لگے۔
- ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کی صدارت میں دستور کی ایک ''مسودہ ساز کمیٹی'' تشکیل دی گئی
- ڈاکٹر بی آر امبیڈکر نے 1948ء میں دستور کے مسودہ کو دستور ساز اسمبلی میں پیش کیا۔ انکی تقریر کے چند اقتباسات پڑھئے۔ ان کو دستور ساز اسمبلی کی کاروائی میں ریکارڈ کیا گیا تھا۔ ( تقریر کے بعض حصوں کو مختصر کیا گیا اور ــــــــ کی علامت سے ظاہر کیا گیا)

بی آر امبیڈکر نے اپنی تقریر کا آغاز مسودہ کی تیاری کے طریقے پر روشنی ڈالتے ہوئے کیا۔ چونکہ دستور ساز اسمبلی عام بالغ رائے دہی کے اصول پر منتخب نہیں کی گئی تھی تو غور کیجئے کہ ارکان اور عام عوام کی زیادہ سے زیادہ شرکت کو یقینی بنانے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے تھے۔

**جمعرات۔ 4/نومبر 1948ء دستور کا مسودہ**

- **عزت مآب ڈاکٹر بی آر امبیڈکر:** محترم صدر صاحب! میں مسودہ کمیٹی کی جانب سے تیار کردہ دستور کے مسودہ کو پیش کرتا ہوں اور اس پر غور وفکر کرنے کی گذارش کرتا ہوں۔

دستور ساز اسمبلی کی مقرر کردہ مختلف کمیٹیوں یعنی یونین کی اختیارات کی کمیٹی، یونین کی دستوری کمیٹی، صوبائی دستوری کمیٹی، بنیادی حقوق، اقلیتوں، قبائلی علاقوں کی مشاورتی کمیٹی وغیرہ کی تیار کردہ رپورٹوں پر دستور ساز اسمبلی کے فیصلوں کے مطابق دستور کی تیاری کی ذمہ داری

مسودہ کمیٹی کو سونپی گئی تھی۔دستور ساز اسمبلی کی ہدایت تھی کہ بعض امور میں 1935 ء کی قانون کی دفعات و گنجائشات کو اپنا یا جائے ............ میں امید کرتا ہوں کہ مسودہ کمیٹی نے دی گئی ہدایات پر بحسن خوبی عمل کیا ہے۔

دستور کا مسودہ ایک نا قابل فراموش دستاویز ہے۔ اس میں 395 دفعات اور 8 شیڈول ہیں۔ اس بات کو تسلیم کرنے میں کوئی دو رائے نہیں ہے کہ کسی ملک کا دستور اس قدر ضخیم نہیں ہوسکتا جتنا کہ اس دستور کا مسودہ ہے۔

دستور کے مسودہ پر غور وفکر کے لئے عوام کو آٹھ ماہ کا وقت دیا گیا۔اس طویل عرصے میں دوستوں، نقادوں اور مخالفین کو کافی سے زیادہ وقت ملا کہ وہ دستوری گنجائشات پر اپنے ردعمل کا اظہار کریں۔

- اب ہم دیکھیں گے کہ سیاسی تنظیم سے متعلق لائحہ عمل مرتب کرنے کے لئے ہمارے دستور نے کیسے دوسرے ملکوں کے تجربات سے استفادہ کیا۔مسودہ کا تعارف پیش کرتے ہوئے صدرنشین بی آر امبیڈکر نے دوسرے ملکوں کے دساتیر کی اپنائی گئی خصوصیات پر روشنی ڈالی ہے۔ان کا مطالعہ کرتے ہوئے مسودہ میں درج پارلیمانی نظام کے لئے درکار ادارہ جاتی ڈھانچہ کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ یاد رہے کہ یہ تعارف ہندوستان کی آزادی کے ایک سال بعد پیش کیا گیا۔

- **پارلیمانی نظام (Parliamentary system)**:''دستوری قانون کے کسی طالب علم کے سامنے دستور کی ایک نقل رکھی جائے تو وہ لازمی طور پر دو سوالات کرے گا۔ پہلا یہ کہ اس دستور میں کس طرز حکومت کا تصور کیا گیا ہے؟ اور دوسرا یہ کہ دستور کی وضع و ہیئت کیا ہے؟ ۔۔۔۔۔۔ میں پہلے سوال کے جواب سے ابتداء کرتا ہوں۔دستور کے مسودہ میں کہا گیا کہ ہندوستانی یونین کا سربراہ ایک عہدیدار ہوگا جو یونین کا صدر کہلائے گا۔ یہ خطاب ہمیں ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر کی یاد دلا سکتا ہے۔مگر سوائے عہدے کے ناموں میں مماثلت کے امریکہ کی طرز حکومت اور دستور ہند کے مسودہ میں تجویز کردہ طرز حکومت میں کوئی بات بھی مشترک نہیں ہے۔امریکہ کی طرز حکومت صدارتی طرز حکومت کہلاتی ہے اور دستور کے مسودہ نے پارلیمانی طرز حکومت کی تجویز پیش کی ہے۔ یہ دونوں بنیادی طور پر علاحدہ ہیں۔

- امریکہ کے صدارتی طرز حکومت میں صدر عاملہ کا سربراہ ہوتا ہے۔اسے نظم ونسق پر مکمل اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ دستور ہند کے مسودے کے تحت صدر کا مرتبہ برطانیہ کے بادشاہ کی طرح ہوتا ہے۔وہ ملک سربراہ تو ہوتا ہے مگر عاملہ کا سربراہ نہیں ہوتا۔وہ قوم کی نمائندگی کرتا ہے مگر قوم پر حکمرانی نہیں کرتا۔وہ قوم کی شناخت ہوتا ہے۔نظم ونسق میں اسکا مقام رسمی آلہ یا کسی مہر (اسٹامپ) کی طرح ہوتا ہے جسکے ذریعے قوم کے فیصلے جانے جاتے ہیں۔

- امریکی دستور کے مطابق صدر کے تحت مختلف محکموں کے انچارج سکریٹریز ہوتے ہیں۔ہندوستان کے صدر کے ماتحت بھی مختلف محکموں کے انچارج وزراء ہوتے ہیں۔ یہاں بھی دونوں حکومتوں میں بنیادی فرق پایا جاتا ہے۔ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر کے لئے لازم نہیں کہ وہ اسکے سکریٹریز کے مشوروں کو تسلیم کرے۔مگر ہندوستان کا صدر عموماً وزیروں کے مشوروں کا پابند ہوتا ہے۔وہ نہ ان کے مشوروں خلاف کچھ کرسکتا ہے اور نہ ان کے مشوروں کے بغیر کچھ کرسکتا ہے۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کا صدر اپنے کسی بھی سکریٹری کو کسی بھی وقت برطرف کرسکتا ہے۔لیکن انڈین یونین کے صدر کو ایسا اختیار حاصل نہیں ہوتا کیونکہ اسکے وزیروں کو پارلیمنٹ میں اکثریت کی تائید حاصل رہتی ہے............'

- **دستور ساز اسمبلی کے مباحث کے دوران تنقید و اعتراض کی مثالیں:** دستور کے مسودے پر کئی اعتراضات کئے گئے۔جیسے کہ مولانا حسرت موہانی نے کہا کہ دستور صرف 1935ء کے قانون کی نقل ہے۔اس بات کی یاددہانی کرائی گئی کہ جدوجہد آزادی کے دوران جب کابینی مشن نے ہندوستان کا دورہ کیا تھا، سیاسی گروپوں جیسے انڈین نیشنل کانگریس نے عام حق بالغ رائے دہی کا مطالبہ کیا تھا اور 1935ء کے قانون کی

مخالفت کی تھی۔ بعض لوگوں نے جن میں دامودر سوروپ سیٹھ جیسے سوشلسٹ شامل تھے اعتراض کیا کہ دستور کے مسودے کی تیاری میں سوویت یونین جیسے جدید دور کے دساتیر کو مدنظر نہیں رکھا گیا اور ہندوستانی پس منظر میں دیہاتوں کی مرکزیت کو نظر انداز کیا گیا۔ ڈی ایس سیٹھ نے یہ بھی بحث کی کہ دستور ساز اسمبلی کے ارکان بالغ رائے دہی کے اصول پر منتخب نہیں ہوئے۔ آیئے ان اعتراضات کا مطالعہ کرتے ہیں۔

- **ڈی ایس سیٹھ:** ''جناب، ہمارا ہندوستانی جمہوریہ ایک یونین بننے جا رہا ہے، چھوٹی چھوٹی خودمختار جمہوریاؤں کی یونین۔۔۔۔۔ ہمارے ملک کی اس یونین کو مرکزیت پر اس قدر زور نہیں دینا چاہیے جتنا کہ ہمارے قابل ڈاکٹر امبیڈکر نے دیا ہے۔ مرکزیت ایک اچھی چیز ہے اور بوقت ضرورت مفید بھی ہوتی ہے لیکن ہم کو یہ نہ بھولنا چاہیے کہ مہاتما گاندھی اپنی ساری زندگی اس حقیقت پر زور دیتے رہے کہ اختیارات کی زیادہ مرکوزیت اسے مطلق العنان بنا دیتی ہے اور فسطائی نظریات کی طرف لے جاتی ہے۔ مطلق العنانیت اور فاشزم یا فسطائیت سے تحفظ کا واحد راستہ صرف اختیارات کی زیادہ سے زیادہ غیر مرکوزیت ہے۔ اور ہم نے اختیارات کی مرکوزیت کا وہ طریقہ اپنانے جا رہے ہیں جسکی نظیر دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔ مگر اختیارات کی مرکوزیت کا منطقی نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم دھیرے دھیرے فسطائیت کی جانب بڑھیں گے۔ وہی فسطائیت جسکی ہم نے طویل عرصے سے مخالفت کی اور آج بھی اسکی شدید مخالف کا دعوی کرتے ہیں۔''
- **بنیادی حقوق پر مباحث کی مثال:** حق مساوات کے تناظر میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ''چھوت چھات'' کو قانونی طور پر منسوخ کر دیا جائے۔ آیئے بنیادی حقوق پر مباحث کا مطالعہ کرتے ہیں تاکہ مختلف نقاط نظر کو سمجھنے میں مدد ملے۔

**منگل، 29/اپریل، 1947ء**

- **محترم صدر صاحب: عزت مآب ڈاکٹر راجندر پرساد**

جناب پرموتھا رنجن ٹھاکر: جناب،۔۔۔۔۔ ایک نکتہ جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہوں گا وہ چھوت چھات سے متعلق شق 6 ہے جس میں کہا گیا کہ

''چھوت چھات کسی بھی شکل میں منسوخ قرار دیا گیا اور اس بنیاد پر کسی نا اہلیت کا لزوم ایک جرم تصور ہوگا۔''

یہ بات میری سمجھ سے باہر ہے کہ آپ کیسے ذات پات کے نظام کو ختم کئے بغیر چھوت چھات کا خاتمہ کر سکیں گے۔ جبکہ چھوت چھات بذات خود ایک بیماری نہیں بلکہ بیماری کی علامت ہے جسے ہم ذات پات کا نظام کہتے ہیں۔ جب تک ہم ذات پات کے نظام کو کچھ نہیں کر پاتے، چھوت چھات کے مسئلہ کو ظاہری طور پر منسوخ قرار دینے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا۔

- **ایس سی بنرجی:** محترم صدر صاحب، لفظ 'چھوت چھات' وضاحت کا متقاضی ہے۔ یہ لفظ ہمارے درمیان گذشتہ 25 سال سے مروج ہے لیکن اسکے معنی و مطلب کے تعلق سے ہم میں ابھی تک الجھن پائی جاتی ہے۔ بعض اوقات اس سے مراد صرف ایک گلاس پانی لینا ہوتا ہے تو بعض مرتبہ 'ہریجنوں' کے مندروں میں داخلہ کے معنی میں لیا جاتا ہے۔ کبھی اسے بین ذاتی طعام سمجھا جاتا ہے تو کبھی بین ذاتی شادی بیاہ خیال کیا جاتا ہے۔ مہاتما گاندھی نے جو 'چھوت چھات' کی سب سے زیادہ وضاحت کرنے والے تھے، اسے مختلف طریقوں سے استعمال کیا ہے اور انہوں نے مختلف مواقع پر اسکا استعمال مختلف معنوں میں کیا ہے۔ اس لئے جب ہم لفظ 'چھوت چھات' کا استعمال کرنے جا رہے ہیں تو ہمارے ذہنوں میں یہ واضح ہونا چاہیے کہ ہم درحقیقت اس کا کیا مطلب لیتے ہیں اور اس کا حقیقی منشا کیا ہے؟

میرے خیال میں ہمیں چھوت چھات اور ذات پات کے امتیاز میں فرق نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ جیسا کہ جناب ٹھاکر نے کہا چھوت چھات صرف ایک علامت ہے، اور اسکی بنیادی وجہ ذات پات کا امتیاز ہے اور جب تک بنیادی وجہ کا خاتمہ نہیں ہو جاتا، چھوت چھات کسی نہ کسی شکل میں باقی رہے گا اور جب ہم ایک آزاد ہندوستان کو حاصل کرنے کی طرف پیش قدمی کر رہے ہیں، تو یہ توقع کرنی چاہیے کہ ہر فرد مساوی سماجی حالات سے استفادہ کر سکے گا۔

- **سری روہنی کمار چودھری:** ...........چھوت چھات کی تعریف کرتے ہوئے یہ بات واضح طور پر کہا جانا چاہیے کہ: چھوت چھات سے مراد کوئی ایسا فعل ہے جو مذہب، ذات یا کسی جائز پیشہ سے امتیاز برتنے کے لئے کیا جائے ............
- **جناب کے ایم منشی:** جناب میں اس ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں۔ اگر تسلیم کی جائے تو اس کے بجائے یہ تعریف مناسب ہوگی کہ کوئی بھی امتیاز جو مقام پیدائش یا ذات یا جنس کی بنیاد پر روا رکھا جائے 'چھوت چھات' ہے۔

جناب دھیریندر ناتھ دتہ: جناب، چاہے روہنی کمار چودھری کی تجویز کردہ تعریف قبول کی جائے یا نہ کی جائے لیکن میرے خیال میں یہ بجا طور پر ضروری ہے کہ اسکی کوئی نہ کوئی تعریف متعین کی جائے۔ یہاں کہا گیا کہ چھوت چھات کسی بھی شکل میں ہو وہ جرم ہوگا۔ ایک مجسٹریٹ یا جج کو جو جرائم سے متعلق فیصلے کرتا ہے چھوت چھات کی از خود تعریف متعین کرے گا۔ ایک جج کے لئے جو چیز چھوت چھات کے دائرے میں آئے گی وہی چیز دوسرے جج کی نظر میں چھوت چھات نہیں ہوسکتی۔ نتیجے کے طور پر جرائم سے متعلق انصاف رسانی میں یکسانیت نہیں ہوگی۔ اور ججوں کے لئے مقدمات کے فیصلے کرنا نہایت دشوار ہو جائے گا۔

مناسب سزائیں دینے میں آسانی ہو سکے۔

(آخر کار یہ طے پایا کہ چھوت چھات کی تعریف کو دستور میں جگہ نہ دی جائیگی اور مقنّنہ پر یہ ذمہ داری ہوگی کہ وہ مستقبل میں اس تعلق سے موزوں قانون سازی کرے۔)

- دستور ساز اسمبلی نے 26 / نومبر 1949 ء کو دستور کو منظور کرلیا اور اسے 26 / جنوری 1950ء سے نافذ کیا گیا۔ ذیل میں ہم دستور ساز اسمبلی کے چند اہم مباحث کا مطالعہ کریں گے تا کہ اس بات کا اندازہ ہو کہ ان اہم پہلوؤں کی کیسے قطعی صورت گری کی گئی۔
- امریکہ کی طرز حکومت صدارتی طرز حکومت کہلاتی ہے اور دستور کے مسودہ نے پارلیمانی طرز حکومت کی تجویز پیش کی ہے۔ یہ دونوں بنیادی طور پر علاحدہ ہیں۔
- ہندوستان کا مجوزہ دستور واحد شہریت کے ساتھ دوہری حکومت کی سفارش کرتا ہے۔ یہاں پورے ہندوستان کے لئے ایک ہی شہریت پائی جاتی ہے۔ جو ہندوستانی شہریت کہلاتی ہے۔ اور کسی قسم کی ریاستی شہریت کا وجود نہیں ہوتا۔ ہر ہندوستانی کو شہریت کے یکساں حقوق حاصل ہوتے ہیں چاہے وہ کسی بھی ریاست کا رہنے والا ہو۔
- شہری اور اجتماعی زندگی کے لئے بنیادی حیثیت رکھنے والے قوانین سے تنوع کا خاتمہ کرنے میں حد درجہ احتیاط برتی گئی۔ دیوانی اور فوجداری قانونی نظام جیسے Civil Procedure code، Penal Code، Criminal Procedure code، The Evidence Act، جائداد کی منتقلی کے قوانین، شادی، طلاق، اور وراثت کے قوانین کو مشترکہ فہرست یا مرکزی فہرست میں جگہ دی گئی تا کہ وفاقی نظام کو ضرر پہنچائے بغیر درکار یکسانیت کا تحفظ کیا جا سکے۔ (وضاحت: وہ امور جن پر قانون سازی کی جاتی ہے مرکزی فہرست، ریاستی فہرست اور مشترکہ فہرست میں تقسیم کئے گئے۔
- مرکزی فہرست میں موجود امور پر صرف مرکزی حکومت ہی قانون سازی کر سکتی ہے اور ریاستی فہرست میں موجود امور پر ریاستیں ہی قانون بنا سکتی ہیں۔ مشترکہ فہرست کے امور پر قانون بنانے کا اختیار مرکزی اور ریاستی حکومتوں دونوں کو ہے۔ البتہ کوئی ریاست ایسا قانون بنائے جو مرکزی قانون کے برعکس ہو تو مرکزی قانون ہی درست قرار دیا جائیگا۔
- دستور میں بڑی تبدیلیاں 1970 کی دہائی میں کی گئیں۔ ان میں سے پہلی تبدیلی دو الفاظ ''سیکولر'' اور ''سوشلسٹ'' کی دستور کے دیباچے میں شمولیت ہے۔

- دیباچے میں موجود دیگر الفاظ جیسے "مساوات"، "آزادی"، "انصاف" وغیرہ نے سیکولرازم اور سوشلزم کے اقدار پر زور دیا ہے۔اسی لیے یہ دو الفاظ دستور کے دیباچے میں شامل کر لئے گئے۔
- **مسودہ کمیٹی**: ہندوستان کے دستور کی تیاری کے لئے ڈاکٹر امبیڈکر کی زیر قیادت نامزد کردہ کمیٹی
- **دستور ساز اسمبلی**: دستور کی تیاری کیلئے منتخبہ اراکین کی اسمبلی۔اس کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد تھے۔
- **دیباچہ**: دستور کے مقاصد کا آئینہ دار
- **مشترکہ فہرست**: دستور کے جدول XI میں 47 مشترکہ امور جو کہ مرکز اور ریاست دونوں سے متعلق ہوں۔
- **وحدانی خصوصیت**: اختیارات کا سرچشمہ مرکز ہوں
- **وفاقی خصوصیات**: اختیارات کا مرکز اور ریاست کے درمیان تقسیم کرنا وفاقی طرز حکومت کی مثال ہے۔
- **شہریت**: ملک کی جانب اپنے شہریوں کو رہنے کا حق دینا
- **صدارتی نظام**: ایسی طرز حکومت جس میں مملکت کا سربراہ صدر رہوتا ہوں۔
- **پارلیمانی نظام**: عوام پارلیمان کے اراکین کو راست یا بالراست منتخب کرتی ہے اور پارلیمان قانون سازی کرتی ہے۔۔
- **ترمیم**: بہتر حکمرانی کے لئے دستور میں تبدیلی لانا

## کثیر جوابی سوالات

(1) نیپال میں پہلے انتخابات __________ میں راجہ مہندرا کے منظور کردہ نئے دستور کے تحت ہوئے۔

(a)1960　(b)1958　(c) 1959　(d)1949ء

(2) ______ میں مقرر کردہ کابینی مشن نے ہر صوبے اور ہر دیسی ریاست یا ریاستوں کے گروپ کو نشستیں الاٹ کیں۔

(a)1947　(b)1945ء　(c)1946ء　(d)1942

(3) کسی ملک کا __________ وہ بنیادی اصول اور ڈھانچہ مہیا کرتا ہے جس کے مطابق مملکت کام کرتی ہے

(a) حکومت　(b) دستور　(c) قانون　(d) مملکت

(4) کس کی صدارت میں دستور کی ایک "مسودہ ساز کمیٹی"، تشکیل دی گئی۔

(a) جواہر لال نہرو　(b) مولانا آزاد　(c) ڈاکٹر راجندر پرشاد　(d) ڈاکٹر بی آر امبیڈکر

(5) دستور ساز اسمبلی نے 26/نومبر 1949ء کو دستور کو منظور کر لیا اور اسے کب سے نافذ کیا گیا۔

(a) یکم نومبر 1956ء　(b) 15 اگست 1947ء　(c) 26/جنوری 1950ء　(d) 26 جنوری 1952ء

(6) کس نے کہا کہ دستور صرف 1935ء کے قانون کی نقل ہے۔

(a) ڈاکٹر ذاکر حسین　(b) گاندھی جی　(c) مولانا آزاد　(d) مولانا حسرت موہانی

(7) کسکے مطابق صدر کے تحت مختلف محکموں کے انچارج سکریٹریز ہوتے ہیں۔

(a) امریکی دستور　(b) برطانوی دستور　(c) فرانسیسی دستور　(d) نیپالی دستور

(8) کس نے اپنی تقریر کا آغاز مسودہ کی تیاری کے طریقے پر روشنی ڈالتے ہوئے کیا۔

(a) مولانا آزاد　(b) جواہر لال نہرو　(c) راجندر پرشاد　(d) مولانا حسر موہانی

(9) کس نے دستور ساز اسمبلی میں 13/ڈسمبر 1946 کو اپنا فکر انگیز بیان دیا۔

(a) گاندھی جی (b) سردار پٹیل (c) جواہر لعل نہرو (d) مولانا آزاد

(10) تمام دیسی ریاستوں نے 1946ء کے انتخابات میں ارکان کو منتخب کیا۔

(a) 93 (b) 96 (c)100 (d)83

## جوابات

| | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1-c | 2-c | 3-b | 4-d | 5-c | 6-d | 7-d | 8-c | 9-c | 10-a |

**جوڑ ملایئے۔**

| (الف) | | (ب) |
|---|---|---|
| (1) 29 اگست 1947ء | ( ) | (A) دستور ساز اسمبلی کے انتخابات |
| (2) 9 ڈسمبر 1946ء | ( ) | (B) دستور کا نفاذ |
| (3) جولائی 1946ء | ( ) | (C) دستور کو اپنایا گیا |
| (4) 26 جنوری 1950ء | ( ) | (D) دستوری اسمبلی کا پہلا اجلاس |
| (5) 26 نومبر 1949ء | ( ) | (E) مسودہ کمیٹی کا قیام |
| (6) 1970ء | ( ) | (F) صوبائی الیکشن |
| (7) 2007ء | ( ) | (G) نیپال میں شہنشاہیت کا خاتمہ |
| (8) 315 دفعات، 8 جدول | ( ) | (H) آزادی ہند |
| (9) 15 اگست 1947ء | ( ) | (I) دستور میں اہم ترمیمات |
| (10) 1946ء | ( ) | (J) دستور کا مسودہ |

**جوابات:** (1) E (2)D (3) A (4) B (5) C (6) I (7) G (8)J (9) H (10) F

## ہندوستان میں انتخابی عمل

- ہمارے ملک میں انتخابات منعقد کرنے کی ذمہ داری الیکشن کمیشن آف انڈیا پر ہے۔
- الیکشن کمیشن آف انڈیا سیاسی پارٹیوں کے لئے ایک ضابطہ اخلاق طئے کرتا ہے۔
- الیکشن کمیشن آف انڈیا انتخابات کے نتائج کا اعلان کرتا ہے اور انھیں مرکزی اور ریاستی عہدیداران مجاز کو پیش کرتا ہے۔
- 25 جنوری 1950ء کو الیکشن کمیشن آف انڈیا کا قیام عمل میں آیا۔
- الیکشن کمیشن آف انڈیا ایک خود مختار ادارہ ہے۔
- الکٹورل رول تیار کرنا اور لوک سبھا، راجیہ سبھا، ریاستی قانون ساز اسمبلیوں، کونسلوں، صدر جمہوریہ اور نائب صدر جمہوریہ کے انتخابات کا انتظام کرنا اس کے اختیار میں ہے۔
- 25 جنوری 2010ء کو اپنے 60 سال کی تکمیل ہونے پر الیکشن کمیشن نے ڈائمنڈ جوبلی تقاریب منائیں اور 25 جنوری 2011ء کو پہلے ووٹرس ڈے (یوم رائے دہندگان) کے طور پر منانے کا اعلان کیا۔

- مرکزی الیکشن کمیشن کے پاس انتخابات منعقد کرنے کے لئے کوئی علحدہ عملہ نہیں ہے۔
- دستور کی دفعہ (6)324 کے مطابق وہ صدر جمہوریہ ہند اور ریاستی گورنروں کی اجازت سے مرکزی اور ریاستی ملازمین کی خدمات حاصل کر سکتا ہے۔
- چیف الیکشن کمشنر، الیکشن کمیشن آف انڈیا کا سربراہ ہوتا ہے۔
- چیف الیکشن کمیشن کی معیاد 6 سال کی خدمت یا 65 سال کی عمر تک ان میں سے جو پہلے ہو ہے۔
- سابق میں الیکشن کمیشن آف انڈیا میں صرف ایک ہی الیکشن کمشنر ہوا کرتا تھا لیکن 1993ء سے اسے سہ رکنی بنا دیا گیا۔
- ٹی۔این سیشن (1996-1990) کے عہدہ سنبھالنے کے بعد الیکشن کمیشن نے کافی شہرت حاصل کی۔
- ٹی این سیشن نے ہندوستان میں انتخابات میں سے بدعنوانیوں کا خاتمہ کرنے لئے کئی اقدامات کئے۔
- الیکشن کمیشن آف انڈیا کے رہنمایانہ اصولوں کے مطابق تمام شہری جن کی عمر کسی انتخابات کے انعقاد کے سال میں یکم جنوری کو 18 سال ہو چکی ہو بلا لحاظ امتیاز ذات، نسل، جنس، زبان کے ووٹر کی حیثیت سے اپنا نام درج کروا سکتا ہے۔
- بلا کسی امتیاز اور تفریق کے ووٹ دینے کا حق ''عام حق بالغ رائے دہی'' کہلاتا ہے۔
- انتخابات میں 6% کارکرد ووٹ حاصل کرتی ہو یا مختلف ریاستوں سے 11 لوک سبھا کی نشستوں پر کامیابی حاصل کرتی ہو تو اسے قومی پارٹی کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔
- 2013 میں ڈاکٹر سبرامنیم سوامی کے کیس میں سپریم کورٹ نے کہا کہ ووٹروں کو اس بات کی اجازت دی جائے کہ وہ جانچ سکیں کہ ووٹنگ میشن پر ان کے ووٹ ٹھیک درج ہوئے ہیں یا نہیں۔
- 2013ء میں پیپلز یونین آف سیول لبرٹیز کے کیس میں سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا کہ ووٹر کو اس بات کی آزادی دی جائے ک ہ وہ تمام امیدواروں کے خلاف بھی اپنا ووٹ استعمال کر سکتا ہے۔اس فیصلہ کو نافذ کرنے کے لئے الیکشن کمیشن آف انڈیا نے ووٹنگ مشین میں "NOTA" کا بٹن متعارف کرایا۔
- 2013ء میں پیپلز یونین آف سول لبرٹیز کے کیس میں سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا کہ انتخابات میں حصہ لینے والے امیدوار کو چاہے وہ پارلیمنٹ کے انتخابات میں حصہ لے رہوں یا اسمبلی کے انتخابات میں حصہ لے رہے ہوں، انھیں چاہیئے کہ وہ اپنے تعلق سے مجرمانہ ریکارڈ، بیوی، بچوں، جائیدادوں اور تعلیمی قابلیت کے بارے میں حلف نامہ داخل کرے۔
- عام انتخابات ہر پانچ سال میں ایک مرتبہ مرکزی اور ریاستی سطح پر منعقد کئے جاتے ہیں۔
- پانچ سال کی مدت سے قبل اگر ریاستی اسمبلی کے لئے یا پارلیمنٹ کے لئے انتخابات ہو تو اسے وسط مدتی انتخابات کہتے ہیں۔
- کسی وجہہ سے کوئی ایک یا زائد نشست خالی ہو جائے تو ان انتخابات کو ضمنی انتخابات کہتے ہیں۔
- ہندوستان آبادی کے اعتبار سے دوسرا بڑا ملک ہے۔
- ہمارے ملک میں انتخابات کا انعقاد ایک بہت ہی دشوار مرحلہ ہے۔ ہر سیاسی پارٹی بہتر حکمرانی، سماجی و معاشی مساوات اور غربت کے خاتمہ کے وعدے کرتی ہے لیکن چند بدعنوان سیاست داں جو مجرمانہ پس منظر رکھتے ہیں وہ ووٹروں کو متاثر کرنے کے لئے غیر قانونی طریقے استعمال کرتے ہیں۔

- پولنگ اسٹاف جو پولنگ ڈیوٹی پر متعین ہوتے ہیں انھیں اپنا ووٹ استعمال کرنے کا موقع نہیں ملتا کیونکہ وہ اپنے کام کی جگہ سے دور کسی اور جگہ پر انتخابات کی ڈیوٹی انجام دے رہے ہوتے ہیں۔اس سے بچنے کیلئے الیکشن کمیشن نے پوسٹ بیالٹ کا طریقہ متعارف کرایا ہے۔
- وہ لوگ جو انتخابات کی ڈیوٹی انجام دینے کے لئے متعین کئے گئے ہوں اپنا ووٹ رائے دہی کے دن سے پہلے ہی بیالٹ پیپر کے ذریعے دے سکتے ہیں۔
- انتخابی عہدیدار اس پوسٹل بیالٹ کو ووٹر کے متعلقہ حلقے کے گنتی کے مرکز تک خصوصی انتظام کے ساتھ روانہ کر دیتے ہیں۔
- **ووٹ** : سیاسی نمائندوں کے انتخاب کے لئے رائے دہی کا حق
- **ضابطہ اخلاق** : الیکشن کمیشن آف انڈیا کی جانب انتخابات منعقد کرنے کے لئے اصول وضوابط
- **EVM** : الکٹرانک ووٹنگ مشین جس کا استعمال انتخابات میں حق رائے کے لئے کیا جاتا ہے۔
- **انتخابی حلقہ** : رائے دہندوں کا مخصوص علاقہ جہاں پر رکن اسمبلی کو منتخب کیا جاتا ہے۔
- **NOTA** : ووٹر تمام امیدواروں کے خلاف بھی اپنا ووٹ استعمال کر سکتا ہے۔

## کثیر جوابی سوالات

(1) عام انتخابات کتنے سال میں ایک مرتبہ مرکزی وریاستی سطح پر منعقد کئے جاتے ہیں۔

(a) 6 سال (b) 5 سال (c) 4 سال (d) 3 سال

(2) دستور کی کونسی ترمیم کے ذریعہ ووٹ دینے کی عمر کو گھٹا کر 18 سال کر دیا گیا۔

(a) 42ویں ترمیم (b) 44 ویں ترمیم (c) 61ویں ترمیم (d) 91ویں ترمیم

(3) مختلف ریاستوں سے کتنے لوک سبھا کی نشستوں کی کامیابی پر کسی بھی جماعت کو قومی پارٹی کا درجہ دیا جاتا ہے۔

(a) 11 (b) 10 (c) 15 (d) 12

(4) کتنے اسمبلی کی نشستوں کی کامیابی پر علاقائی پارٹی کا موقف حاصل ہوتا ہے۔

(a) چار (b) تین (c) دو (d) پانچ

(5) قومی ووٹرس کا دن کب مناتے ہیں؟

(a) 26 جنوری (b) 25 جنوری (c) 24 جنوری (d) 25 فروری

6) ٹی۔این سیشن کی معیاد تھی۔

(a) 1991-94 (b) 1990-96 (c) 1990-98 (d) 1998-2004

(7) دستور کے کس دفعہ میں الیکشن کمیشن کے فرائض بیان کیے گئے ہیں؟

(a) دفعہ 321 (b) دفعہ 322 (c) دفعہ 323 (d) دفعہ 324

(8) NOTA کونسے سال سے متعارف کروایا گیا۔

(a) 2013 (b) 2011 (c) 2014 (d) 2016

(9) ضابطہ اخلاق کا نفاذ کون کرتے ہیں؟

(a) الیکشن کمیشن (b) مرکزی حکومت (c) صدر جمہوریہ (d) سپریم کورٹ

(10) حسب ذیل میں سے کونسی بڑی جمہوریت والا ملک ہے؟

(a) پاکستان (b) سری لنکا (c) ہندوستان (d) نیپال

(11) ہندوستان میں انتخاب کون کرواتے ہیں؟

(a) عدلیہ (b) پارلیمان (c) الیکشن کمیشن (d) CID

(12) موجودہ الیکشن کمیشن آف انڈیا ہیں؟

(a) وائی۔ایس۔قریشی (b) نسیم زیدی (c) رمادیوی (d) ٹی۔این۔سیشن

**جوابات:** I B (1) C (2) A (3) B (4) B (5) C (6) D (7) A (8) A (9) C (10)

C (11) B (12)

## جوابات

| | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1-b | 2-c | 3-a | 4-b | 5-b | 6-c | 7-d | 8-a | 9-a | 10-c |
| 11-c | 12-b | | | | | | | | |

## آزاد ہندوستان (ابتدائی 30 برس 1947ء تا 1977ء)

- 26/ جنوری 1950 کو ہم تضادات کی زندگی میں داخل ہور ہے ہیں۔ سیاست میں ہم کو مساوات حاصل ہے اور سماجی و معاشی زندگی میں عدم مساوات ہے۔ سیاسی زندگی میں ہم نے ایک فرد ایک ووٹ اور ایک ووٹ ایک قدر کے اصول کو اپنایا۔ ہماری سماجی و معاشی زندگی میں ہمارے سماجی و معاشی ڈھانچے کی بناپر ہمیں ایک فرد ایک قدر کے اصول کا انکار کرنا پڑے گا۔ ہم کب تک اس طرح کے تضادات سے بھری زندگی گذاریں گے؟ اور کب تک ہم سماجی و معاشی زندگی میں مساوات کے اصول کو نظر انداز کریں گے؟ اگر ہم اس کو طویل عرصے تک نظر انداز کرتے رہے تو ہم اپنی سیاسی جمہوریت کو جوکھم میں ڈال دیں گے۔ ہمیں اس تضاد کو جلد سے جلد ختم کرنا ہوگا ورنہ وہ لوگ جو عدم مساوات کے شکار ہوتے رہیں گے۔ سیاسی جمہوریت کے ڈھانچہ کو پاش پاش کردیں گے۔ جس کی اس اسمبلی نے بڑی جانفشانی سے تعمیر کی ہے۔
- آزادی کے بعد کے ابتدائی سال بلاشبہ ہندوستان کی مابعد آزادی کے تاریخ کا تعارفی مرحلہ رہے ہیں۔ قیادت کے آگے اس وقت جو بڑے چیالنجس تھے وہ اتحاد و یکجہتی کو برقرار رکھنا، سماجی و معاشی انقلاب کی ابتداء کرنا اور جمہوری نظام کی فعالیت کو یقینی بنانا تھا۔
- نئے دستور کے تحت ہندوستان میں ہونے والے پہلے عام انتخابات ہندوستانی جمہوریت کے لیے بلاشبہ بہت اہم تھے۔
- ہندوستان نے شروع سے عام حق بالغ رائے دہی کے اصول کو اپنایا۔ مثال کے طور پر سوئیٹزرلینڈ میں عورتوں کو ووٹ دینے کا حق 1971ء میں عطا کیا گیا۔
- پہلے عام انتخابات کا انعقاد مختلف سماجی رکاوٹوں کی وجہ سے بھی دشوار تھا۔
- عوام کی اکثریت لکھنے پڑھنے سے ناواقف تھی۔ وہ کیسے اپنے انتخاب کو ظاہر کرسکتے تھے۔
- ملک کے طول و عرض میں انتخابات سے متعلق عملی مسائل کو سلجھانے اور ان پر توجہ دینے کی غرض سے ایک ادارہ الیکشن کمیشن قائم کیا گیا۔
- ناخواندگی کی دشواری پر قابو پانے کے لیے الکشن کمیشن نے سیاسی پارٹیوں اور امیدواروں کو روزمرہ کی چیزوں میں نشانات دینے (الاٹ کرنے) کا انوکھا طریقہ اختیار کیا۔ اس اختراعی طریقے کی وجہ سے تفصیلی ہدایات سے چھٹکارہ ملا اور صرف بصری شناخت کی ضرورت رہ گئی تھی۔

- آزاد ہندوستان کے پہلے تین عام انتخابات میں یعنی 1952 ، 1957 اور 1962 میں انڈین نیشنل کانگریس نے ایسی شاندار کامیابی حاصل کی کہ انتخابات میں حصہ لینے والی دوسری پارٹیوں کے لیے نشستیں نہ کے برابر تھیں۔
- جواہرلعل نہرو ہندوستان کے پہلے وزیراعظم بنے۔
- دیگر پارٹیوں میں سے کسی نے بھی کل ووٹوں سے 11% ووٹ بھی حاصل نہیں کیے جبکہ کانگریس نے مسلسل 70% نشستوں پر کامیابی حاصل کی اور لگ بھگ 45% ووٹ اس نے حاصل کیے۔کوئی دوسری پارٹی کانگریس کے قریب بھی نہیں پہنچ سکی تھی۔
- ابتدائی برسوں میں کثیر جماعتی نظام اور آزاد وکھلی مسابقت کے ذریعہ جمہوریت کو پروان چڑھایا گیا۔
- ہندوستان کے دستوری ڈھانچہ اور جمہوری بنیادوں کی مضبوطی تھی جو تحریک آزادی سے حاصل ہوئی تھی کہ ہندوستانی سیاست میں کثیر جماعتی جمہوریت کو فروغ پانے کا موقع ملا۔
- ملک کو درپیش ابتدائی چیالنجس میں سے پہلا چیالنج لسانی بنیادوں پر ریاستوں کی تنظیم جدید کا مطالبہ تھا۔
- برطانوی دور میں ملک کو Presidencies ( کلکتہ، مدراس اور ممبئی ) اور کئی بڑے صوبوں جیسے مرکزی صوبہ اور برار میں تقسیم کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ ملک کا بڑا علاقہ دیسی حکمرانوں کے تحت تھا۔
- ایک زبان کے بولنے والے تمام لوگ جو متصلہ علاقوں میں رہتے تھے مطالبہ کرنے لگے کہ انہیں ایک علاحدہ ریاست کے تحت لایا جائے۔ اسی مقصد سے متحدہ کرناٹک (مدراس، میسور، ممبئی اور حیدرآباد کے کنڑی بولنے والوں کو ملاکر) متحدہ مہاراشٹرا، مہا گجرات تحریک، ٹرانگاؤ اور کوچن کو متحد کرنے اور سکھوں کے لیے پنجاب کی ریاست کو قائم کرنے کے مطالبات کیے جانے لگے۔
- ان تحریکوں میں سب سے طاقتور تحریک تلگو بولنے والوں کی تھی۔جنہوں نے کانگریس سے مطالبہ کیا کہ لسانی ریاستوں کی تائید میں منظور کی گئی قدیم قراردادوں کو نافذ کرے۔
- آندھرا مہا سبھا جو برطانوی دور میں بھی فعال تھی، مدراس پریسڈنسی کے تلگو بولنے والے افراد کو متحد کرنے کی کوشش کررہی تھی۔ یہ تحریک آزادی کے بعد بھی جاری رہی۔
- کمیونسٹوں نے جو اس تحریک کی تائید کررہے تھے 41 نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔
- جواہرلعل نہرو لسانی ریاستوں کے خلاف نہیں تھے مگر ان کا خیال تھا کہ یہ وقت اس کے لیے موزوں نہیں ہے۔اور یہ اس وقت کے قائدین کا متفقہ موقف تھا۔
- اکتوبر/1952 میں تلگو بولنے والوں کے لیے علیحدہ ریاست کا مطالبہ کرتے ہوئے 58 دن کی بھوک ہڑتال کے بعد پوٹی سری راملو کا انتقال ہوگیا۔
- نتیجتاً آندھرا اور تاملناڈو ریاستوں کا قیام عمل میں آیا۔اگست 1953 میں لسانی بنیادوں پر ریاستوں کے قیام کے مسئلہ پر غور وخوص کے لیے ریاستوں کی تنظیم جدید کمیشن (SRC) قائم کیا گیا۔جس میں فضل علی، کے۔ایم۔ پانیکر اور ہردیاناتھ کنجرو ممبر تھے۔
- فضل علی کمیشن کی رپورٹ کی بنیاد پر ریاستوں کی تنظیم جدید کا قانون پارلمنٹ میں منظور کیا گیا۔اس کی رو سے 14 ریاستیں اور چھ مرکزی علاقے تشکیل دیے گئے۔
- دستور کے نفاذ کے ایک ماہ کے اندر ہی منصوبہ بندی کمیشن قائم کیا گیا۔نہرو کے نزدیک منصوبہ بندی صرف بہتر معیشت نہ تھی بلکہ وہ بہتر سیاست کو بھی اس میں شامل سمجھتے تھے۔ان کا خیال تھا کہ منصوبہ ترقی کے ذریعہ ذات پات، مذہب، علاقہ اور طبقاتی تفریق کو ختم کیا جاسکتا ہے۔ساتھ ہی ساتھ انتشار پسندر رجحانات کو ختم کر کے ہندوستان کو ایک مضبوط اور جدید قوم بنایا جاسکتا ہے۔

- پہلے پنج سالہ منصوبے میں زراعت پر خصوصی توجہ دی گئی اوراس کے علاوہ غذائی اجناس کی پیداوار میں اضافہ، ذرائع حمل ونقل ومواصلات کی ترقی اور سماجی خدمات کے فروغ کو اہمیت دی گئی۔اس منصوبے میں ذریعے ہندوستان کوجلدازجلد صنعتیانے پرزوردیا گیا۔
- پہلے پنج سالہ منصوبے میں بڑے بڑے ڈیموں کی تعمیر کے ذریعے سے زراعت کی ترقی پرتوجہ دی گئی۔ان ڈیموں کی تعمیر کا مقصد آبپاشی میں اضافہ اوربجلی کی پیداوار تھا۔جس سے زراعت کے ساتھ صنعت کے شعبے کوبھی فائدہ پہنچا۔زرعی پیداوار میں اضافے کے باوجود وہ اس قدر زیادہ نہ ہوسکا کہ کل آبادی کی ضروریات کی کفالت کرسکے۔
- دوسرے پنج سالہ منصوبے سے صنعتوں پرتوجہ مرکوز کی گئی۔
- جب ہندوستان آزاد ہوا تواس وقت سرد جنگ شروع ہوچکی تھی اور دنیا کے ممالک دوگروہوں میں بٹ کرامریکہ یاروس کے کیمپ میں شریک ہوچکے تھے۔
- جواہرلعل نہرونے کسی بھی کیمپ میں شرکت نہ کرنے کی پالیسی اپنائی اوردونوں ممالک سے مساوی فاصلہ پر برقرار رکھتے ہوئے خارجہ پالیسی میں آزادانہ موقف اپنایا۔
- انہوں نے ایسے دیگر ممالک سے دوستی کی جواسی دوران آزاد ہوئے تھے اورمماثل خارجہ پالیسی اختیار کرنا چاہتے تھے۔ان ممالک میں انڈونیشاء،مصر،یوگوسلاویہ اوردیگر ممالک شامل تھے۔ان تمام نے مل کرناوابستگی کی تحریک کوشروع کیا۔
- اپنے قریبی پڑوسیوں کے لیے جواہرلعل نہرونے ایک دوسرے کے داخلی معاملات میں مداخلت نہ کرنے کی پالیسی کواپنایا جسے پنج شیل کہا جاتا ہے۔
- پہلی جنگ 1948 میں کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان کے ساتھ اوردوسری جنگ 1962 میں چین کے ساتھ ہوئی۔
- دیگر ریاستوں کے مقابلے میں جموں اورکشمیر کی ریاست بالکل جداگانہ حالات میں انڈین یونین میں شامل ہوا تھا۔یہاں کا حکمران ہری سنگھ،دوسری ریاستوں کے برخلاف ہندوستان یاپاکستان میں شامل ہوئے بغیر آزادرہنا چاہتا تھا۔یہ راجہ ہندوتھا مگر ریاست میں آبادی کی اکثریت مسلمانوں پر مشتمل تھا۔ہندوستان کی آزادی کے وقت جموں وکشمیر میں عوامی تحریک ''آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس'' شروع ہوئی جس کی قیادت شیخ عبداللہ کررہے تھے۔اس تحریک نے مہاراجہ سے مطالبہ کیا کہ سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کووسیع تر مواقع دیے جائیں اورایک نمائندہ حکومت بنائی جائے۔یہ تحریک بعد میں نیشنل کانفرنس کے نام سے جانی جانے لگی اوراس میں ہندواورسکھ بھی شامل ہوگئے۔مذہبی رواداری اورسوشلزم جیسے کئی امور پر کاربند رہنے کے اصول کی وجہ سے نیشنل کانفرنس،کانگریس کے مشابہ ہوگئی۔
- 1947 کے اواخر میں ریاست کومغربی سرحدوں سے رضاکاروں کی بیرونی حملے کا سامنا کرنا پڑا جنگی حمایت پاکستان کررہا تھا۔جب حملہ آورسری نگر کے قریب پہونچنے لگے تو مہاراجہ نے ہندوستانی فوجوں سے دفاع کی درخواست کی۔لیکن ہندوستانی گورنر جنرل نے واضح کردیا کہ ہندوستانی فوج مہاراجہ کی مدد کرسکتی ہے جب جموں وکشمیر کوہندوستان میں شامل کیا جائے۔اسی دوران ریاست کے مستقبل کے متعلق کئی ایک تبادلات بشمول خودمختاری کے بارے میں وسیع پیمانے پرمباحث ہوئے۔
- جنوری 1948 میں ہندوستان نے اس مسئلے کواقوام متحدہ سے رجوع کیا۔لیکن مسئلہ کومدلل انداز میں پیش نہ کرنے کی وجہ سے یہ ہندوستان پاکستان کے درمیان متنازعہ سوال بن گیا۔اسی دوران شیخ عبداللہ نے دہلی معاہدے پردستخط کئے جس کی روسے کشمیریوں کوہندوستان کے مکمل شہری قراردیا گیا اوردیگر ریاستوں کے مقابلے میں زیادہ خودمختاری اوراختیارات اس ریاست کودئے گئے۔اس معاہدے کی اکثر شرائط میں ریاست کی شناخت اورامتیاز کاتحفظ کرنے کی بات کہی گئی اورانہیں دستورہند میں دفعہ 370 کی شکل میں جگہ دی گئی۔

- اسی عرصے میں ریاست میں معاشی عنوان پر انتشار شروع ہوا جو مذہبی رنگ اختیار کر گیا۔ ریاست میں اراضی اصلاحات کی وجہ سے جن زمینداروں کو نقصان اٹھانا پڑا ان میں اکثر ہندو تھے۔ انہیں تحدید اراضی قانون کے تحت زائد زمینات سے ہاتھ دھونا پڑا۔ جبکہ اس معاشی پروگرام سے استفادہ حاصل کرنے والے اکثر لوگ مسلم تھے۔
- 1950-1990 کے دوران مرکزی حکومت نے کئی بار یہ کوشش کی کہ جموں وکشمیر کی خودمختاری کو گھٹا کر دوسری ریاستوں کے مماثل کر دیا جائے۔ اس کے نتیجے میں کشمیری عوام کی طرف سے شدید ردعمل سامنے آیا اور 1990 کی دہائی میں کشمیر کی آزادی تحریک شروع ہونے کا سبب بنا۔ ان ہی برسوں میں کئی ہندو خاندانوں کو وادی کشمیر میں اپنی رہائش ترک کر کے ملک کے دوسرے حصوں کو منتقل ہونا پڑا۔
- ہندوستان اس وقت جنگوں کے لیے پوری طرح تیار نہیں تھا۔ خصوصاً 1962 کی جنگ میں ہمیں بھاری جانی اور مالی نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔
- 1964ء میں نہرو کے انتقال کے بعد یہ سوال اٹھ کھڑا ہوا کہ کیا جمہوریت خود بہ خود پنپ سکتی ہے یا دیگر ملکوں کی طرح وہ اپنے اقدار کھو بیٹھے گی۔ تاہم کانگریس نے حکومت کے لیے لال بہادر شاستری کو منتخب کر کے جانشینی کے مسئلہ کو حل کر لیا۔
- لال بہادر شاستری کے آگے کئی مسائل سلسلہ وار کھڑے تھے جو ہندوستان کے بنیادی اقدار اور اہداف کے لیے چیلنج تھے۔ ان میں سے ایک جنوب میں ڈی ایم کے کی شروع کردہ مخالف ہندی تحریک تھی۔ جس نے یکجہتی اور اتحاد کو خطرہ میں ڈال دیا تھا۔
- 1965ء میں پاکستان سے ہونے والی جنگ بھی تھی۔ 1965 میں لال بہادر شاستری کی بے وقت موت کے بعد اندرا گاندھی کو وزیر اعظم منتخب کیا گیا۔
- 1963ء میں جب سرکاری زبانوں کا قانون منظور ہوا تو DMK نے سمجھا کہ یہ ہندی کو سارے ملک پر مسلط کرنے کی کوشش ہے۔ اس لیے اس نے ریاست بھر میں ہندی کے خلاف تحریک شروع کر دی۔ انہوں نے ہڑتالیں اور دھرنے دیے۔ پتلے جلائے، یہاں تک کہ ہندی کتابوں اور دستور کے صفحات کو بھی جلا ڈالا۔
  - ہندی سائن بورڈس پر کئی جگہ کالک مل دی گئی۔ پولیس اور احتجاجیوں کے درمیان کھلے مقابلے ہوئے۔
  - حکومت نے ہندی کے علاوہ انگریزی کے استعمال کو نافذ کیا اور غیر ہندی داں کو کئی مراعات دی۔
  - دونوں مرتبہ وزرائے اعظم نے نہرو اور شاستری دونوں کے لیے اپنے ذاتی موقف سے زیادہ قوم کے اتحاد و یکجہتی عزیز تھی۔
- 1967ء کے انتخابات ہندوستان کی تاریخ کے لیے ایک سنگ میل ثابت ہوئے۔ ان انتخابات میں معلوم ہوا کہ انتخابات اپنا وجود منوانے میں کامیاب ہو چکے ہیں اور انہیں غیر سنجیدگی کے ساتھ نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔
- کانگریس پارٹی کو اپنے دور کی بدترین ہزیمت کا شکار ہونا پڑا۔ اسے حکومت بنانے کا موقع تو ملا لیکن انتہائی سادہ اکثریت کے ساتھ (284 نشستوں)، جو آزادی کے بعد سب سے کم اکثریت تھی۔
  - کانگریس کئی ریاستی اسمبلیوں میں شکست کھا گئی۔ جیسے بہار، یوپی، راجستھان، پنجاب، مغربی بنگال، اڑیسہ، مدراس اور کیرلا۔
  - ہندوستان میں یہ ایک بڑی تبدیلی تھی۔ وہ پارٹی جو 30 سال سے مسلسل حکمرانی کر رہی تھی۔ اب اسے سخت مقابلہ درپیش تھا۔
  - کانگریس کو سب سے زیادہ نقصان تاملناڈو اور کیرلا میں ہوا۔ تامل ناڈو میں DMK نے بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کی۔
- آندھرا پردیش میں تلنگانہ کی علاحدگی کا مطالبہ کیا جا رہا تھا۔ اس تحریک کی قیادت عثمانیہ یونیورسٹی کے طلباء کر رہے تھے جن کی بنیادی شکایت یہ تھی کہ ترقی کے ثمرات سے ریاست کے صرف بعض حصے ہی فائدہ اٹھا رہے تھے۔
- آسام کے قبائلی اضلاع کھاسی، جنتیا اور گارو ہلز کو علیحدہ کر کے ڈسمبر 1969 میں ایک نئی ریاست میگھالیہ کے نام سے بنائی گئی۔

- پنجاب کا قیام 1966 میں ہونے کے باوجود اس کا اپنا صدر مقام نہیں تھا۔
- 69-1968 کے دوران چنڈی گڑھ کو پنجاب کے حوالے کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کئی مظاہرے ہوئے جو ہریانہ اور پنجاب دو ریاستوں کا صدر مقام بنا ہوا تھا۔
- مہاراشٹرا میں یہ پرزور مطالبہ جاری تھا کہ بمبئی صرف مہاراشٹرا والوں کے لیے ہو۔اس کی قیادت شیوسینا کر رہی تھی۔جس کا مقصد جنوبی ہند کے باشندوں کو روکنا تھا۔جو اس کے خیال میں شہر کی ساری ملازمتوں پر قبضہ کر رہے تھے۔
- 1971 میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جنگ چھڑ گئی اور ہندوستان نے بنگلہ دیش کو آزاد کرانے اور اسے ایک آزاد ملک کا موقف دلانے میں کامیابی حاصل کی۔
- اندرا گاندھی نے نئی پالیسیوں اور پروگراموں کو متعارف کراتے ہوئے کانگریس کو ایک نئی راہ پر ڈال دیا۔اس کی وجہ سے وہ پارٹی کی تنظیم پر قابو حاصل کرنے میں کامیاب ہوئیں۔
- جنگ میں کامیابی کے فوری بعد کانگریس نے مشہور نعرہ ''غریبی ہٹاؤ'' استعمال کرتے ہوئے 1971 کے عام انتخابات میں شاندار کامیابی حاصل کر لی۔اس کی وجہ سے اندرا گاندھی کی مقبولیت بھی عروج پر پہنچ گئی۔
- 1972 کے ریاستی اسمبلیوں کے انتخابات میں بھی کانگریس نے اندرا گاندھی کی مقبولیت کی لہر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بہترین مظاہرہ کیا۔پارٹی اور پارلیمنٹ دونوں اب اندرا کے قابو میں تھے۔
- 1973 میں دستور کے بنیادی ڈھانچہ سے متعلق عدلیہ نے ایک یادگار فیصلہ دیا،جس کے ذریعہ دستور میں من مانی ترمیم کے حکومتی اختیار پر روک لگ گئی۔
- 1973 کی عرب اسرائیل جنگ کی وجہ سے تیل کی قیمتوں میں بے تحاشہ اضافہ ہوا اور حکومت شدید دباؤ میں آگئی۔
- افراط زر و اشیا کے ما تحیاج کی قیمتوں میں اضافہ،غذائی اجناس کی قلت اور بے روزگاری سے بھی حکومت کی بدنامی ہو رہی تھی۔
- جے پرکاش نارائن کی قیادت میں ساری اپوزیشن پارٹیاں متحد ہوگئیں اور کانگریس کے خلاف اور خصوصاً اندرا گاندھی کے خلاف مسلسل احتجاج کرنے لگیں۔اس تحریک کو جے پی تحریک بھی کہا جاتا ہے اور بہار و گجرات میں اس کا بڑا اثر تھا۔
- حکومت نے نظم وضبط کی برقراری کے بہانے شہری حقوق کی خلاف ورزی کرنے والے قوانین بنا کر اپنے شدید ردعمل کا اظہار کیا۔
- 1971 کے انتخابات میں عوامی نمائندگی کے قانون کی بعض دفعات کے خلاف ورزی کرنے پر الہ آباد ہائی کورٹ نے اندرا گاندھی کو لوک سبھا سے رکنیت کو ختم کر دیا۔لیکن اندرا گاندھی نے سپریم کورٹ سے مہلت (Stay) حاصل کر لیا۔
- کچھ وقت کے بعد جب جے پی تحریک زور پکڑنے لگی تو حکومت نے ایمرجنسی کا اعلان کر دیا۔اور اسے نظم وضبط کے برقراری اور جمہوریت کے تحفظ کے لیے ضروری قرار دیا۔
- ایمرجنسی کے نفاذ سے جمہوریت معطل ہو کر رہ گئی۔حکومت نے نظم وضبط کی برقراری کے عنوان سے کئی سخت اقدامات کئے۔اکثر بنیادی حقوق کو معطل کر دیا گیا۔من مانی،گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں اور شہری حقوق کی خلاف ورزی کی کئی مثالیں سامنے آئیں۔
- اس دور کا سب سے اہم کام 42ویں دستوری ترمیم ہے۔جس سے کئی اہم تبدیلیاں واقع ہوئیں۔
- **ریاستی تنظیم جدید**: ریاستوں کا قیام لسانی (زبان) کی بنیاد پر قیام۔SRC کے چیرمین فضل علی تھے۔
- **ایمرجنسی (ناگہانی حالات)**: ناگہانی حالات کی صورت میں حکومت نے سخت قوانین کا اطلاق کیا جس سے جمہوریت معطل ہوگئی۔

- **ایک جماعتی غلبہ**: آزاد ہندوستان کے انتخابات 1952ء، 1957 اور 1962ء میں کانگریس کی واحد جماعت کی حیثیت سے کامیابی
- **علاقائی تحریکات**: مقامی سطح پر اپنی تہذیب، زبان اور کلچر کی بقاء کے لئے چلائی جانے والی تحریکیں
- **قومیانہ**: حکومت کا کسی بھی کمپنی یا ادارہ کو اپنی راست اپنی تحویل میں لینا۔

## کثیر جوابی سوالات

(1) آسام سے ریاست میگھالیہ ڈسمبر ________ سال میں تشکیل پائی۔

(a)1968 (b)1969ء (c)1970ء (d)1971

(2) 1971ء میں کونسے ملک میں خواتین کو حق رائے دہی عطاء کی گئی۔

(a)سوئزرلینڈ (b)ملیشیاء (c)انڈونیشیاء (d)سنگاپور

(3) برطانوی دور میں یہ تنظیم کارکرد تھی۔

(a) رویندابھارتی (b) آندھرامہاسبھا (c) آندھراکلاکشترم (d) کوئی نہیں

(4) پارلیمان نے ریاستوں کی تنظیم جدید کا قانون منظور کیا۔

(a)1954ء (b) 1955ء (c) 1956ء (d) 1971ء

(5) ہندوستان میں پہلے عام انتخابات کس سال ہوئے

(a)1952ء (b) 1957ء (c) 1962ء (d) 1972ء

(6) زرعی اور صنعتی شعبہ میں ترقی کے لئے ضروری ہے۔

(a) بنک (b) سوسائٹی (c)ڈیم (d) کوئی نہیں

(7) دوسرے پنچ سالہ منصوبے میں اہمیت دی گئی۔

(a) صنعتی شعبہ (b)روزگار (c) زرعی شعبہ (d)خود مکتفی پروگرامس

(8) پنچ شیل معاہدہ ان ممالک کے درمیان ہوا۔

(a) ہندوستان۔برطانیہ (b) ہندوستان۔چین (c) چین۔برطانیہ (d)چین۔جاپان

(9) سبز انقلاب کا تعلق تھا۔

(a) آبپاشی نظام کی مہارت (b) کھادوں کا استعمال (c)بیجوں کا انتخاب (d)ان تمام سے

(10) اس دفعہ کے تحت جموں کشمیر کو خصوصی موقف دیا گیا ہے۔

(a) دفعہ 324 (b)دفعہ 266 (c)دفعہ 342 (d)دفعہ 370

## جوابات

| | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1-b | 2-a | 3-c | 4-b | 5-b | 6-c | 7-a | 8-b | 9-d | 10-c |

## جدید سیاسی رجحانات 1977ء تا 2000ء تک

- 1975ء سے 1985ء کا دور ہندوستانی جمہوریت کے لئے آزمائشی دور تھا۔اس کا آغاز ایمرجنسی کے دور سے ہوا جس میں بنیادی جمہوری حقوق بھی مسترد کردیئے گئے تھے اور اختتام راجیو گاندھی کی قیادت میں کانگریس کی شاندار انتخابی کامیابی کی صورت میں ہوا۔

- سیاسی نظریات جیسے سوشلسٹ، ہندو قوم پرست، کمیونسٹ فروغ پائے۔ طبقات جیسے کہ کسان، دلت، پسماندہ طبقے، اور علاقے بھی نمایاں ہونے لگے۔ اور اپنے اپنے مفادات کی تکمیل کا مطالبہ کرنے لگے۔ اسی دوران کئی غیر سیاسی تحریکیں بھی شروع ہوئیں مثلاً ماحولیات کی تحریکیں، خواتین کی تحریکیں، شہری حقوق کی تحریکیں، خواندگی کی تحریکیں وغیرہ اور یہ سماجی تبدیلی کا طاقتور ذریعہ بنیں۔
- جنوری 1977ء میں جب انتخابات کا اعلان ہوا سبھی حیرت زدہ رہ گئے کیونکہ کسی نے بھی اس کی توقع نہیں کی تھی۔ اندرا گاندھی نے تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا، صحافت پر پابندی ختم کردی اور وہ تمام پابندیاں بھی برخواست کر دیں جسکی وجہ سے نقل وحرکت کی آزادی، جلسے جلوس وغیرہ پر پابندی تھی۔
- تمام بڑی مخالف پارٹیوں نے متحد ہوکر کانگریس کا مقابلہ کرنے کی ٹھانی۔ کانگریس (او)، سوتنترا پارٹی، بھارتیہ جن سنگھ، بھارتیہ لوک دل اور سوشلسٹ پارٹی نے آپس میں اتحاد کیا اور جنتا پارٹی قائم کی۔ کانگریس کے بعض قائدین جیسے جگجیون رام نے کانگریس کو چھوڑ کر مخالف کانگریس محاذ میں شامل ہو گئے۔
- دوسری اہم پارٹیوں جیسے DMK، SAD، اور CPI(M) نے اپنی علاحدہ شناخت باقی رکھتے ہوئے کانگریس کے خلاف جنتا پارٹی کے محاذ کی تائید کرنے کا فیصلہ کیا۔ تجربہ کار قائدین جیسے جئے پرکاش نارائن، آچاریہ جے بی کرپلانی نے مخالف کانگریس اور مخالف ایمرجنسی پارٹیوں کو متحد کرنے میں اہم رول ادا کیا۔
- **DMK**۔ ڈراوڈا منیترا کذاگم۔ ٹاملناڈو کی ایک پارٹی جس نے وسیع تر خود مختاری، ریاستوں کے اختیارات کے لئے جدوجہد کو اپنا مقصد بنایا اور اس نے ریاست میں ہندی کے نفاذ کی سختی سے مخالفت کی۔

**جن سنگھ**۔ ایک ہندو قوم پرست پارٹی جو شمالی ریاستوں تک محدود تھی۔
- **BLD**۔ بھارتیہ لوک دل۔ سوشلسٹوں کی جانب سے تشکیل دی گئی پارٹی جس کا مقصد ہندوستانی کسانوں کے مفادات کا تحفظ تھا۔ یہ زیادہ تر اتر پردیش میں سرگرم تھی۔
- **کانگریس (او)**۔ کانگریس پارٹی کے قدامت پسند گروہ جنہوں نے علاحدہ پارٹی بنائی۔ وہ اندرا گاندھی کی پالیسیوں کی مخالفت کرتے تھے۔
- **CPI(M)**۔ کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسسٹ) قومی سطح کی ایک پارٹی جس نے انقلابی اصلاحات اراضی، ٹریڈ یونین اور سوشلسٹ پالیسیوں کے لئے جدوجہد کی۔
- **SAD**۔ شرومنی اکالی دل۔ پنجاب کی ایک پارٹی جو خاص کر سکھوں کے مفادات کی تکمیل کے غرض سے تشکیل دی گئی۔ اور یہ عموماً گردواروں کے قریب منظّم تھی۔ اس لیے یہ ایک نیم مذہبی رول والی پارٹی ہے۔ یہ بھی ریاستوں کے لئے وسیع تر خود مختاری کی حامی ہے۔
- ہندوستانی جمہوریت کے تاریخی انتخابات تھے۔ پہلی مرتبہ کانگریس پارٹی کو قومی سطح پر شکست ہوئی۔ اس دوران جناب نیلم سنجیوریڈی 26 جنوری 1977ء کو لوک سبھا کے 6 ویں اسپیکر منتخب ہوئے۔ بعد ازاں وہ بلا مقابلہ صدر جمہوریہ ہند نامزد ہوئے۔
- تمام جماعتوں نے ان کی غیر مشروط تائید کی وہ ہندوستان کے 6 ویں صدر جمہوریہ کے عہدے پر 25 جولائی 1977ء کو فائز ہوئے۔
- یہ واقعہ مخلوط حکومت کے سیاسی افکار کے آغاز کا نقیب ثابت ہوا اس سے روایتی سیاست کے بجائے عظیم مدبرانہ شخصیات اور اعلیٰ معیار کے افراد کو منتخب کرنا جدید سیاست کے لیے نئی راہ کے طور پر ہموار ہوئی۔
- نیلم سنجیوریڈی نے اپنی میعاد کے دوران تین وزیر اعظم مرارجی دیسائی، چرن سنگھ اور اندرا گاندھی کے ساتھ کام کیا۔
- فتح یاب جنتا پارٹی نے اپنے آپ کو مزید مستحکم کرنے کی غرض سے 9 ریاستوں میں قائم کانگریس حکومتوں کو برطرف کر دیا۔

- اتر پردیش، مدھیہ پردیش، راجھستان اور بہار میں جنتا پارٹی، مغربی بنگال میں CPI(M) اور ٹاملناڈو میں DMK کی کامیابی سے مرکزی حکومت کے اس دلیل کی تائید ہوئی۔
- جنتا پارٹی نے اس دعوی کے ساتھ اقتدار حاصل کیا تھا کہ وہ جمہوریت کی بحالی اور مطلق العنانیت کے خاتمہ کے لئے کام کرے گی۔لیکن اس کے اتحادیوں میں نا اتفاقی اور انتشار نے اسکی حکمرانی پر بہت برا اثر ڈالا۔اور یہ دور حکومت داخلی جھگڑوں اور انحرافات کا شکار رہا۔ پارٹی میں گروہی جھگڑوں کی وجہہ سے یہ حکومت صرف تین سال کی مدت میں زوال پذیر ہوگئی۔
- 1980ء میں کانگریس اقتدار پر واپس ہوئی۔اس نے 9 ریاستوں میں برسر اقتدار غیر کانگریسی اور جنتا پارٹی کی حکومتوں کو برطرف کرتے ہوئے ''جیسے کو تیسا'' کر دکھایا۔کانگریس نے تمام ریاستوں میں کامیابی حاصل کی سوائے ٹاملناڈو اور مغربی بنگال کے۔
- جنتا پارٹی اور کانگریس پارٹی دونوں کے اس عمل نے وفاقی اصولوں کو کمزور کر دیا اور مرکزیت کو تقویت بخشی۔اسکی وجہہ سے ملک کے اتحاد و سالمیت کو بعض پرخطر چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا۔
- اکثر ریاستوں کے عوام نے خود کو الگ تھلگ اور اجنبی محسوس کیا اور مرکز سے وسیع تر خود مختاری کی مانگ کرنے لگے اور بعض مواقع ایسے بھی آئے کہ ہندوستان سے علاحدگی کے متمنی ہو گئے۔
- اسی دوران غیر کانگریسی علاقائی پارٹیاں جیسے SAD اور DMK نے اتحاد کر کے مشترکہ محاذ بنایا تاکہ قومی سطح پر فیصلہ سازی، وسیع تر مالیاتی خودمختاری، ریاستی معاملات میں مرکز کی کم تر مداخلت، گورنر کے اختیارات کے غلط استعمال اور صدر راج کے ظالمانہ نفاذ پر اتفاق رائے پیدا کریں۔
- این۔ٹی۔آر نے 1982ء میں اپنی 60ویں سالگرہ کے موقع پر انہوں نے تلگودیشم پارٹی قائم کی۔ان کا ادعا تھا کہ تلگودیشم پارٹی کے قیام کا مقصد تلگو بولنے والے لوگوں کی عزت نفس اور توقیر کا تحفظ ہے۔
- سرکاری مدارس میں دوپہر کے کھانے کی اسکیم، غریبوں کے لئے دو روپے کلو چاول کی فراہمی کی اسکیم اور شراب پر امتناع وغیرہ۔ان عوامی شہرت کے حامل اسکیموں کی وجہہ سے 1982ء کے انتخابات میں تلگودیشم پارٹی نے شاندار کامیابی حاصل کی۔
- تاہم 1984ء میں جب این ٹی آر سرجری کے لئے امریکہ گئے ہوئے تھے تو گورنر نے انہیں بلا جواز کے برطرف کر دیا۔گورنر نے این بھاسکر راؤ کو چیف منسٹر مقرر کیا جو تلگودیشم پارٹی سے منحرف ہو کر کانگریس میں جا ملے تھے۔
- امریکہ سے واپسی پر این ٹی آر نے گورنر کے اس اقدام کو چیلنج کیا اور ثابت کیا کہ اسمبلی کے ارکان کی اکثریت ان کی تائید میں ہے۔ایک مہینے کی جدوجہد کے بعد مرکزی حکومت نے گورنر کو تبدیل کر دیا۔
- نئے گورنر نے دوبارہ این ٹی آر کا تقرر بہ حیثیت چیف منسٹر کے کیا۔اس ظالمانہ برطرفی کے خلاف جدوجہد میں این ٹی آر کی حمایت کئی پارٹیوں نے کی جو دیگر ریاستوں میں برسر اقتدار تھیں مثلاً CPI(M)، DMK، SAD، نیشنل کانفرنس وغیرہ۔
- 1970 کے دہے کے آخر میں عوامی ناراضگی ایک سماجی تحریک میں تبدیل ہوگئی۔جسکی قیادت آل آسام اسٹوڈنٹس یونین (AASU) کر رہی تھی۔
- اکالی دل نے 1978ء میں جنتا پارٹی کے دور حکومت میں کئی قراردادیں منظور کیں اور مرکزی حکومت سے ان کو نافذ کرنے کا مطالبہ کیا۔
- اکالی دل کا سب سے اہم مطالبہ یہ تھا کہ ریاستوں کو زائد اختیارات دینے اور اختیارات کو غیر مرکوز کرنے کے لئے دستور میں ترمیم کی جائے۔
- کانگریس اور اکالی دل میں بڑھتی انتخابی مسابقت نے حالات کو اور بگاڑ دیا۔اکالی دل حکومت کی برطرفی اور 1980ء میں کانگریس کی اقتدار پر واپسی نے جلتی پر تیل کا کام کیا اور سکھوں میں یہ خیال جڑ پکڑ گیا کہ انکے خلاف امتیاز برتا جا رہا ہے۔کئی ناخوشگوار واقعات کی وجہہ سے سکھوں اور مرکزی حکومت میں فاصلے مزید بڑھ گئے۔

- بھنڈاراں والے نے جوسکھ جنگجو گروپ کا لیڈر تھا علاحدگی پسندی کی ترغیب دینی شروع کی اور علاحدہ سکھ ریاست خالصتان کی تشکیل کا مطالبہ کرنے لگا۔ یہ دور ریاست میں شورشوں اور فسادات کا دور تھا۔
- انتہا پسندوں نے پنجاب میں سکھوں اور غیر سکھ برادری کے لوگوں پر بھی کٹر روایتی طرز زندگی کو نافذ کرنے کی کوشش کی۔ اس تنازعہ نے فرقہ واریت کا رنگ اختیار کرلیا۔ غیر سکھ برادری کے لوگوں پر حملے کئے گئے۔
- آخر کار سکھ علاحدگی پسند گروپوں نے ایک مرتبہ سنہری گردوارہ پر قبضہ کرلیا تو اس عمارت کو انتہا پسندوں سے خالی کروانے کے لئے فوج گردوارے میں داخل ہوگئی۔ لیکن فوج کے داخلہ کو سکھوں کی عبادتگاہ کی بے حرمتی تصور کیا گیا اور سکھوں میں علاحدگی پسندی مزید بڑھ گئی۔
- اس تمام کشیدگی کا نتیجہ 1984ء میں وزیر اعظم اندرا گاندھی کے قتل کی صورت میں ظاہر ہوا
- راجیو گاندھی کے وزیر اعظم بننے کے بعد، انہوں نے شرومنی اکالی دل کے ساتھ مذاکرات کئے اور SAD کے صدر سنت لونگوال سے معاہدہ کیا۔ پنجاب میں تازہ انتخابات کروائے گئے اور SAD کو کامیابی بھی حاصل ہوگئی لیکن امن کا یہ دور نہایت مختصر ثابت ہوا کیونکہ انتہا پسندوں نے سنت لونگوال کو قتل کردیا۔
- آخر کار انتہا پسندوں کے ساتھ عوام کی ہمدردیاں ختم ہوجانے سے 1990ء کے اواخر میں پنجاب میں امن بحال ہوگیا۔
- راجیو گاندھی کی قیادت میں کانگریس نے انتخابات میں فقید المثال کامیابی حاصل کی۔
- راجیو گاندھی نے پنجاب، آسام، میزورم اور پڑوسی ملک سری لنکا کے ساتھ امن کی شروعات میں پہل کی۔ ہندوستان کی جانب سے دو متحارب گروپوں (علاحدگی پسند ٹامل باشندوں اور سنہالی حکومت) کے مابین امن کے قیام کے لئے اپنی فوج روانہ کی۔ لیکن یہ ایک تباہ کن مہم ثابت ہوئی کیونکہ اسے نہ ٹامل باشندوں نے قبول کیا اور نہ ہی سری لنکا کی حکومت نے اور آخر کار 1989ء میں فوج کو واپس ہونا پڑا۔
- راجیو گاندھی کا احساس تھا کہ ملک کی ترقی پر مکمل توجہ دینے کے باوجود اس کے ثمرات حقیقی استفادکنندگان تک نہیں پہنچ پا رہے ہیں۔
- ایک مشہور تقریر کے دوران انہوں نے کہا کہ خرچ کئے جانے والے ہر روپیے میں سے صرف 15 پیسے ہی غریبوں تک پہنچتے ہیں۔
- راجیو گاندھی کا ایقان تھا کہ ہندوستان کو جدید ٹکنالوجی خاصکر کمپیوٹر اور مواصلاتی ٹکنالوجی کو اپنانے کی اشد ضرورت ہے۔ انہوں نے اس سمت قدم بڑھاتے ہوئے ہندوستان میں مواصلاتی انقلاب برپا کردیا۔
- 1989ء کے انتخابات میں انتظامیہ اور سیاسی حلقوں میں رشوت ستانی کا مسئلہ غیر کانگریسی پارٹیوں کے لئے نہایت اہم انتخابی مسئلہ بن گیا۔ ایک بار پھر غیر کانگریسی پارٹیوں نے اپنے اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے آپس میں اتحاد کیا تو کانگریس کے لئے کامیابی ممکن نہ ہوسکی۔
- کانگریس نے انتخابات میں قابل لحاظ نشستوں پر کامیابی حاصل کی لیکن حکومت بنانے کی بقدر اکثریت اسے حاصل نہ ہوئی۔ لہٰذا پہلی مخلوط حکومت وی پی سنگھ کی قیادت میں جنتا دل پارٹی نے تشکیل دی۔
- 1990 کا دہا ہندوستان کی مابعد آزادی کی تاریخ میں نمایاں تبدیلیوں کا دہا تھا۔ مسابقتی کثیر پارٹی نظام میں تبدیلی کے بعد اب یہ تقریباً ناممکن ہوگیا کہ کوئی واحد سیاسی پارٹی اپنے بل پر نشستوں کی اکثریت حاصل کرلے اور حکومت تشکیل دے۔
- 1989ء کے بعد سے قومی سطح پر تشکیل دی گئی تمام حکومتیں یا تو مخلوط حکومتیں تھیں یا پھر اقلیتی نشستوں کی حامل حکومتیں تھیں۔ کئی قومی اور علاقائی پارٹیوں کو مرکزی حکومت تشکیل دینے کے لئے اتحاد کرنا لازمی ہوگیا۔
- ابتدائی مخلوط حکومتیں انتہائی غیر مستحکم تھیں اور وہ اپنی میعاد کی تکمیل بھی نہ کرپائیں۔ لیکن بعد میں بننے والی مخلوط حکومتوں نے مشترکہ پروگراموں کو اپنایا اور اپنی حامی پارٹیوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے کوآرڈنیشن کمیٹیاں قائم کیں۔

- جیسے کہ بی جے پی کی زیر قیادت نیشنل ڈیموکراٹک الائنس کی مخلوط حکومت اور کانگریس کی زیر قیادت یونائیٹڈ پروگریسیو الائنس کی مخلوط حکومت نے اپنی میعاد کی تکمیل کی۔مزید یہ کہ UPA ایسی پہلی مخلوط حکومت بنی جو دوبارہ منتخب ہوئی۔
- بائیں بازو کی پارٹیوں نے یعنی کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا(CPI)، فارورڈ بلاک، انقلابی سوشلسٹ پارٹی، کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا مارکسسٹ (CPM) نے ملکر بایاں محاذ تشکیل دیا اور 1977ء میں مغربی بنگال میں انتخابات میں کامیابی حاصل کر کے CPM کے جیوتی بسو کی قیادت میں حکومت تشکیل دی۔
- آپریشن بارگا کے نتیجے میں زمیندار، بارگہ داروں کو جبری طور پر زمینوں سے بے دخل کرنے سے باز آ گئے۔درحقیقت بارگاداروں کے حقوق کو موروثی اور بعد میں مستقل کر دیا گیا۔
- آپریشن بارگا اور پنچایت راج کے نفاذ سے بایاں محاذ دیہی آبادی کی قابل لحاظ تائید حاصل کرنے میں کامیاب رہا اور 2006ء تک متعدد بار انتخابات میں بائیں محاذ نے کامیابی حاصل کی۔یہ جمہوری انداز میں ریاست کے عوام کی امنگوں اور ضرورتوں کو پورا کرنے کے مختلف راستوں میں سے ایک تھا۔
- بھارتیہ جنتا پارٹی نے اس سیاسی رجحان کی قیادت کی کہ ہماری قوم کی تعمیر آبادی کی اکثریت کے یعنی ہندوؤں کے مذہبی تشخص کی اساس پر ہونی چاہیے۔
- سیاسی رجحان 1980ء تک ہندوستانی سیاست کے حاشیوں پر تھا۔مثال کے طور پر 1984ء کے انتخابات میں بی جے پی نے لوک سبھا میں صرف دو نشستیں حاصل کی تھیں۔لیکن جب اس پارٹی نے ایودھیا مسئلہ کو اٹھایا تو وہ شہرت حاصل کرنے لگی۔اس نے فیصلہ کیا کہ مسجد کے مقام پر مندر کی تعمیر کی مہم چلائے گی جس کے بارے میں ان کا دعویٰ تھا کہ وہ رام چندر جی کی پیدائش کا مقام ہے۔
- 1990ء میں بی جے پی لیڈر ایل کے اڈوانی نے سومناتھ سے ایودھیا تک اس مطالبہ کی حمایت میں ''رتھ یاترا'' نکالی۔اس مہم کے دوران بی جے پی نے اس بات پر بحث چھیڑ دی کہ سیکولر سیاست میں اقلیتوں خصوصاً مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے ہندو اکثریت کے مفادات کو نظر انداز کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔
- اس مہم کی وجہ سے سماج فرقہ وارانہ خطوط پر تقسیم ہو گیا اور بے شمار فرقہ وارانہ فسادات ہوئے اور بہار میں ایل کے اڈوانی کی گرفتاری کے ساتھ اس مہم کا اختتام ہوا۔
- انتخابی مہم کے دوران سری لنکا کے ٹامل علاحدگی پسند گروپ LTTE نے سری لنکا کو ہندوستانی فوج روانہ کرنے کے لئے انتقام کے طور پر راجیو گاندھی کا قتل کر دیا۔
- راجیو گاندھی کے قتل کے بعد چلی ہمدردی کی لہر میں کانگریس نے مرکز میں اقتدار حاصل کر لیا لیکن بی جے پی کی عددی طاقت لوک سبھا میں 120 کو پہنچ گئی۔
- 1992ء میں مندر کی مہم چلاتے ہوئے ایودھیا میں جمع ہوئے ہجوم نے مسجد کو شہید کر دیا۔اس واقعہ کی وجہ سے بڑے پیمانے پر احتجاج ہوئے اور فرقہ وارانہ فسادات کی آگ بھڑک اٹھی جس میں ہزاروں لوگ مارے گئے۔
- 1991ء میں جب وی پی سنگھ حکومت کا زوال ہو گیا تھا، ملک شدید معاشی بحران سے دوچار تھا۔اسکے بیرونی زرمبادلہ کے ذخائر ختم ہو چکے تھے جن کے ذریعے قرضوں اور درآمدات کے لئے ادائیاں کی جاتی ہیں۔اس کا مطلب یہ تھا کہ فوری مزید قرض حاصل نہ کیا گیا تو ہندوستان دوسرے ملکوں کو ادائی نہ کرنے کی وجہ سے خاطی قرار پائے گا۔

- 1992ء میں پی وی نرسمہاراؤ کی زیر قیادت قائم ہوئی کانگریس کی نئی حکومت نے انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ (IMF) سے قرض کے لئے مذاکرات کئے تا کہ اس بحران سے نکلا جاسکے۔ IMF نے قرض جاری کرنے کے لئے چند سخت شرائط رکھے (جسے اسٹرکچرل ایڈجسٹمنٹ پروگرام کہا گیا) جسکی بنیاد پر ہندوستان کو لبرلائزیشن (آزادیانے) کی پالیسی پر عمل کرنے پر مجبور ہونا پڑا
- بیسویں صدی کے اختتام تک ہندوستان بین الاقوامی بازار میں پہنچنے پر مجبور ہو چکا تھا۔ ہندوستان میں ایسی جمہوریت فروغ پارہی تھی جس میں مختلف طبقات کی اپنی آواز تھی اور انتشار پسند فرقہ وارانہ سیاسی حرکت پذیری ملک اور سماج کے امن کے لئے خطرہ بنی ہوئی تھی۔
- ہندوستان نے اپنے پچاس سالہ آزمائشی دور میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نسبتاً طاقتور معیشت اور مضبوط و مستحکم جمہوری سیاست کی تعمیر میں کامیابی حاصل کی۔
- البتہ ہندوستان نے شدید غربت اور ذات پات، طبقات، علاقوں اور جنس پر مبنی عدم مساوات کو ختم کرنے میں مکمل طور پر کامیابی حاصل نہیں کی۔ یہ وہ ورثہ تھا جو آزادی کے بعد پچاس سالہ دور نے 21 ویں صدی کے ہندوستان کے لئے چھوڑا۔
- **مقامی خواہشات:** عوام کا اپنے متعلقہ علاقوں کے پس منظر کے مطابق مطالبات کو منوانے کی کوشش کرنا۔
- **مخلوط حکومت** : ایک سے زائد جماعتوں کے اشتراک سے تشکیل دی جانے والی حکومت۔
- **فرقہ واریت** : اپنے فرقہ یا طبقہ کے تئیں حد سے زیادہ لگاؤ۔
- **اکثریت:** ہندوستانی پارلیمان میں دوتہائی نشستوں پر کامیابی اکثریتی جماعت کا درجہ دلواتی ہے۔ جیسے کہ 2014ء کے انتخابات میں بی۔جے۔پی کو دوتہائی اکثریت حاصل ہوئی ہے۔
- **اقلیت:** پارلیمان میں دوتہائی اکثریت سے کم نشستوں کا حصول ہو تب اسے اقلیت کا درجہ ملتا ہے۔ جیسے کہ 2014ء میں کانگریس کو اقلیتی جماعت کا موقف حاصل ہوا ہے۔

## کثیر جوابی سوالات

(1) ایمرجنسی کے بعد کانگریس چھوڑ کر کس نے مخالف کانگریس محاذ میں شمولیت اختیار کی۔

(a) کامراج نادر (b) جے۔پرکاش نارائن (c) جے۔بی۔کرپلانی (d) جگجیون رام

(2) این۔ٹی۔آر نے اپنی 60 سالگرہ پر کس سال تلگودیشم پارٹی قائم کی۔

(a) 1982ء (b) 1983ء (c) 1984ء (d) 1985ء

(3) منڈل کمیشن نے پسماندہ طبقات کے لئے کتنے فیصد تحفظات کی سفارش کی ہے۔

(a) 31 فیصد (b) 40 فیصد (c) 25 فیصد (D) 27 فیصد

(4) آپریشن بلیو اسٹار کس سال ہوا۔

(a) 1968ء (b) 1969ء (c) 1984ء (d) 1971ء

(5) جنتا پارٹی کس سال اقتدار میں آئی۔

(a) 1980ء (b) 1967ء (c) 1984ء (d) 1977ء

(6) بائیں بازو کی سیاسی جماعت کی مثال ہے۔

(a) سی۔پی۔آئی (b) کانگریس (c) جنتا پارٹی (d) ڈی۔ایم۔کے

(7) مہاراشٹرا کے کسان کس کی قیادت میں جدوجہد کررہے تھے۔

(a) سردار جوشی (b) ولاس راؤ پاٹل (c) بال ٹھاکرے (d) شرد پوار

(8) ریاست میں صدر راج کونسے دفعہ کے تحت رائج کیا جاتا ہے۔

(a) دفعہ 352 (b) دفعہ 370 (c) دفعہ 356 (d) دفعہ 324

(9) وزیراعلیٰ کے عہدے پر طویل عرصہ تک فائز رہنے والی شخصیت۔

(a) جیوتی باسو (b) نریندر مودی (c) شیلا ڈکشٹ (d) نوین پٹنائک

(10) 1989ء میں جنتا دل اتحاد کے پہلے وزیراعظم تھے۔

(a) چندرا شیکھر (b) وی۔پی سنگھ (c) مراجی دیسائی (d) پی۔وی نرسمہا راؤ

10) ہندوستان کے ________ وزیراعظم کا ایقان تھا کہ ہندوستان کو جدید ٹکنالوجی اور مواصلاتی ٹکنالوجی اپنانے کی شدید ضرورت ہے۔

(a) چندرا شیکھر (b) راجیو گاندھی (c) مراجی دیسائی (d) پی۔وی نرسمہا راؤ

## جوابات

| | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1-c | 2-a | 3-c | 4-c | 5-d | 6-a | 7-d | 8-c | 9-a | 10-b |

**جوڑ ملایئے۔**

| (الف) | | | (ب) |
|---|---|---|---|
| (1) سری ہری کوٹہ | ( ) | ( ) | (A) آسام کی سیاسی جماعت |
| (2) چھٹویں صدر جمہوریہ ہند | ( ) | ( ) | (B) تلگو دیشم |
| (3) بھارتیہ لوک دل | ( ) | ( ) | LTTE (C) |
| (4) AGP | ( ) | ( ) | (D) آندھرا پردیش |
| (5) ٹیلی کام انقلاب | ( ) | ( ) | (E) نیلم سنجیوا ریڈی |
| (6) اکالی دل | ( ) | ( ) | (F) سوشلسٹوں کی جماعت |
| (7) بین الاقوامی قرض | ( ) | ( ) | ESLV (G) |
| (8) NDA حکومت | ( ) | ( ) | (H) راجیو گاندھی |
| (9) سری لنکا | ( ) | ( ) | (I) اٹل بہاری واجپائی |
| (10) این۔ٹی۔آر | ( ) | ( ) | IMF (J) |
| | | | (I) پنجاب |

**جوابات:** D (1) E (2) F(3) A (4) H (5) I (6) J (7) I (8) C (9) B (10)

## دوسری عالمی جنگ کے بعد۔دنیا اور ہندوستان

- دوسری عالمی جنگ کے مختلف ملکوں پر الگ الگ اثرات مرتب ہوئے۔اس کے بدترین اثرات یوروپی ممالک خصوصاً USSR، پولینڈ اور یوگوسلاویہ پر پڑے جنگی تقریباً 20% آبادی کا صفایا ہوگیا۔

- معاشی اعتبار سے بھی شہروں، کارخانوں اور کانوں کی بڑے پیمانے پر تباہی کی صورت میں یو ایس ایس آر (روس) اور دیگر یوروپی ممالک کا بہت زیادہ نقصان ہوا۔
- USSR کے لگ بھگ 1700 قصبات، 31,000 کارخانے اور 70,000 سے زائد دیہات تباہ و تاراج ہو گئے۔
- جنگ کے خاتمہ کے بعد اہم تحادی ملکوں جیسے برطانیہ، فرانس، امریکہ، روس اور چین نے مجلس اقوام متحدہ کے قیام سے متعلق ایک دستاویز تیار کیا تھا۔
- UNO کے قیام کے وقت رکن ممالک کی تعداد 54 تھی جو بڑھ کر 2014 میں 193 تک پہنچ گئی۔
- مجلس اقوام متحدہ اپنے چھ شعبوں کے ذریعے فرائض انجام دیتا ہے۔
- بین الاقوامی عدالت جو ہیگ میں واقع ہے، عالمی صحت تنظیم جو جنیوا میں واقع ہے، مجلس اقوام کی تعلیمی، سائنسی و ثقافتی تنظیم (یونیسکو) جو پیرس میں واقع ہے اور مجلس اقوام کا بچوں کا ایمرجنسی فنڈ (یونیسیف) نامی ادارہ جو نیویارک میں ہے۔
- مجلس اقوام متحدہ کے تمام رکن ممالک مل کر سکریٹری جنرل کا انتخاب کرتے ہیں جو مجلس اقوام متحدہ کا سب سے اہم عہدیدار ہوتا ہے۔ اس عہدہ پر تقرر مختلف براعظموں سے گشتی بنیاد پر ہوتا ہے۔ مجلس اقوام متحدہ کا سب سے اہم شعبہ جنرل اسمبلی ہوتا ہے جہاں تمام ملکوں کے درمیان مختلف اہم معاملات پر باقاعدہ مذاکرت و مباحثے ہوتے ہیں۔
- جنگ اور امن سے متعلق فیصلے سیکوریٹی کونسل میں کیے جاتے ہیں جو ایک اور اہم شعبہ ہے۔ اس میں پانچ ملکوں کو خصوصی موقف حاصل ہے جو سیکوریٹی کونسل کے مستقل ارکان کہلاتے ہیں یہ ممالک چین، فرانس، برطانیہ، روس اور امریکہ ہیں۔
- کونسل کے کسی بھی فیصلہ کو ان میں سے کوئی بھی ملک مسترد کرنے کا اختیار رکھتا ہے جو ویٹو کا اختیار کہلاتا ہے۔
- مابعد جنگ کے دور میں دو بڑے سیاسی اور نظریاتی بلاک وجود میں آئے۔ ایک کمیونسٹ بلاک جسکی قیادت USSR کر رہا تھا اور دوسرا جمہوری سرمایہ دار بلاک جسکی قیادت USA کر رہا تھا۔
- ایک طرف USSR نے مساوات اور مملکتی نگرانی میں ترقی کے تصورات اور ان تصورات کی مخالفت کرنے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹنے کا نظریہ پیش کیا تو دوسری طرف USA نے کثیر پارٹی جمہوریت اور خانگی سرمایہ داروں کی نگرانی میں ترقی کے نظریہ کو پیش کیا۔
- USSR کے بلاک میں پورا مشرقی یوروپ (پولینڈ، ہنگری اور مشرقی جرمنی وغیرہ) اور کئی نو آبادیاں جو آزادی حاصل کر رہی تھیں جیسے چین اور ویتنام وغیرہ تھے۔ مغربی یوروپ کے ممالک جیسے برطانیہ، فرانس، اسپین وغیرہ USA کے قریبی حلیف تھے۔
- ان دو بلاکوں میں دوسرے تمام ممالک کو اپنے بلاکوں میں شامل کرنے کے معاملے میں زبردست مسابقت تھی۔
- دوسری عالمی جنگ کے بعد ان دو بلاکوں کے درمیان لگ بھگ پینتالیس سال تک ایک عجیب جنگ لڑی گئی۔ یہ ایسی جنگ تھی جس میں اصل مقابلہ آرائی کرنے والے ایک دوسرے پر نہ حملہ کرتے تھے اور نہ ہی راست لڑائی ہوتی تھی اور اس طرح یہ کوئی "گرم" جنگ نہیں تھی۔ بلکہ یہ جنگ بند کمروں میں بیٹھ کر افواہوں اور پروپگنڈے کے ذریعے لڑی گئی۔ اسے "سرد جنگ" کا نام دیا گیا
- روایتی جنگوں کی طرح حقیقی لڑائی نہیں ہوئی تھی۔ اس سرد جنگ نے جو USA اور USSR کے درمیان شدید تناؤ سے عبارت تھی، 1945ء سے 1991ء کے درمیان دنیا میں ہونے والی ہر شئے کی صورت گری کی اور اسے متاثر کیا۔
- سرد جنگ میں بعض اہم تدابیر اختیار کی گئیں جن میں نیابتی جنگیں، فوجی معاہدے اور ہتھیاروں کی دوڑ شامل تھے۔
- امریکہ اور USSR دونوں کے پاس بھی نیوکلیر ہتھیاروں کا ذخیرہ جمع تھا لیکن وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ نیوکلیر جنگ میں کوئی بھی فاتح نہیں ہوسکتا۔ اس کے باوجود انہوں نے فوجی اور حربی معاہدے کئے۔ مغرب نے 1949ء میں اپنے حلیفوں پر مشتمل ایک تنظیم قائم کی جو نارتھ اٹلانٹک ٹریٹی آرگنائزیشن (NATO) کے نام سے جانی جاتی ہے۔

- اسکے جواب میں کیمونسٹ ممالک نے مماثل معاہدے کئے اور وارسا معاہدہ وجود میں آیا۔ اس کے علاوہ امریکہ نے علاقائی اعتبار سے بھی فوجی معاہدے کئے جیسے ساؤتھ ایسٹ ایشین ٹریٹی آرگنائزیشن (SEATO) اور سنٹرل ٹریٹی آرگنائزیشن (CENTO) وغیرہ۔
- USSR اور امریکہ کے بعد دھیرے دھیرے ان کے حلیفوں جیسے برطانیہ، فرانس اور چین نے بھی نیوکلیر ہتھیار حاصل کر لئے۔
- خلاء میں تسلط حاصل کرنے کے لئے مسابقت شروع ہوئی کیونکہ سیٹلائیٹ کی مدد سے جاسوسی اور میزائلوں کے ہدف آسانی سے مقرر کئے جا سکتے تھے۔
- USSR نے خلاء میں سب سے پہلا سیٹلائیٹ Sputnik بھیجا۔
- خلاء میں پہنچنے والا پہلا انسان Yuri Gagarin بھی روسی ہی تھا۔
- امریکہ نے بھی 1969 میں نیل آرم اسٹرانگ اور دوسرے لوگوں کو چاند پر روانہ کیا۔
- 1950 کی دہائی میں دنیا دو مخالف بلاکوں میں منقسم ہو رہی تھی اور فوجی تیاریاں بھی عروج پر تھیں۔
- دو برتر طاقتوں کے درمیان فوجی برتری کی خواہش، نظریاتی اختلافات اور معاشی برتری کی خواہش نے دو قطبی دنیا کے قیام کی راہیں ہموار کیں۔
- نو آزاد ممالک کے قائدین اس غیر محفوظ اور تناؤ والی صورتحال میں تبدیلی کی ضرورت کو محسوس کرنے لگے۔ اس لئے 1955ء میں انڈونیشیاء میں بانڈونگ کے مقام پر ایک کانفرنس منعقد کی گئی۔ یہ پہلی ایشیائی افریقی کانفرنس تھی جس میں 29 ملکوں نے شرکت کی۔
- بانڈونگ کانفرنس میں شریک ہونے والے اہم قائدین پنڈت جواہر لعل نہرو ہندوستان کے وزیر اعظم، جمال عبدالناصر مصر کے صدر، اور جوزف بروز ٹیٹو یوگوسلاویہ کے قائد تھے۔
- پنڈت نہرو کو اس میں بہترین ترجمان کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا اور اس کانفرنس کے انعقاد سے عدم وابستگی کی تحریک کے آغاز کی راہ ہموار ہوئی۔
- اس طرح عدم وابستہ ممالک کی تحریک ایک بین الاقوامی تنظیم کی حیثیت سے ایشیاء، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے نو آزاد ممالک کے مابین ثقافتی اور معاشی تعاون کے مقصد سے قائم کی گئی۔
- پہلی چوٹی کانفرنس یوگوسلاویہ کے بلگریڈ میں سپتمبر 1961ء میں ہوئی۔ جس میں 25 ممبر ممالک نے شرکت کی۔ 2012ء تک اس میں رکن ممالک کی تعداد 120 تک پہونچ گئی اور اس میں 17 مبصرین (Observers) بھی ہیں۔
- مغربی ایشیاء اس خطہ کو کہا جاتا ہے جو یورپ اور ایشیاء کے درمیان واقع ہے۔ اسکے لئے مشرق وسطی کی اصطلاح بھی استعمال کی جاتی ہے۔ عربوں اور یہودیوں کے درمیان چلے آرہے تنازعات کو اکثر مغربی ایشیاء کا بحران بھی کہتے ہیں۔ جو فلسطین پر قبضہ سے متعلق ہے۔
- فلسطین کا علاقہ جو عرب باشندوں سے آباد تھا دوسری جنگ عظیم سے پہلے برطانیہ کے زیر تسلط تھا۔ اس علاقہ میں یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کے لئے یکساں تقدس کا حامل شہر یروشلم واقع ہے۔
- یہودیوں کا خیال ہے کہ فلسطین کی سرزمین انکی وہی "موعودہ سرزمین" ہے جہاں سے وہ زمانہ قدیم میں نکالے گئے اور یورپ اور ایشیاء کی طرف انہیں دھکیل دیا گیا تھا۔
- یوروپ میں وہ ایک مقہور قوم تھے کیونکہ عیسائیوں کے نزدیک وہی حضرت عیسیٰؑ کو مصلوب کرنے کے ذمہ دار تھے۔ یہ تنازعہ اس وقت عروج پر پہنچا جب نازی جرمنی میں کئی ملین یہودیوں کو قید کر دیا اور قتل کر دیا گیا۔
- 1947ء میں مجلس اقوام متحدہ نے ایک قرارداد منظور کی جس کے مطابق فلسطین کے دو ٹکڑے کر دیئے گئے ایک فلسطینی اور دوسرا یہودی علاقہ۔ 1948ء میں برطانیہ نے اپنے دستوں کو فلسطین سے واپس بلوا لیا اور یہودیوں کے لئے اسرائیل نامی ملک قائم کیا گیا۔

- فلسطینی اس بات کے لئے تیار نہیں تھے کہ وہ اپنے وطن کو یہودیوں کے حوالے کر دیں۔ انہوں نے یہودی مملکت کی قانونی حیثیت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اسرائیلی مملکت کی اختیار کردہ پالیسیوں کے سبب تلخیوں میں مزید اضافہ ہوا۔
- فلسطینیوں کو مجبور کیا گیا کہ وہ اپنے مکانات اور جائدادوں کو چھوڑ کر چلے جائیں اور انہیں دوسرے عرب ممالک میں پناہ لینی پڑی۔
- مصر کے صدر جمال عبدالناصر (1970-1918) نے عربوں کو متحد کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے فدائین (خودکشی) دستے تیار کئے تاکہ اسرائیل میں عوامی مقامات پر حملے کئے جائیں۔ا
- 1964ء میں فلسطینی حریت تنظیم (Palestinian Liberation Organisation) اردن میں قائم ہوئی۔ اس تنظیم نے مختلف عرب گروہوں کو متحد کر کے مسئلہ کو ایک نئی جہت عطا کی۔
- فلسطینی باشندے آج بھی اپنے وطن اور امن کے حصول کی خاطر جلاوطنی اور جنگ کی حالت میں انتہائی دشوار اور کٹھن زندگی گذار رہے ہیں۔
- USSR میں میخائیل گورباچوف کے اقتدار حاصل کرنے کے بعد ہی یہ ممکن ہو سکا۔ انہوں نے شفافیت اور انقلابی تبدیلیوں کے ذریعے USSR کی سیاست میں تبدیلی لانے کی بھرپور کوشش کی۔ وہ ایک وسیع النظر سیاستداں تھے جس نے ملک کی معیشت کے احیاء کی خاطر کئی اصلاحات کو متعارف کروایا اور مغربی ممالک سے دوستانہ تعلقات قائم کئے۔ ان اصلاحات کو اکثر 'Glasnost' اور 'Perestroika' کے طور پر جانا جاتا ہے۔
- ایک طویل ترین جدوجہد اور پر تشدد انقلاب کے بعد چین 1949ء میں کمیونسٹ جمہوریہ بنا۔ چین کی کمیونسٹ حکومت کو تسلیم کرنے والے ابتدائی ملکوں میں ہندوستان بھی ایک تھا۔
- ہندوستان نے چین کے لئے مجلس اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں مستقل نشست کی حمایت کی۔ جو اس سے قبل چیانگ کائی شیک کی حکومت کی قبضے میں تھی۔ نظریاتی اختلافات کے باوجود ہندوستان نے چین کی بانڈونگ کانفرنس میں شرکت کی راہ ہموار کی۔
- دونوں ملکوں نے پنچ شیل کے معاہدے پر 29/اپریل 1954ء کو دستخط کئے۔ دونوں ملکوں کے قائدین نے ایک دوسرے کے ملک کا دورہ کیا جہاں عوامی سطح پر ان کا والہانہ خیر مقدم کیا گیا۔
- ہندوستان اور پاکستان کے درمیان پہلی جنگ 48-1947 کے دوران کشمیر کے مسئلہ پر ہوئی۔ لیکن اس سے مسئلہ کا حل برآمد نہ ہو سکا۔ جنگ کی وجہہ سے کشمیر دو حصوں میں بٹ گیا یعنی پاکستانی مقبوضہ کشمیر (POK) اور ہندوستانی صوبۂ کشمیر۔ ان دو حصوں کو جدا کرنے والا خط لائن آف کنٹرول) کہلاتا ہے۔
- ڈسمبر 1971ء میں پاکستان کے ساتھ بڑے پیمانے پر جنگ شروع ہوئی۔ جو مشرقی پاکستان کی آزادی اور بنگلہ دیش کے قیام کے بعد ہندوستان کی طرف سے جنگ بندی کے اعلان پر ختم ہوئی۔
- ذالفقار علی بھٹو اور وزیر اعظم ہند اندرا گاندھی کی قیادت میں دونوں ملکوں کے درمیان شملہ معاہدہ ہوا۔
- 1972ء میں بنگلہ دیش، ہندوستانی فوج کی مدد سے پاکستان سے آزاد ہوا تھا۔ اس نے آزادی حاصل کرنے کے فوری بعد ہندوستان کے ساتھ ایک 25 سالہ امن معاہدہ پر دستخط کئے۔
- بنگلہ دیش نے کئی ہندوستانیوں کو انعامات سے نوازا جنھوں نے بنگلہ دیش کی آزادی کی خاطر خدمات انجام دیں اور اپنی زندگیوں کو قربان کر دیا۔
- سری لنکا ہندوستان کے جنوب میں بحر ہند میں واقع ایک جزیرہ پر مبنی ملک ہے۔ اس نے 1948ء میں آزادی حاصل کی۔
- قدیم زمانے سے ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان ثقافتی، نسلی اور معاشی تعلقات رہے ہیں۔

- سری لنکا سے ٹامل باشندوں کی بڑے پیمانے پر مہاجرت سے ایک بڑا مسئلہ پیدا ہوگیا۔ جسکی وجہہ سے ہندوستان کو اس معاملہ میں سرگرم مداخلت کرنی پڑی۔
- فوجی معاہدے: دو یا دو سے زائد ممالک کے درمیان دفاعی معاملات کے تحت کئے جانے والے معاہدے۔
- نیابتی جنگ: عالمی سطح پر امریکہ اور روس کی نظریاتی برتری کے لئے کی جانے والی جنگ
- اسلحہ کی دوڑ: مختلف ممالک کے درمیان ہتھیار اور دفاع کے متعلق اضافہ کے لئے مسابقت
- ایک قطبیت: امریکہ کا بہ حیثیت سوپر پاور ابھرنا۔
- دو قطبیت : امریکہ اور روس کے درمیان تسلط کا توازن
- استعماریت کا خاتمہ: نوآبادیات کی آزادی
- امن: ظلم، ناانصافی اور جنگ کا وجود نہ ہوں
- حق تنسیخ: کسی بھی قرارداد کی اقوام متحدہ میں نامنظوری کا اختیار،
(امریکہ، روس، برطانیہ، فرانس اور چین کو حاصل مخصوص موقف )
- نسلی تنازعہ : نسلی بنیاد پر گروہوں یا اقوام کے درمیان جنگ
- پنچ شیل : امن کے قیام کے لئے ہندوستان، پاکستان، چین، بنگلہ دیش، سری لنکا کے درمیان مفاہمت

## کثیر جوابی سوالات

(1) دوسری جنگ عظیم کے دوران امریکہ کے صدر تھے۔

(a) ولسن (b) ٹرومن (c) ریگن (d) ایزن ہاور

(2) اقوام متحدہ کے قیام کے وقت اراکین کی تعداد تھی۔

(a)54 (b)50 (c)49 (d)25

(3) بین الاقوامی عدالت واقع ہے۔

(a) نیویارک (b) ہیگ (c) پیرس (d) جینوا

(4) یہ ملک صیانتی کونسل میں ویٹو کا اختیار رکھتا ہے۔

(a) جاپان (b) چین (c) جرمنی (d) اسپین

(5) 1965ء کے جنگ کے بعد ہند۔ پاک نے ایک معاہدہ 1966ء میں اس مقام پر کیا۔

(a) تاشقند (b) پاکستان (c) ہندوستان (d) نیویارک

(6) اس جنگ نے کشمیر کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔

(a) 48-1947 کی جنگ (b) 1965ء کی جنگ (c) 1971ء کی جنگ (d) جنگ 1999ء

(7) دوسری عالمی جنگ سے اس ملک کو زیادہ فائدہ ہوا۔

(a) روس (b) چین (c) امریکہ (d) جاپان

(8) Glasnot اور Perestroika روس میں اصلاحات کا آغاز کس نے کیا۔

(a) بورس یلسٹین (b) ولادمیر پوٹین (c) میخائل گوربا چیف (d) نکیتا کرسچیو

(9) NAM کی پہلی کانفرنس میں کتنے ممالک نے شرکت کی۔

20 (a)    29 (b)    50 (c)    54(d)

(10) انگولا کو پرتگال سے آزادی ملی۔

1958 (a)ء    1963(b)ء    1975 (c)ء    1971(d)ء

## جوابات

| | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1-b | 2-a | 3-b | 4-b | 5-a | 6-a | 7-a | 8-c | 9-b | 10-c |

**جوڑ ملائیے۔**

| (الف) | | (ب) |
|---|---|---|
| (1) WHO | ( ) | (A) پیرس |
| (2) ICJ | ( ) | (B) نیویارک |
| (3) UNISCO | ( ) | (C) جینوا |
| (4) UNICEF | ( ) | (D) جارڈن |
| (5) PLO | ( ) | (E) ہیگ |
| (6) جواہر لال نہرو | ( ) | (F) یوگوسلاویہ |
| (7) JBٹیٹو | ( ) | (G) فلسطین |
| (8) صدام حسین | ( ) | (H) پاکستان |
| (9) یاسر عرفات | ( ) | (I) ہندوستان |
| (10) ذوالفقار علی بھٹو | ( ) | (J) عراق |

**جوابات:** C (1) E (2) A (3) B (4) D (5) I (6) F (7) J (8) G (9) H (10)

## عصر حاضر کی سماجی تحریکیں

- تحریک 1960 کے دہے میں عروج کو پہونچی ، بڑی حد تک پر امن تھی اور اس کی سرگرمیوں میں عام مظاہرے ، جلوس، سول نافرمانی (امتیازی قوانین کی پرامن خلاف ورزی اور امتیازی خدمات مثلاً بسوں کا بائیکاٹ شامل تھا، جس میں سیاہ فاموں اور سفید فاموں کو الگ کردیا گیا تھا۔
- ان تمام میں اہم ایک سالہ طویل بائیکاٹ کا پروگرام تھا جسکی قیادت مونٹگومری کے ڈاکٹر مارٹن لوتھر کنگ نے کی۔
- 28/ مارچ 1963ء کو دولاکھ سے زائد افراد نے واشنگٹن کو مارچ کیا اور شہری حقوق کے قانون کی منظوری کا مطالبہ کیا۔ اس کے ساتھ ان کے دیگر مطالبات میں مکمل روزگار کی فراہمی، مناسب مکانات، ووٹ کا حق، مناسب تعلیم کی فراہمی (جس میں گورے اور کالے بچے ایک ساتھ پڑھتے ہوں) شامل تھے۔
- ان دنوں میں سویت یونین Union of Socilalist Soviet Republic (USSR) اور مشرقی یوروپ کے ممالک میں جو سویت یونین کے زیر اثر تھے، کثیر پارٹی انتخابات، آزاد صحافت، اظہار خیال کی آزادی اور عام لوگوں کے لئے نقل وحرکت کی آزادی بھی نہیں تھی۔

- ہنگری، چیکوسلواکیہ اور پولینڈ نے تو سویت یونین کے تسلط سے ہی آزادی کا مطالبہ کیا۔ ان میں سے بعض تحریکوں کی حمایت مخالف کمیونسٹ ملکوں بشمول امریکہ، برطانیہ نے کی۔
- اس تحریک کے قابل ذکر قائدین میں مشہور و معروف مصنف الیگزینڈر رسولزینسن اور نیوکلیر سائنسدان اینڈری سکاروف شامل تھے۔ ان تحریکوں کے زیر اثر سویت یونین میں صدر گورباچوف کی سرپرستی میں نئی قیادت کو عروج حاصل ہوا جس نے اصلاحات کے عمل کو شروع کیا جسے Glasnsost کا نام دیا گیا تاکہ لوگوں کو وسیع تر آزادی مہیا کی جا سکے۔
- بیسویں صدی کے ابتدائی نصف حصہ میں دنیا پر عظیم جنگوں، انقلابوں، جرمن نازی ازم، سوویت سوشلزم، مغربی لبرل ازم اور قومی آزادی کی تحریکوں کا غلبہ رہا۔
- دوسری عالمی جنگ کے خاتمہ اور ہندوستان، چین، انڈونیشیاء، نائجریا اور مصر جیسی نوآبادیوں کی آزادی کے بعد 1950 کے دہے کے وسط میں دنیا میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔
- ان تحریکوں میں سے ایک نہایت ہی اہم تحریک امریکہ کی شہری حقوق کی تحریک تھی۔ اس کا مقصد افرو۔امریکن یعنی سیاہ فام امریکی باشندوں کے ساتھ مساویانہ برتاؤ کے لئے جدوجہد کرنا تھا۔
- 1970 اور 1980 کی دہائیوں میں ایک نئی تحریک کا عروج ہوا یہ تحریک جنگ اور نیوکلیر ہتھیاروں کے خلاف تھی۔
- اگسٹ 1945ء میں ہیروشیما اور ناگاساکی پر نیوکلیر بموں کے حملے سے ہونے والی بھیانک تباہی ساری دنیا پر آشکار ہو چکی تھی۔
- اس کے باوجود سرکردہ عالمی طاقتیں جیسے کہ امریکہ، سویت یونین، برطانیہ اور فرانس یہ عذر تراشتے ہوئے نیوکلیر ہتھیاروں کے ذخیرے جمع کر رہے تھے کہ اسکے خوف کی وجہہ سے دوسرے ملک ان ہتھیاروں کا استعمال نہیں کریں گے۔
- دنیا بھر کے دانشوروں اور سائنسدانوں نے نیوکلیر ہتھیاروں پر پابندی کی مہم چلائی اور امریکہ اور سویت یونینکو مجبور کیا کہ وہ اسلحہ کی بے فائدہ دوڑ کو ختم کرنے کے لئے معاہدہ کریں۔
- امریکہ میں ایک قانون ہے جس کے تحت تمام صحت مند شہریوں کو کچھ عرصے کے لئے لازمی طور پر فوجی خدمات انجام دینا پڑتا ہے۔ ویت نام کی جنگ کے دوران ہزاروں امریکی شہریوں نے ویت نام کی جنگ میں جانے سے انکار کر دیا۔
- سبز انقلاب کی ویب سائیٹ (http://www.greenpeace.org/international) ہے۔
- ہتھیاروں کی کمی کے لئے سب سے پہلے SALT (Strategic Arms Limitation Talks) نامی معاہدہ ہوا جو ناکامی سے دوچار ہوئے۔
- 1991ء میں جنگی ہتھیاروں کی تخفیف کا معاہدہ START (Strategic Arms Reduction Treaty) نامی معاہدے پر دستخط کئے گئے۔ یہ معاہدہ ہتھیاروں پر کنٹرول کے لئے کیا گیا تاریخ کا سب سے بڑا معاہدہ تھا۔ اس پر قطعی عمل درآمد 2001ء میں کیا گیا۔
- USSR کے تحلیل کے آخری مرحلے میں چرنوبائیل نیوکلیر پلانٹ میں ایک بہت بڑا حادثہ ہوا جس میں ورکروں کی بڑی تعداد ہلاک ہوگئی۔ لیکن اس کی وجہہ سے یوروپ کے کئی ممالک پر مشتمل بڑے خطے میں فضاء زہر آلود ہوگئی۔
- 1990ء کے دہے سے دنیا بھر میں ہونے والی معاشی اور سیاسی تبدیلیوں کو گلوبلائزیشن اور نیولبرل ازم کا نام دیا گیا۔ اسکی وجہہ سے غریبوں اور مراعات سے محروم حاشیائی افراد کی زندگیوں پر بہت گہرا اثر پڑا۔
- یوروپ میں سبز امن تحریک (Green Peace movement in Europe) امریکہ کی جانب سے الاسکا میں کئے گئے زیر آب

نیوکلیر ٹسٹوں کے خلاف 1971ء میں شروع کی گئی۔

- Greenpeace تحریک نے کئی ممالک میں آب وہوا میں تبدیلی کے اثرات کا جائزہ لیا۔اس کا مقصد ''کرہ ارض کو زندگی کی تمام انواع کی بقاء کے قابل بنانا'' ہے۔
- بھوپال گیس سانحہ 1984ء میں رونما ہوا۔اس میں ہزاروں لوگ ہلاک ہوگئے اور ہزاروں افراد ابھی تک اس کے مضر اثرات کا شکار ہیں۔
- یہ غالباً دنیا کی سب سے بدترین صنعتی تباہی تھی۔بھوپال گیس المیہ کے متاثرین بنیادی طور پر چار مطالبات کی تکمیل کے لئے جدوجہد کررہے ہیں:
- بڑے بڑے ہمہ مقصدی پراجکٹوں کی تعمیر 1950 سے ہی ہندوستان کی منصوبہ بند ترقی کا لازمی حصہ رہی ہے۔ان میں سے چند بڑے پراجکٹ بھاکرہ ننگل، ہیراکڈ اور ناگرجنا ساگر پراجکٹ ہیں۔
- لوگوں کو بے دخل ہونے کے اندیشے کے تحت نربدا آندولن کے قائدین نے ڈیموں کی تعمیر کی مخالفت کرنے کا فیصلہ کیا۔
- نرمدا بچاؤ آندولن تحریک کو سردار سروور ڈیم کی تعمیر کو رکوانے میں کامیابی تو حاصل نہیں ہوئی لیکن اس نے لوگوں کو ترقی کی نوعیت کے متعلق سوچنے پر مجبور کردیا کہ کیا وہ غریبوں کے مفاد میں تھی یا دولتمندوں اور اثر ورسوخ رکھنے والوں کے مفاد میں؟۔
- کیرلا میں مغربی گھاٹ میں واقع خاموش وادی(Silent Valley) سے گذرنے والی دو دریاؤں پر جب ڈیموں کی تعمیر کا منصوبہ بنایا گیا تو کئی تعلیم یافتہ افراد کو اس حقیقت کا ادراک ہوا کہ اس سے وادی میں پائی جانے والی نادر نباتی اور حیوانی انواع کو تباہی سے دوچار ہونا پڑے گا۔
- ان جانوروں میں سے ایک مفقود النسل Lion Tailed Macaque (ایک قسم کا بندر) بھی شامل تھا۔دھیرے دھیرے خاموش وادی کے تحفظ کی حمایت میں اور وہاں ڈیموں کی تعمیر کے خلاف ایک بڑی تحریک کو فروغ حاصل ہوا۔ریاست بھر کے عوام نے کیرلا شستر ا ساہتیہ پریشد(KSSP) کی ترغیب پر تحریک میں شمولیت اختیار کی۔
- خاموش وادی کو 1985ء میں ایک نیشنل پارک میں تبدیل کردیا گیا۔
- موجودہ منی پور دو امتیازی جغرافیائی خصوصیات کا حامل ہے۔ پہلا وادی کا علاقہ اور دوسرا پہاڑی سلسلہ۔آزادی سے قبل وادی کے علاقہ پر دیسی راجہ کی حکمرانی تھی جبکہ پہاڑی علاقہ نسبتاً خودمختار تھا، جہاں بنیادی طور پر قبائیلی لوگ آباد تھے۔
- 1891ء میں انگریزوں نے اس علاقہ پر اپنا کنٹرول حاصل کیا اور راجہ کی حکمرانی بھی جاری رہنے دی۔1949ء میں منی پور کی سلطنت نے ہندوستان میں شمولیت کے معاہدہ پر دستخط کئے اور تب سے منی پور ہندوستان کا ایک حصہ بن گیا۔
- ہندوستان میں شمولیت کی مخالفت کرنے والوں کے احتجاج کے ردعمل میں ہندوستان کی حکومت نے وہاں فوج متعین کردی۔نظم وضبط کی برقراری کے لئے جو قوانین ہیں ان میں سے ایک AFSPA کہلاتا ہے یعنی Armed Forces Special Powers Act (1958) اس قانون کے تحت مسلح فوجی دستوں کو مخالف قومی سرگرمیوں میں شرکت کے شبہ کی بنیاد پر ہی کسی بھی شخص کو گرفتار کرنے اور ہلاک کرنے کا اختیار حاصل ہے۔
- میرا پائی بی (میتی زبان کا لفظ) جس کے معنی مشعل بردار کے ہیں۔
- میرا پائی بی تحریک 1970ء میں نشہ بازوں کی ہراسانی کو روکنے کے لئے شروع کی گئی۔لیکن بہت جلد یہ انسانی حقوق کی تحریک بن گئی جس نے 1980 کے دہے میں ہندوستانی مسلح افواج کی تعیناتی کے خلاف اور منی پور کی آزادی کے لئے جدوجہد کی۔
- میرا پائی بی کا گروپ اس بات کا مطالبہ بھی کررہا تھا کہ AFSPA کو برخواست کیا جائے۔دھیرے دھیرے اس قانون کے خلاف احتجاج نے شدت اختیار کرلی اور خواتین نے مختلف طریقوں سے اس کے خلاف اپنے غم وغصہ کا اظہار کیا جیسے انتخابات کا بائیکاٹ کرنا اور

مسلسل بھوک ہڑتال کرنا وغیرہ۔ ان میں ایک خاتون اروم شرمیلا ہے جو دس سال سے زائد عرصے سے بھوک ہڑتال جاری رکھے ہوئے اپنے گھر پر نظر بند ہے۔

- اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کئی کوششیں کی گئیں۔ بعض اوقات چند سابق فوجی افسروں نے بھی اس علاقہ کے تنازعہ کے تعلق سے اپنی تحریروں میں اظہارِ خیال کیا اور رائے دی کہ اس علاقہ میں انفرااسٹرکچر کی سہولتوں اور بنیادی سہولتوں میں اضافہ کرنے سے لوگوں کے اعتماد کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔
- حکومت نے سپریم کورٹ کے جج، B.P. جیون ریڈی کو اس علاقہ میں قانون اور امن کی بحالی کے تمام ممکنہ متبادلات پر غور کرنے کے لئے متعین کیا اور اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ بھی پیش کردی۔ لیکن اس کے باوجود اس مسئلہ کا قطعی حل ابھی تک نہ ہو سکا۔
- **شہری حقوق:** کسی ملک میں رہنے والے باشندوں کے حقوق۔ مساویانہ درجہ حاصل کرنے کے حقوق
- **سیول نافرمانی:** قانون کی تعمیل نہ کرنے کے لئے چلائی جانے والی تحریک
- **غیر مستحکم کرنا:** ملک کے نظام کو غیر پائیدار بنانا
- **مخالف جنگ** : جنگ کی تائید نہ کرنا
- **Draft age**: وہ عرصہ جس کے دوران سیاہ فام امریکیوں نے شہری حقوق کے قانون کے نفاذ کا انتظار کیا
- **بازآبادکاری:** جنگ کے متاثرین کے حالات کو معمول پر لانے کے لئے تعاون کرنا
- **معاوضہ یا ہرجانہ:** متاثرین کے نقصان کی پابجائی کرنا۔
- **نشہ بندی:** شراب کی تیاری، فروخت اور استعمال پر امتناع
- **جمہوری** : ملک کے عوام کی جانب سے منتخبہ نمائندوں کی نگرانی

## کثیر جوابی سوالات

(1) عوام کی آزادی کے لئے Glasnot اصلاحات شروع کئے۔

(a) اسٹالن　(b) لینن　(c) گوربا چیف　(d) کروس چیف

(2) امریکہ نے زیر زمین نیوکلیر ٹسٹ اس مقام پر کئے۔

(a) نیویارک　(b) الاسکا　(c) بوسٹن　(d) لاس اینجلس

(3) جنگ اور نیوکلیر ہتھیاروں کے خلاف تحریک اس دہے میں عروج کو پہنچی۔

(a) 1940 سے 1950ء　(b) 1970 سے 1980ء　(c) 1960 سے 1970ء　(d) 1980 سے 1990ء

(4) Green Peace (سبز امن) احتجاج اس سال شروع ہوا۔

(a) 1961ء　(b) 1966ء　(c) 1981ء　(d) 1971ء

(5) ہندوستان میں ماحولیاتی تحریک کا آغاز ہوا۔

(a) 1980ء　(b) 1970ء　(c) 1960ء　(d) 1950ء

(6) نربدا بچاؤ آندولن نے اس ڈیم کی تعمیر کی مخالفت کی۔

(a) ناگرجنا ساگر　(b) بھاگرا ننگل　(c) ہیرا کڈ　(d) سردار سرور پراجکٹ

(7) منی پور کا صدر مقام ہے۔

(a) ایٹانگر (b) شیلانگ (c) آئزوال (d) امپھال

(8) آندھراپردیش میں سرکاری طور پر شراب پر نشہ بندی نافذ کی گئی۔

(a) 1993ء (b) 1992ء (c) 1995ء (d) 1991ء

(9) بھوپال گیس کا المیہ ہوا۔

(a) 1984 (b) 1983 (c) 1982 (d) 1981

(10) کس سال منی پور مملکت نے ہندوستان میں شمولیت اختیار کی۔

(a) 1966 (b) 1950 (c) 1948 (d) 1949ء

## جوابات

I C (1) B (2) B(3) D (4) B (5) D (6) D(7 C(8) A(9) D(10

## تشکیل ریاست تلنگانہ کی تحریک

- ہندوستان کی تحریک آزادی کے آخری حصہ میں ریاست حیدرآباد یا نظام کی حکومت مرکز توجہہ بن گئی۔ انگریزوں کے ہندوستان چھوڑنے کے بعد ریاست حیدرآباد کو نظام خودمختار ریاست رکھنا چاہتے تھے۔ حیدرآباد کے قوم پسندوں نے اس کی مخالفت کی۔
- ریاست حیدرآباد کا وسیع علاقہ تلگو بولنے والے اضلاع اور قبائلی آبادی پر مشتمل تھا۔ اس علاقہ کو تلنگانہ کہا جاتا تھا۔ حیدرآباد سے قوم پسندوں (Nationalist) نے گاؤں گاؤں پہنچ کر تلگو ذریعہ تعلیم کی مہم چلائی اور جمہوری طرز حکومت اور سماجی انصاف کا مطالبہ کیا۔ اس مقصد کے حصول کے لیے 1920 اور 1930ء میں آندھرامہیلا سبھا قائم کی گئی۔
- ساحلی آندھرا کے بہت جلد قوم پسندوں نے 1940ء میں اس کی حمایت کی۔ اس تحریک نے زمینی اصلاحات اور دورا(Doras) کی آمریت کے خلاف جو نظام اور رضاکاروں کے حامی سمجھے جاتے تھے مسائل کو بھی تحریک میں شامل کیا۔ اندرونی خلفشار کو محسوس کرتے ہوئے حکومت ہند نے پنڈت جواہرلال نہرو کی وزارت عظمٰی میں پولیس ایکشن کے ذریعہ ریاست حیدرآباد کا انڈین یونین میں انضمام عمل میں لایا گیا۔ آ
- تلگو بولنے والوں کے تین مخصوص علاقے جس میں تلنگانہ، ساحلی آندھرا اور رائلسیما شامل تھے۔ ان علاقوں کی مقامی بولیوں کے علاوہ تہذیب اور شناخت الگ الگ تھی۔ تلنگانہ کی زبان میں عوامی روایات بشمول قبائلی زبان، اُردو، کنڑا، اور مراٹھی شامل ہیں جبکہ ساحلی آندھرا کی زبان پر سنسکرت کا زیادہ اثر ہے۔
- تلنگانہ کی تہذیب، مسلم، دلت، قبائلی، فنکاروں، مہاجر طبقات کی ملی جلی مشترکہ تہذیب ہے۔ تلنگانہ سماجی پس منظر میں قبائلی عوام، پسماندہ ذاتیں، اور مسلمان زیادہ تعداد میں موجود ہیں۔ جبکہ تاریخی شواہد کے مطابق ساحلی علاقہ تلنگانہ کے مقابلہ میں سنسکرت تہذیب سے زیادہ متاثر رہا ہے۔
- ساحلی علاقہ انگریزوں کی راست حکمرانی میں رہا ہے۔ انگریزی تعلیم کا یہاں انیسویں صدی سے ہی تسلط رہا ہے جس کے سبب یہ علاقہ عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ تھا۔ جبکہ تلنگانہ میں نظام نے اردو کو ذریعہ تعلیم کو فوقیت دی۔ جدید تعلیم کا فروغ تلنگانہ میں سست روی سے جاری تھا۔

- ساحلی آندھرا میں میدان اور ڈیلٹائی موجود ہین جونہروں کی آبپاشی سے مربوط ترقی یافتہ ہے۔جبکہ تلنگانہ خشک سطح مرتفع پر پھیلا ہوا ہے۔ بارش کے پانی پرزراعت کاانحصار،مویشی پالن،شکاراور جنگلات سےغذا کاحصول ہے۔تالاب،آبپاشی کاذریعہ ہیں۔
- انگریزوں کے دورحکومت میں ساحلی آندھرا،زراعت،تجارت اورصنعتی شعبہ میں بہت زیادہ ترقی یافتہ تھا۔یہ یک وقت تلنگانہ میں اہم دریا اورمعدنی وجنگلاتی وسائل سے مالا مال تھا۔
- تلنگانہ کے ان وسائل کے مدنظر ساحلی آندھرا کے امراء میں ان وسائل کو استعمال کرنے کا شوق پیدا ہوا۔یہی وجہ ہے کہ وشال آندھرا کا مطالبہ آندھراعلاقہ سے کیا گیا۔
- ریاست حیدرآباد کے ہندوستان میں انضمام کے بعدریاست حیدرآباد 1952ء میں جمہوری ریاست بن گئی۔پہلے چیف منسٹر کےطور پر جناب بروگلا داما کرشناراؤ منتخب ہوئے۔آندھرائی علاقہ کومدراس پریذیڈنسی سے 1953ء میں علحدگی ہوئی اورٹنگوٹوری پرکاشم اس کے پہلے چیف منسٹر بن گئے۔
- آندھرااسمبلی نے متفقہ طور پرایک قراردادمنظور کرتے ہوئے زبان کی بنیاد پرریاست کی تشکیل کا مطالبہ کیا۔جبکہ حیدرآباد ریاستی اسمبلی کے اراکین نے اس پرسخت تحفظات ظاہر کرنے کے ان کا خیال تھا کہ معاشی طور پر مستحکم ترقی یافتہ ساحلی آندھرا کا مستقبل کی ریاست میں غلبہ رہے گااور تلنگانہ کےعوام اس علاقہ کے وسائل پر اپنا اختیار کھودیں گے۔
- ''شریفانہ معاہدہ'' ریاست کے وسائل کی منصفانہ تقسیم اورتعلیم وروزگار کےمواقع تلنگانہ کےنوجوانوں کے لیےمختص کرتا تھا۔

اس معاہدہ کی رو سے نئی ریاست آندھراپردیش میں تلنگانہ کومخصوص شناخت حاصل ہوئی۔لہذا ریاست میں ریاست (state within the State) کہا جانے لگا۔

- **1969 کااحتجاج:** کچھ عرصہ بعد''شریفانہ معاہدہ'' پرعدم عمل آوری کی گئی۔تلنگانہ علاقہ کے اضافی مالیہ کوریاست کے دوسرے حصوں میں منتقل کیا گیا۔ملکی قوانین کی خلاف ورزی کی گئی۔ساحلی آندھرا کےافراد کی علاقہ تلنگانہ میں بھرتی کی جانے لگی۔اس ناانصافی کے خلاف عوامی آواز اٹھی۔اور بہت جلد ایک عظیم تحریک کی شکل اختیار کی گئی۔
- اس تحریک میں عثمانیہ یونیورسٹی کےطلباء نےکلیدی رول ادا کیا۔اس تحریک مظاہرے،ہڑتال بشمول مرن برت بھی رکھا گیا۔بڑے پیمانے پر احتجاجی مظاہرہ کیا گیا جس میں 10 ہزارافراد نے حصہ لیا۔احتجاجیوں پر پولیس نے فائرنگ کی۔محکمہ جاتی ریکارڈ کےمطابق 370 افرادجن میں طلباء کی تعدادزیادہ تھی اس احتجاج میں اپنی قیمتی جانوں سے ہاتھ دھوبیٹھے۔
- اس موقع پر تلنگانہ کے کئی قائدین متحد ہوکرایک فورم تلنگانہ پرجاسمیتی کے نام سے بنایا۔اس تلنگانہ پرجاسمیتی کے قیام کا مقصدعلحدہ تلنگانہ کی تشکیل تھا۔بعد میں اس فورم نےایک نئی سیاسی پارٹی کی شکل اختیار کرلی۔
- مرکزی حکومت نےطویل مشاورت کے بعد آٹھ نکاتی منصوبہ بنالیا۔جس کے سبب کئی کمیٹیاں تشکیل دی گئی۔اس کے باوجود یہ کئی لوگوں کو مطمئن نہ کرسکا اوراحتجاج وقتیہ طور پرتھم گیا۔
- تلنگانہ احتجاج کے مقابلہ میں 1972ء میں سیما آندھرا کے علاقہ میں ''جئے آندھراتحریک'' شروع کی۔اس تحریک کے حامیوں کا مطالبہ تھا کہ نہ صرف ساحلی اضلاع کی ترقی بلکہ ملکی قوانین کی بھی منسوخی عمل میں لائی جائے۔اس تحریک میں طلباء نے اہم کردارادا کیا۔☆مرکزی حکومت نے چھ نکاتی فارمولا کی تجویز 1973ء میں پیش کی۔جس کے ذریعہ یہ تیقین دیا گیا کہ سرکاری ملازمتوں کی بھرتی میں مقامی لوگوں کی ترجیح دی جائے گی۔

- تعلیمی سہولیات تمام علاقوں میں بہم پہنچائی جائے گی۔ اپنی اس تجویز کو عملی جامعہ پہنانے کے لیے حیدرآباد میں سنٹرل یونیورسٹی قائم کی گئی۔ علاوہ ازیں ملکی قوانین اور علاقائی کمیٹی برائے تلنگانہ کو سرد خانے کی نذر کیا گیا۔ اس طرح ''تلنگانہ'' کو شریفانہ معاہدہ کے ذریعہ جو منفرد شناخت حاصل تھی اس سے محروم کر دیا گیا۔
- ان دنوں مرکزی حکومت اور مرکزی قیادت کی جانب سے سیاسی کارکردگی میں مداخلت کا ایک نیا رجحان حکمران کانگریس پارٹی نے شروع کیا تھا۔ جس کے سبب تلگو دیشم کی تشکیل عمل میں آئی اور وقتی طور پر علاقائی احتجاج میں ٹھہراؤ آیا۔
- **تلنگانہ میں بے چینی کا پھیلنا:** ''شریفانہ معاہدہ'' سے کینہ و بغض کی وجہ سے کئی اہم نکات جیسے علاقائی کونسل کے قوانین کو نافذ نہیں کیا گیا۔ علاقائی کمیٹی (Regional Committee) کی سفارشات کو لازمی ماننے کے بجائے اکثر مواقعوں پر حکومت کی جانب سے نظر انداز کیا جانے لگا۔
- حکومت آندھرا پردیش کی جانب سے 1956 تا 1990 کے دوران کئی ترقیاتی منصوبہ اور ترقیاتی کام انجام دیے گئے۔ بڑے بڑے ڈیم تعمیر کیے گئے۔ آب پاشی اور برقی پراجکٹ قائم کیے گئے۔ کان کنی اور صنعتوں کی شروعات کی گئی۔ زراعتی پیداوار میں اضافہ کے مقصد سے سبز انقلاب کا آغاز ہوا۔
- بڑے پیمانے پر کئی یونیورسٹیوں اور فنی اداروں کو قائم کیے گئے۔ ریاستی حکومت نے 1990ء میں انفارمیشن ٹکنالوجی کے فروغ کے رجحان کو محسوس کیا۔ اور حیدرآباد میں انفارمیشن ٹکنالوجی کی ترقی کی سمت توجہ دی۔ تلنگانہ کے عوام نے محسوس کیا کہ ترقی غیر مساوی ہے۔ حقیقی فائدہ ریاست کے دوسرے حصوں تک پہنچ رہا ہے۔
- تلنگانہ کے عوام نے اس بات کو بھی محسوس کیا کہ یہاں کے وسائل کو تلنگانہ کے عوام کی ترقی کے لیے استعمال نہیں کیا جارہا ہے۔ نوجوانوں کا بھی یہ خیال تھا کہ نئے روزگار کے مواقع جو حکومت کی جانب سے فراہم کیے جارہے ہیں ان کا رخ دوسرے علاقوں کی طرف زیادہ ہے۔
- تلنگانہ کے علاقہ میں آبپاشی کی جو اہم ترقی ہوئی ہے وہ کسانوں کے خرچ کی وجہ سے ہے جنہوں نے کافی رقم خرچ کر کے باؤلیاں کھدوائی۔ جبکہ آندھرائی علاقہ میں نہروں کی ترقی کے لیے حکومت کی مرہون ومنت رہی ہے
- 1993-94ء میں زراعت کی آمدنی فی دیہی فرد دونوں علاقوں کے لیے یکساں رہی ہے۔ (تقریباً 7800 روپے) اس آمدنی میں آندھرائی علاقہ میں 08-2007 اضافہ ہو کر 11800 روپے تک پہنچا جبکہ تلنگانہ علاقہ میں اس آمدنی میں اضافہ 10,000 روپے تک رہا۔
- تعلیمی صورتحال پر غور کیا جائے تو ساحلی آندھرا کے مقابلہ میں تلنگانہ کافی پیچھے رہا ہے۔ 2001ء میں تلنگانہ کی شرح خواندگی 53% تھی مگر آندھرا کی 63% تھی۔ اسی اثناء میں تلنگانہ کے غریب اور سماجی طور پر محروم طبقات میں شرح خواندگی نہایت کم تھی۔
- میں ساحلی آندھرا اور بیرون ریاست کے دولت مند افراد نے تلنگانہ میں زمینات کی خریداری کے لیے بڑے پیمانے پر رقم لگائی خاص کر حیدرآباد اور حیدرآباد کے اطراف واکناف میں زمینات کی خریداری کی۔ مقامی افراد کو خاطر خواہ فائدہ اس ترقی سے حاصل نہیں ہوا۔ رئیل اسٹیٹ والوں کی توجہ مقامی افراد نے اپنی زمینات پر کھودی۔
- تلنگانہ کے مزدور اور غریب افراد نے کئی مصائب کا سامنا کیا۔ جبکہ دوسری طرف خشکی کے غریب کسان کو محدود پیداوار حاصل ہوئی تھی۔ ان کو دستیاب آبی ذرائع خشک ہوئے جارہے تھے۔ دستکاروں کی تیار شدہ اشیاء کی طلب میں کمی واقع ہوئی اور خام کے ذرائع جیسے بمبو، لکڑی کی دستیابی مشکل ہوگئی۔ کئی روایتی خدمات طبقات، جیسے دھوبی، خانہ بدوش قبیلہ، ان کے پیشوں سے محروم ہو کر ذریعہ معاش کھو بیٹھے۔
- 90ء کے دہے تک علاقہ تلنگانہ میں شرفا ایک ایسا طبقہ وجود میں آیا جس میں سابقہ زمیندار، دوڑا، صنعت کار، کان کنی کے گتہ دار، تاجر اور اعلیٰ

عہدیدار شامل تھے۔ان شرفا نے ریاست کے قدرتی وسائل میں سرمایہ کاری کرتے ہوئے ریاست کی قیادت کی ذمہ داری نبھائی۔جس کا مقصد یہ تھا کہ ریاست کے وسائل معدنیات' پانی اور بجلی پر اپنا تسلط قائم رکھ سکیں۔

- **1990ء کی تحریک:** آزادانہ معاشی پالیسی کے نتیجے میں کسان' دستکار' اور دوسروں نے سخت مشکلات کا سامنا کیا۔جبکہ بڑے پیمانے پر گتہ دار اور خانگی سرمایہ کاروں نے بہت زیادہ فائدہ حاصل کیا۔کسانوں کو کھاد' جراثیم کش ادویات' بجلی وغیرہ' ارزاں قیمت پر حاصل ہونے لگی۔ زراعتی پیداوار کی سستے داموں درآمد سے مقابلہ آرائی میں اضافہ ہوا۔
- یہ وہ وقت تھا جب حکومت نے اپنے اخراجات میں کمی کے پیش نظر ملازمتوں کی بھرتی میں تخفیف کی۔اگرچیکہ خانگی شعبہ کافی وسیع تھا بے روزگاری یا غیر محفوظ روزگار ایک بڑا مسئلہ بن کر سامنے آیا۔ان طبقات کی تعداد دن بہ دن بڑھتی گئی۔ہر طبقہ اپنے مطالبات منوانے کے لیے تنظیمیں بنائی۔
- قبائلی ذات پر مبنی تنظیمیں جیسے تودم دیبا(Tudumdebba) لمباڑی(Lambadi) ناگارا بھری(Nagarabheri) اور یروکلا کرو(Yerukala Kurru) نے اپنی روایاتی طرز زندگی پر شدید حملے کے مدنظر اپنی بقاء کے لیے لازمی جز جل (پانی) جنگل اور زمین کے تحفظ کے لیے پیش رفت کی۔اور مادیگا ڈنڈورا کرما گولا' دولود یپا اور موکودیپا کی تشکیل کی۔
- ذات پر مبنی پیشہ جات جیسے تاڑی کا تاسنا' بھیڑ پالنا' بافندگی' مچھلی پکڑنا' وغیرہ پیشہ دست کاروں کی دست سیابر ہوتے جارہے تھے اور ذات پر مبنی پیشہ کے ناپید ہونے کے خدشات بڑھ رہے تھے۔لہذا چھوٹے چھوٹے طبقات بھی اپنے مسائل کے حل کے لیے تلنگانہ تحریک سے وابستہ ہوگئے۔
- دانشوروں نے 1989ء میں تلنگانہ کے ساتھ جاری ناانصافی کو جاننے اور معلومات حاصل کرنے کے لیے Telangana Information Trust کا قیام عمل میں لایا۔یکم نومبر 1996ء کو ایک اجلاس Telangana Vidroham کے نام سے دانشوروں نے ورنگل میں منعقد کی اس اجلاس کی وجہ سے کئی تنظیمیں وجود میں آئی اور کئی دیگر اجلاسوں کے انعقاد کی راہ ہموار ہوئی۔
- تلنگانہ جنا سبھا(1997) تلنگانہ مہا سبھا(1997) کے ذریعہ کمزور طبقات کی تحریک ریاست تلنگانہ کی تحریک سے جڑ گئی۔
- علاقہ تلنگانہ سے تعلق رکھنے والے ملازمین بشمول اساتذہ' گزیٹیڈ اور نان گزیٹیڈ نے بھی اپنی اپنی تنظیمیں بنائی۔
- تلنگانہ کا یہ دانشور طبقہ متحد ہو کر عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد میں 1997ء میں ایک سمینار منعقد کیا جس میں اس مسئلہ کو مختلف زاویوں سے غور وخوص کے بعد ایک شکل دی گئی ملازمین' طلباء' ادیب' تہذیبی کارکنان نے مختلف مقامات پر اجلاس' سمینار' لکچر اور دھوم دھام وغیرہ منعقد کیا۔
- تلنگانہ تحریک کے دوران تقریبا ہر اجلاس میں تہذیبی فنکاروں نے (Cultural activities) اپنے فن کا مظاہرہ پیش کیا۔جگتیال جیترا یاترا(Jagityala Jaitrayartra) 1978ء اور ورنگل رعیتو کولی سنگم کا 1990ء میں عوامی اجلاس نے خصوصی طور پر دیہی علاقہ کے نوجوانوں کو ایک نئی جہت اور رخ فراہم کیا۔اس وقفہ کے دوران نئی نسل کے جہد کار تلنگانہ تحریک کو حاصل ہوئے تحریک تلنگانہ کے جذبہ سے سرشار کئی تہذیبی تنظیمیں وجود میں آئی۔
- **تلنگانہ راشٹریہ سمیتی:** کئی تنظیمی تجربات جیسے تلنگانہ جنا پریشد' تلنگانہ مہا سبھا' تلنگانہ سبھا اور تلنگانہ ایکیا ویدیکا نے سیاسی سرگرمی' کارکردگی اور جذبات کے اظہار کی کوشش کی مگر کوئی سیاسی جماعت پنپ نہ سکی۔اس سیاق وسباق میں تلنگانہ راشٹریہ سمیتی کی تشکیل اپریل 2001ء میں عمل میں آئی۔
- تلنگانہ تحریک کے دوران احتجاج کے مختلف طریقے ظہور پزیر ہوئے۔جیسے دھوم دھام (عوامی گیت اور رقص پروگرام) گرجنا (عظیم الشان

اجلاس جس میں تلنگانہ کا مطالبہ کیا جاتا تھا) پدیاترا (پیدل دورہ) روایتی بونال (دیوی کو نذر پیش کرنا) رنگولی کے نقش ونگار بھی تلنگانہ کے مطالبہ کا اظہار تھے۔ تلنگانہ کی پیشہ وارانہ ذاتیں بھی تحریک تلنگانہ میں اپنے منفرد انداز سے علحدہ تلنگانہ کا مطالبہ کرنے لگی جیسے داڑھی بنانا' احتجاجی- کپڑے دھونا سڑکوں پر'اوراجتماعی پکوان(Vanta Varpu) عوامی مقامات پر شامل تھے۔

- یہ فطری عوامی تحریک دیہی سطح پر ڈسمبر 2009' اور اپریل 2010 کے درمیان پہنچی' طلباء نے اس تحریک میں نئی جان ڈالی۔ اور مشترکہ متحدہ مجلس عمل(Joint Action Committee) کی تشکیل کی۔
- JAC کے اثرات تیزی سے دیگر تنظیموں میں بھی پھیلے اور دیکھتے ہی دیکھتے سینکڑوں JAC وقوع پزیر ہوئے۔ سینکڑوں نوجوانوں نے علحدہ تلنگانہ کے لیے خودکشی کر کے اہل خاندان کو داغ مفارقت دے گئے۔ سال 2009ء تلنگانہ کے لیے غم زدہ داستان بن کر آیا۔ Sabbanda Varnas (تمام ذاتیں) جیسے Chakalis (دھوبی) نائی برہمن (حجام) Katikaparlu'Toddy tappers (نعشوں کی تدفین عمل میں لانے والی ذات) Vamsarajulu' لمباڑہ' یروکلا اور مادیگا نے اپنی ذاتوں کے متحدہ مجلس عمل (JAC) تشکیل دیے اور احتجاجی تحریک میں شرکت کی۔ کئی منڈلوں میں زنجیری بھوک ہڑتال شروع کی گئی۔
- **کے. چندر شیکھر راؤ کا برت- 2009:** تحریک تلنگانہ کو فیصلہ کن موڑ دینے کے لیے تلنگانہ راشٹر یہ سمیتی کے قائد کے. چندر شیکھر راؤ نے غیر معینہ مدتی برت سدی پیٹ میں رکھنے کا 29 نومبر 2009 کو اعلان کیا۔ غیر معینہ مدتی برت رکھنے سے قبل ہی انہیں گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا۔ انہوں نے کھمم کی جیل میں برت کو جاری رکھا بعد میں دواخانہ میں بھی برت کو جاری رکھا۔
- عثمانیہ یونیورسٹی کے طلبا نے ان کی حمایت میں تلنگانہ اسٹوڈنٹس جوائنٹ ایکشن کمیٹی (TJAC) بنائی۔ اس طرح کی Joint Action Committees(JACs) کاکتیہ یونیورسٹی اس کے بعد پالمور یونیورسٹی' شاتاواہنا یونیورسٹی' اور مہاتما گاندھی یونیورسٹی آف تلنگانہ میں بھی تشکیل دی گئی۔ بعد ازاں ملازمین کی JACs وکلا کی JACs ذات اور طبقات کی JACs ضلع سطح پر تشکیل پائی۔
- تلنگانہ راشٹر یہ سمیتی کے قائد کے. چندر شیکھر راؤ کا برت ایک عظیم عوامی تحریک میں بدل گیا۔ وہ 29 نومبر تا 9 ڈسمبر 2009 یعنی 10 دن تک برت کیا۔
- طلباء کی متحدہ مجلس عمل کی جانب سے اسمبلی کا گھیراؤ (اسمبلی پر حملہ) کا اعلان 10 ڈسمبر 2009 کو کیا گیا۔ یہ اعلان ایک اہم نقیب ثابت ہوا اگرچیکہ اس اعلان سے بڑی تعداد میں طلباء نے حیدرآباد کا رخ کیا اور اپنے دوست واحباب کے مکانات میں پناہ لی تا کہ اسمبلی کا گھیراؤ مہم میں حصہ لے سکیں۔
- **تلنگانہ کا حصول:** اوپر بتائے گئے حالات میں تلنگانہ تحریک تمام طبقات میں جڑ پکڑ گئی۔ چندر شیکھر راؤ کا برت اور اسمبلی کا گھیراؤ کی تجویز نے آخر کار مرکزی حکومت کو علحدہ ریاست تلنگانہ کے قیام کا اعلان کرنا پڑا۔ سیما آندھرا سے تعلق رکھنے والے اراکین اسمبلی اور اراکین پارلیمان نے اس کی مخالفت کی۔ مرکزی وزارت داخلہ نے 9 ڈسمبر 2009ء کو یہ اعلان کیا کہ "علحدہ ریاست تلنگانہ کی تشکیل کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ چندر شیکھر راؤ نے اپنا برت ختم کیا۔
- تلنگانہ کے مختلف حصوں میں عوام نے کامیابی کا جشن منایا۔ طلباء اور جہد کاروں نے خوشی منائی کیونکہ ان کا دیرینہ خواب شرمندۂ تعبیر ہو چکا تھا۔
- آندھرائی سیاسی قائدین کے دباؤ کی وجہ سے معلنہ بیان سے انحراف کرتے ہوئے 23/ ڈسمبر 2009 کو یہ کہا گیا کہ "آندھرا پردیش کی ترقیاتی صورتحال کو معلوم کرنے کے لیے جسٹس سری کرشنا کی قیادت میں ایک کمیشن بٹھایا جائے گا جو مرکز کو اپنی رپورٹ پیش کرے گا۔
- حیدرآباد ترقی کا مرکز بن چکا تھا۔ شہر حیدرآباد معاشی اصلاحات کی کامیابی کے ذریعہ بین الاقوامی شناخت حاصل کر چکا ہے۔ تمام وسائل کو

یہاں بروئے کار لانے سے غیر متوازن علاقائی ترقی ہوئی۔ ملک کے مختلف حصوں کے کئی افراد نے جائیدادوں کی خریداری پر سرمایہ لگایا بڑی تعداد میں لوگ روزگار اور تعلیم کی تلاش میں ہجرت کر کے یہاں آئے۔

- تلنگانہ کے حصول کے لیے تمام سیاسی جماعتوں اور تنظیموں نے مل کر Telangana Joint Action Committee (متحدہ مجلس عمل) بنائی اس کی قیادت میں 6 بڑے احتجاج منعقد کیے گئے۔
- عدم تعاون تحریک (Non-cooperation movement) 'ملین مارچ' (حسین ساگر حیدرآباد جھیل کے اطراف انسانی زنجیر) سنسد یاترا (march to parliment) اور چلو اسمبلی ہیں۔
- مرکزی حکومت نے اس پس منظر میں دونوں علاقہ کے قومی سطح کے قائدین سے گفت وشنید کے سلسلے کو جاری رکھا کانگریس کور کمیٹی نے آندھرا اور تلنگانہ کی نمائندگیوں کو سننے کے بعد آخر کار ریاست کی تقسیم کے حق میں فیصلہ کیا۔
- پارلیمنٹ میں ریاست آندھرا پردیش کی تقسیم کا بل 2 جون 2014 کو منظور کیا گیا۔ پارلیمنٹ میں بل کی بی جے پی' بی ایس پی' سی پی آئی' اور دیگر حزب اختلاف کی جماعتوں نے حمایت کی۔ عوام نے جشن منایا۔ جمہوری طرز پر اگر چیکہ دیر سے فیصلہ کیا گیا مگر عوام لڑائی احتجاج کی شکل میں اور ثابت قدمی نے قائل کروایا کہ تلنگانہ کو آندھرا پردیش سے تقسیم کیا جانا چاہیے۔

## کلیدی الفاظ معہ تشریحات

- **ملین مارچ**: تلنگانہ کے قیام کے لیے حسین ساگر حیدرآباد جھیل کے اطراف انسانی زنجیر کے ذریعہ مظاہرہ
- **شریفانہ معاہدہ**: آندھرا اور تلنگانہ کے قائدین کے درمیان 1956ء میں چودہ نکات پر کیا گیا معاہدہ
- **لسانی بنیاد پر قائم کی گئی ریاستیں**: زبان کی اساس پر تشکیل دی گئی ریاستیں
- ریاست آندھرا پردیش کی تقسیم کا بل: پارلیمان میں 2 جون 2014ء کو تلنگانہ کے قیام کے لئے منظور کیا گیا بل

## کثیر جوابی سوالات

(1) ریاست حیدرآباد کے ہندوستان میں انضمام کے بعد ریاست حیدرآباد میں جمہوری ریاست بن گئی۔

(a) 1951ء (b) 1953ء (c) 1952ء (d) 1950ء

(2) حیدرآبا کے پہلے چیف منسٹر کے طور پر منتخب ہوئے۔

(a) پرکاشم پنتلو (b) این ٹی آر (c) جناب بروگلا داما کرشنا راؤ (d) میر ہاشم علی

(3) آندھرائی علاقہ کو مدراس پریذیڈنسی سے 1953ء میں علحدگی ہوئی اوا س کے پہلے چیف منسٹر بن گئے۔

(a) چنا ریڈی (b) این ٹی آر (c) جناب بروگلا داما کرشنا راؤ (d) ٹنگوٹوری پرکاشم

(4) بنیادی طور پر شریفانہ معاہدہ میں کتنے نکات پر مفاہمت طئے پائی۔

(a) 12 (b) 13 (c) 15 (d) 14

(5) احتجاجیوں پر پولیس نے فائرنگ کی۔ محکمہ جاتی ریکارڈ کے مطابق کتنے افراد جن میں طلباء کی تعداد زیادہ تھی اس احتجاج میں اپنی قیمتی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

(a) 350 (b) 360 (c) 370 (d) 380

(6) تلنگانہ احتجاج کے مقابلہ میں کونسے سال میں سیما آندھرا کے علاقہ میں ''جئے آندھرا تحریک'' شروع کی۔

(a) 1970ء (b) 1969ء (c) 1971ء (d)1972ء

(7) مرکزی حکومت نے چھ نکاتی فارمولا کی تجویز پیش کی۔

(a) 1973ء (b) 1969ء (c) 1971ء (d)1972ء

(8) 2001ء میں تلنگانہ کی شرح خواندگی 53% تھی مگر آندھرا کی کتنے فیصد تھی۔

(a) 68 (b)60 (c)63 (d)65

(9) تلنگانہ راشٹریہ سمیتی کی تشکیل میں عمل میں آئی۔

(a) جنوری 2001ء (b) اپریل 2001ء (c) جون 2001ء (d) جنوری 2000ء

(10) تلنگانہ کے حصول کے لیے تمام سیاسی جماعتوں اور تنظیموں نے مل کر Telangana Joint Action Committee (متحدہ مجلس عمل) بنائی اس کی قیادت میں کتنے بڑے احتجاج منعقد کیے گئے۔

(a) 2 (b)3 (c)5 (d)4

(11) مرکزی وزارت داخلہ نے کب یہ اعلان کیا کہ ''علحدہ ریاست تلنگانہ کی تشکیل کا عمل شروع ہو چکا ہے۔

(a)10 ڈسمبر 2009ء (b)9 ڈسمبر 2009ء (c)11 ڈسمبر 2009ء (d) 9 ڈسمبر 2010ء

(12) تحریک تلنگانہ کو فیصلہ کن موڑ دینے کے لیے تلنگانہ راشٹریہ سمیتی کے قائد کے. چندر شیکھر راؤ نے غیر معینہ مدتی برت کس مقام پر رکھنے کا 29 نومبر 2009 کو اعلان کیا۔

(a) سدی پیٹ (b) جوگی پیٹ (c) نارائن پیٹ (d) ہنمکنڈہ

(13) طلباء کی متحدہ مجلس عمل کی جانب سے اسمبلی کا گھیراؤ (اسمبلی پر حملہ) کا اعلان کیا گیا۔

(a)20 ڈسمبر 2009ء (b)9 ڈسمبر 2009ء (c)10 ڈسمبر 2009ء (d) 9 ڈسمبر 2010ء

(14) تلنگانہ کو ہندوستان کی کونسی ریاست کے طور پر تشکیل دیا گیا۔

(a) 28 (b) 29 (c) 27 (d) 28

(15) پارلیمنٹ میں ریاست آندھرا پردیش کی تقسیم کا بل کو منظور کیا گیا۔

(a)2 جولائی (b)9 ڈسمبر 2014 (c) 2 جون 2014 (d) 9 ڈسمبر 2010ء

## جوابات

C(1) C(2) D(3) (4) C (5) D(6) A (7) C (8) B (9) C (10)

B (11) A (12) C (13) B (14) C (15)

# Telangana State Profile

| | | |
|---|---|---|
| Formation | : | 2nd June 2014 (29th State of India) |
| Area | : | 1,14,840 Sq Km (12th largest in India) |
| Districts (Old) | : | 10 (Adilabad, Hyderabad, Karimnagar, Mahbubnagar, Medak, Nalgonda, Nizamabad, Rangareddy, and Warangal) |
| Districts (New) | | 1. Adilabad 2. Bhadradri Kothagudem<br>3. Hyderabad 4. Jagtial 5. Jangaon<br>6. Jayashankar Bhupalapally<br>7. Jogulamba Gadwal 8. Kamareddy<br>9. Karimnagar 10. Khammam<br>11. Komram Bheem Asifabad<br>12. Mahabubabad 13. Mahabubnagar<br>14. Mancherial 15. Medak 16. Medchal Malkajgiri<br>17. Nagarkurnool 18. Nalgonda 19. Nirmal<br>20. Nizamabad 21. Peddapelly<br>22. Rajanna-Sircilla 23. Rangareddy<br>24. Sangareddy 25. Siddipet 26. Suryapet<br>27. Vikarabad 28. Wanaparthy 29. Warangal Rural<br>30. Warangal Urban 31. Yadadri Bhongir<br>32. Mulugu, 33. Narayanpet |
| Largest District | : | Bhadradri Kothagudem (7,483 $km^2$) |
| Smallest District | : | Hyderabad (217 $km^2$) |
| Capital City | : | Hyderabad |
| Population : | : | 3,52,86,757 |
| Male | : | 177.04 Lakhs |
| Female | : | 174.90 Lakhs |
| Sex Ratio | : | 988/100 |
| Density | : | 397/$km^2$ |
| Decodal Growth Rate (2001 - 2011) | : | 13.58 |
| Rural Population | : | 215.85 lakhs (61.33% of total population) |
| Urban Population | : | 136.09 lakhs (38.64% of total population) |
| Literracy | : | 66.46% |
| Highest Literacy | : | 83.2% (Hyderabad) |
| Lowest Literracy | : | 55.0% (Mahbubnagar) |

| | |
|---|---|
| Literacy rate (Male) | : 74.95% |
| Literacy rate (Female) | : 57.92% |
| Seats | : Loksabha - 17, Rajyasabha - 7, Assembly - 119, Legisltive Council - 27. |

**Boundaries**

| | |
|---|---|
| North | : Maharashtra & Chattisgarh |
| West | : Karnataka |
| South | : Andhra Pradesh |
| East | : Andhra Pradesh |
| SC Population | : 54.33 Lakhs |
| SC Population Male | : 27.05 Lakhs |
| SC Population Female | : 27.28 Lakhs |
| ST Population | : 32.87 Lakhs |
| ST Population Male | : 16.60 Lakhs |
| ST Population Female | : 16.27 |
| Child Population (0-6 years) | : 39.20 Lakhs |
| Child Population (0-6 years) Male | : 20.28 Lakhs |
| Child Population (0-6 years) Female | : 18.92 Lakhs |
| Child to Total Population | : 11.14 % |
| Child Sex Ratio (Female per 1000 Males) | : 933 Ratio |
| Literates | : 207.84 Lakhs |
| Literates Male | : 117.49 Lakhs |
| Literates Female | : 90.35 Lakhs |
| Literacy Rate | : 66.46 % |
| Literacy Rate Male | : 74.95 % |
| Literacy Rate Female | : 57.92 % |
| Total Workers | : 164.53 Lakhs |
| Main Workers | : 138.06 Lakhs |
| Marginal Workers | : 26.47 Lakhs |
| Members of Parliament (MPs) | : 17 |
| Members of Legislative Assembly (MLAs) | : 119 |

# جدید اضلاع تلنگانہ (33)

| نشان سلسلہ | ضلع | رقبہ مربع کلومیٹر | آبادی | جنسی تناسب | شرح خواندگی | کثافت آبادی |
|---|---|---|---|---|---|---|
| **1** | **عادل آباد** | **4,153** | **7,08,972** | **989** | **63.46** | **171** |
| 2 | کومارم بھیم آصف آباد | 4,878 | 5,15,812 | 998 | 56.72 | 106 |
| 3 | منچیریال | 4,016 | 8,07,037 | 977 | 64.35 | 201 |
| 4 | نرمل | 3,845 | 7,09,418 | 1,046 | 57.77 | 185 |
| **5** | **حیدرآباد** | **217** | **39,43,323** | **954** | **83.25** | **18,172** |
| **6** | **رنگاریڈی** | **5,031** | **24,46,073** | **950** | **71.95** | **486** |
| 7 | میڑچل | 1,084 | 24,40,073 | 957 | 82.49 | 2,251 |
| 8 | وقارآباد | 3,386 | 9,27,140 | 1,001 | 57.91 | 274 |
| **9** | **کریم نگر** | **2,128** | **10,05,711** | **993** | **69.16** | **473** |
| 10 | جگتیال | 2,419 | 9,85,417 | 1036 | 60.26 | 407 |
| 11 | پداپلی | 2,336 | 7,95,332 | 992 | 65.52 | 356 |
| 12 | راجنّا۔سرسلا | 2,019 | 5,52,037 | 1,014 | 62.71 | 273 |
| **13** | **کھمم** | **4,361** | **14,01,639** | **1,005** | **65.95** | **321** |
| 14 | بھدرادری کوتھا گوڑم | 7,483 | 10,69,261 | 1,008 | 66.40 | 143 |
| **15** | **محبوب نگر** | **5,285** | **14,86,777** | **995** | **56.78** | **281** |
| 16 | ناگرکرنول | 6,924 | 8,61,766 | 968 | 54.38 | 124 |
| 17 | جوگولمبا۔گدوال | 2,928 | 6,09,990 | 972 | 49.87 | 208 |
| 18 | ونپرتی | 2,152 | 5,77,758 | 960 | 55.67 | 268 |
| **19** | **میدک** | **2,786** | **7,67,428** | **1,027** | **56.12** | **275** |
| 20 | سنگاریڈی | 4,288 | 15,71,022 | 1,044 | 64.08 | 347 |
| 21 | سدی پیٹ | 3,632 | 10,12,065 | 1,008 | 61.61 | 279 |
| **22** | **نظام آباد** | **4,288** | **15,71,022** | **1,044** | **64.25** | **366** |
| 23 | کاماریڈی | 3,6352 | 9,72,625 | 1,033 | 56.51 | 266 |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| **24** | **نلگنڈہ** | **7,122** | **16,18,416** | **978** | **63.75** | **227** |
| 25 | سوریاپیٹ | 3,607 | 10,99,560 | 996 | 64.11 | 305 |
| 26 | یادادری بھونگیر | 3,092 | 7,39,448 | 973 | 65.53 | 239 |
| **27** | **ورنگل (اربن)** | **1,309** | **10,80,858** | **997** | **76.17** | **826** |
| 28 | ورنگل (رورل) | 2,175 | 7,18,537 | 994 | 61.26 | 330 |
| 29 | جنگاؤں | 2,188 | 5,66,376 | 997 | 61.44 | 259 |
| 30 | جیاشنکر۔بھوپلاپلی | 6,175 | 7,11,434 | 1,009 | 60.33 | 115 |
| 31 | محبوب آباد | 2,877 | 7,74,549 | 996 | 57.13 | 269 |
| 32 | ملوگو | 3,881 | 2,94,671 | 968 | 7038 | 124 |
| 33 | نارائن پیٹ | – | – | – | – | – |

# قدیم اضلاع تلنگانہ (10)

| نشان سلسلہ | ضلع | رقبہ مربع کلومیٹر | آبادی | جنسی تناسب | شرح خواندگی | کثافت آبادی |
|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | عادل آباد | 4,153 | 7,08,972 | 989 | 63.46 | 171 |
| 2 | حیدرآباد | 217 | 39,43,323 | 954 | 83.25 | 18,172 |
| 3 | رنگاریڈی | 5,031 | 24,46,073 | 950 | 71.95 | 486 |
| 4 | کریم نگر | 2,128 | 10,05,711 | 993 | 69.16 | 473 |
| 5 | کھمم | 4,361 | 14,01,639 | 1,005 | 65.95 | 321 |
| 6 | محبوب نگر | 5,285 | 14,86,777 | 995 | 56.78 | 281 |
| 7 | میدک | 2,786 | 7,67,428 | 1,027 | 56.12 | 275 |
| 8 | نظام آباد | 4,288 | 15,71,022 | 1,044 | 64.25 | 366 |
| 9 | نلگنڈہ | 7,122 | 16,18,416 | 978 | 63.75 | 227 |
| 10 | ورنگل | 1,309 | 10,80,858 | 997 | 76.17 | 826 |

# تلنگانہ اضلاع کے دریا

- عادل آباد : گوداوری، پنگنگا، واردھا، پرانہیتا، کوڈم، پیڈ واگو، سدھا
- نلگنڈہ : کرشنا، موسی، آلیرو، پالارو، پیڈوگو، ڈنڈی
- کریم نگر : گوداوری، منیرو
- نظام آباد : گوداوری، مانجرا، پلانگو
- میدک : مانجرا، کوڈارو، ولاڈی
- ورنگل : گوداوری، آلیرو، منیرو، پالیرو، کننیر اسانی، واوَرا
- محبوب نگر : کرشنا، تنگھبدرا، ڈنڈی، پیڈاوگو، Chenvagu
- رنگاریڈی : موسی
- کھمم : گوداوری، منیرو، پالیرو، کنترا اسانی، واوَرا، سابری، سلیرو
- حیدرآباد : موسی

## تلنگانہ کے آبشار

(1) پوچارم آبشار : (عادل آباد)

(2) کنٹالا آبشار : (عادل آباد)

## تلنگانہ میں زراعت

- تلنگانہ میں زراعت ربیع اور خریف دونوں میں بھی کی جاتی ہے۔
- خریف موسم: (جون تا جولائی۔نومبر تا ڈسمبر)
- ربیع موسم: (اکتوبر تا ڈسمبر۔فبروی تا اپریل)

## غذائی فصلیں(Food Crops)

- **دھان**: تلنگانہ کی سب سے اہم فصل چاول ہے۔اس کی پیداوار ربیع اور خریف دونوں موسموں میں کی جاتی ہے۔
  اہم پیداواری اضلاع: کھمم، کریم نگر، ورنگل، نظام آباد وغیرہ۔
- **جوار(Jawar)**: یہ تلنگانہ کی دسری اہم فصل ہے۔اس کی پیداوا سوائے نظام آباد کے تمام اضلاع میں کی جاتی ہے۔اس کی پیداوار ربیع اورخریف میں کی جاتی ہے۔
- **باجرہ**: یہ بارش پر انحصار والی پیداوار ہے۔اس کی کثیر پیداوار نظام آباد، کریم نگر، نلگنڈہ، محبوب نگر اور میدک میں کی جاتی ہے۔
- **مکئی**: یہ خریف کی فصل ہے۔اس کی پیداوار والے اہم اضلاع کریم نگر، نظام آباد، میدک، ورنگل اور عادل آباد ہیں۔
- **راگی(Ragi)**: اس کی پیداوار رنگاریڈی، میدک اور محبوب نگر میں بڑے پیمانے پر کی جاتی ہے۔

## دالیں(Pulses)

- ہندوستان میں تلنگانہ دالوں کی پیداوار میں ساتواں مقام رکھتا ہے۔
- مسور کی دال، چنے کی دال، ماش دال اہم ہیں۔
- **مسور کی دال**: یہ خریف کی فصل ہے۔اس کی پیداوار میں رنگاریڈی، محبوب نگر، عادل آباد، نلگنڈہ اور کھمم کو نمایاں مقام حاصل ہے۔
- **(Green gram)**:اس کی پیداوار والے اہم اضلاع میدک، نلگنڈہ، ورنگل، کریم نگر، عادل آباد ہیں۔یہ خریف فصل ہے۔
- **بنگال دال(Bengal gram)**: یہ ربیع فصل ہے۔یہ بارش پر انحصار کرنے والی فصل ہے۔اس کی کثیر پیداوار رنگاریڈی، نظام آباد اور عادل آباد میں کی جاتی ہے۔
- **ماش کی دال**: اس کی پیداوار عادل آباد، میدک اور نظام آباد کے علاوہ رنگاریڈی میں کی جاتی ہے۔
- **چنے کی دال**: اس کی پیداوار نلگنڈہ اور محبوب نگر میں کی جاتی ہے۔

## نقدی فصلیں(Cash Crop)

- **تمباکو(Tobbao)**: اس کی پیداوا ار ربیع موسم میں کی جاتی ہے۔ورجینیا تمباکو اہم تمباکو کی معیاری قسم ہے۔اس کی پیداوار کھمم، ورنگل ،نظام آباد اور محبوب نگر میں کی جاتی ہے۔
- **کپاس (Cotton)**: اس کی کثیر پیداوار عادل آباد اور محبوب نگر میں کی جاتی ہے۔

- گنا(Sugarcane):اس کی وافر مقدار میں پیداوار نظام اور میدک میں کی جاتی ہے۔
- مرچ(Chillies) :اس کی پیداوار ورنگل،نظام آباد، کھمم،کریم نگر،نلگنڈہ میں کی جاتی ہے۔
- ہلدی (Turmeric): اس کی کثیر پیداوار نظام آباد،کریم نگر اور عادل آباد میں کی جاتی ہے۔نظام آباد میں اس کی وسیع مارکٹ پائی جاتی ہے۔
- مونگ پھلی(Ground Nuts): تیلی کے بیج کی فصل ہے۔اس کی پیداوار محبوب نگر اور نلگنڈہ میں کی جاتی ہے۔
- (Casturd Seeds): اس کی پیداوار میں تلنگانہ کو ہندوستان میں پہلا مقام حاصل ہے۔اس کی پیداوار کے اہم اضلاع محبوب نگر،نلگنڈہ اور رنگاریڈی ہیں۔
- سورج مکھی (Sunflorwer): اس کی پیداوار کے اضلاع میدک اور نظام آباد ہیں۔
- پھل:آم،موز،انگور اور Custurd apple تلنگانہ کے اہم پھل ہیں۔

  انگور کی پیداوار رنگاریڈی میں کی جاتی ہے اور محبوب نگر میں اس کثیر باغات پائے جاتے ہیں۔
- پیاز(Onion): میدک محبوب نگر اور کریم نگر میں پیاز کی پیداوار کی جاتی ہے۔

## تلنگانہ میں مویشی پالن(Cattle Stock)

- گائے(Cows): (1) عادل آباد: 10.2لاکھ (2) محبوب نگر:8.4لاکھ (3) ورنگل : 7.9لاکھ
- بھینس (Buffalo):(1) نلگنڈہ: 8.2لاکھ (2) کھمم: 7.1لاکھ (3) ورنگل: 7.5لاکھ
- بھیڑ(Sheep): (1) محبوب نگر:41.4لاکھ (2) ورنگل: 19.8لاکھ (3) نلگنڈہ: 19.4لاکھ
- بکریاں(Goats): (1) محبوب نگر : 6.8لاکھ (2) کھمم: 6.2لاکھ (3) عادل آباد: 7.لاکھ
- پولٹری(Pooultry):(1) رنگاریڈی: 1.40 کروڑ (2) میدک: 83 لاکھ (3) نلگنڈہ : 57 لاکھ

  Inland Fish and Prwns : (1) کھمم 35: ہزارٹن (2) نلگنڈہ: 33ہزارٹن

  (3) کریم نگر: 27 ہزارٹن
- انڈے:میدک اور رنگاریڈی

**مویشیوں کا ذخیرہ(2013-2014 کے معاشی سروے کے مطابق ) ہندوستان میں مقام**

✡ گائے: 10 ✡ بھیڑ: 1 ✡ پولٹری :5 ✡ بکریاں: 12 ✡ انڈے: 3

✡ گوشت: 6 ✡ دودھ: 13 ✡ دیگر بھاری مصنوعات: 8

## نہروں اور تالاب سے آبپاشی (Irrigation by Wells and Tanks)

- تلنگانہ میں جملہ آبپاشی کی زمین : 31.64لاکھ ہیکٹرس
- کنوؤں سے آبپاشی : 23.36لاکھ ہیکٹرس(73.83%)
- نہروں کے ذریعہ آبپاشی : 4.7لاکھ ہکٹرس(14.85)
- تالابوں سے آبپاشی : 2.83لاکھ ہیکٹرس(8.94%)
- مشن کاکتیہ کے ذریعہ تالابوں کو فروغ دیا جارہا ہے۔
- مشن کاکتیہ پر220000 کروڑ روپئے مختص کئے گئے ہیں۔
- مشن کاکتیہ سے46,800 تالابوں کی نگہداشت کی گئی۔
- مشن کاکتیہ کو Telangana Community Based Tank Management Project (World

Bank Assistance) سے فروغ دیا جارہا ہے۔

## تلنگانہ کے معدنیات (Mineral Resources of Telangana)

- **کوئلہ (Coal):** معیاری کوئلہ کی کان کنی جنوبی ہندوستان میں تلنگانہ میں کی جاتی ہے۔تقریباً 10,300 ملین ٹن کوئلہ تلنگانہ میں پایا جاتا ہے۔کوئلہ کی کانیں عادل آباد، کریم نگر، کھمم اور ورنگل میں ہیں۔
- **اسبسطاس (Asbestos):** اسبسطاس محبوب نگر میں پایا جاتا ہے۔معیاری اسبسطاس کی برآمد بلجیم اور جرمنی کو کی جاتی ہے۔ اس کا استعمال سمنٹ کے شیٹ میں کیا جاتا ہے۔
- **بیرائٹ(Barytes):** یہ کھمم اور محبوب نگر میں پائے جاتے ہیں۔
- **چونے کا پتھر (Limestone):** چونے کے پتھر عادل آباد، رنگا ریڈی، محبوب نگر، نلگنڈہ اور کھمم میں پائے جاتے ہیں۔
- **ابرک(Mica):** ورنگل اور کھمم میں پائے جاتے ہیں۔
- **لوہے کی کچ دھات(Iron Ore):** اس کی وافر مقدار کھمم، عادل آباد، نظام آباد، کریم نگر، میدک اور ورنگل میں پائی جاتی ہے۔
- **(Copper):** کھمم میں پائے جاتے ہیں۔
- **Lead:** کھمم
- **Dolamite:** کھمم
- **گرافائٹ(Graphite):** کھمم
- **یورانیم:** محبوب نگر اور نلگنڈہ
- **کوارٹز(Quartz):** رنگا ریڈی، محبوب نگر، میدک، نظام آباد، نلگنڈہ۔
- **میگنیز (Manganese):** عادل آباد

## حیدرآباد کی اہم صنعتیں (Important Industries in Hyderabad)

- BHEL — Bharat Heavy Electricals Limited
- HMTL — Hindustan Machine Tools Limited
- ECIL — Electronic Corporation of India Limited
- IDL — Indian Drugs Limited
- HAL — HIndustan Aeronautic Limited
- MIDHANI — Mishra Bhatu Nigam
- HCL — Hindustan Cables Limited
- BSPL — Bio Chemical Synthetic Products
- BDL — Bharat Dynamics Limited

## صنعتیں (Industries)

I. **Sponge Iron Plant:** اس کا آغاز 1980ء میں پالونچہ (ضلع کھمم) میں کیا گیا۔

II. **سمنٹ صنعت(Cement Industry):**

- ناگرجنا سمنٹ ۔ کیٹلا پلی (نلگنڈہ)

- دکن سمنٹ۔ حضور آباد (نلگنڈہ)
- راسی سمنٹ کارپوریشن (نلگنڈہ)
- اسوسی ایٹ سمنٹ کمپنی منچریال (عادل آباد)
- سمنٹ کارپوریشن آف انڈیا (CCI)۔ تانڈور (رنگاریڈی)

**.III کاغذ کی مل (Paper Mill):** ☆ سرپور کاغذ نگر: بھدراچلم ☆ چارمینار پیپر مل: متنگی (میدک)

- **Pharma Companies**
- Indian drugs and Pharmaceuticals Limited (Hyderabad)
- Reddy Laboratories (Hyderabad)
- Biological-E-Limited
- Charminar Drugs Shantha Biotics (Hyderabad)

**.V FSI (Ramagundam Fertilizers Corporation of India), Karimnagar**

**قومی شاہراہیں (National HIghways)** : جن کا گزر تلنگانہ سے ہوتا ہے حسب ذیل ہیں:

(1) قومی شاہراہ 7 (جدید نمبر 44) کنیا کماری تا وارناسی۔ حیدرآباد، میدک، نظام آباد، عادل آباد

(2) قومی شاہراہ 9 (جدید نمبر 65) ممبئی تا بنگلور۔ حیدرآباد سے گزرتی ہے۔

(3) قومی شاہرہ 16 (جدید نمبر (63) نظام آباد۔ منچریال۔ جگتیال۔ مہاراشٹرا کا سرحد

(4) قومی شاہراہ 202 (جدید نمبر 163)۔ یہ حیدرآباد اور یادگیری گٹہ کو جوڑتی ہے۔

Resarch Centres in Telangana **تلنگانہ میں اہم تحقیقی مراکز**

| Sl. | Research Centre | Place |
|---|---|---|
| 1. | Natiional Remote Sensing Agency | Hyderabad |
| 2. | Central Food Technology Research Institute | Hyderabad |
| 3. | Oil Technology Research Institute | Hyderabad |
| 4. | B.H.E.L Research Institute | Hyderabad |
| 5. | National Institute of Nutrition | Hyderabad |
| 6. | National Geographical Research Institute | Hyderabad |
| 7. | National Environmental Institute | Hyderabad |
| 8. | Central Building Research Institute | Hyderabad |
| 9. | National Geo-Physcial Research Centre | Hyderabad |
| 10. | Electronic Test Development Centre | Hyderabad |

## ریاست تلنگانہ میں تھرمل پاور اسٹیشن (Thermal Power Station in Telangana)

1. کتہ گوڑم 1000MW کھمم
2. کاکتیہ تھرمل پاور سنٹر 500MW ورنگل
3. راما گنڈل 63MW کریم نگر
4. جورالا پاور اسٹیشن 1MW محبوب نگر
5. کاکتیہ تھرمل پاور مرحلہ۔2 600 MW ورنگل

| نام | ضلع |
|---|---|
| کوتا گوڑم تھرمل پراجکٹ | کھمم |
| راما گنڈم تھرمل پاور پراجکٹ | کریم نگر |
| کاکتیہ تھرمل پاور پراجکٹ | ورنگل |
| سری سیلم ہائیڈل پراجکٹ | محبوب نگر |
| نظام ساگر ہائیڈل پاور پراجکٹ | نظام آباد |
| سنگور ہائیڈل پراجکٹ | میدک |
| ناگر جنا ساگر ہائیڈل پراجکٹ | نلگنڈہ |
| ناگر جنا ساگر لفٹ کنال پراجکٹ | نلگنڈہ |
| پوچم پلی ہائیڈل پاور پراجکٹ | نظام آباد |
| پریادرشنی جرالا ہائیڈل پاور پراجکٹ | محبوب نگر |
| جورالا سولار پاور پراجکٹ پلانٹ | محبوب نگر |
| اچم پلی ہائیڈل پاور پراجکٹ | کریم نگر (زیر تعمیر) |

## تلنگانہ کے اہم آبپاشی پراجکٹس

| پراجکٹ | ضلع |
|---|---|
| ناگر جنا ساگر | نندی کنڈہ (ضلع نلگنڈہ) (دریائے کرشنا پر) |
| سری رام ساگر | پوچم پلی، نظام آباد (دریائے گوداوری پر) |
| نظام ساگر | نظام آباد (دریائے مانجرا پر) |
| پریادرشنی جورالا | محبوب نگر (دریائے کرشنا پر) |
| سنگور | میدک (مانجرا پر) |
| اچم پلی | مہادیو پور، کریم نگر (گوداوری پر) |
| پرانا ہیتا چیوالا | عادل آباد (گوداوری پر) |
| موسی | نلگنڈہ (دریائے کرشنا پر) |

## تلنگانہ مردم شماری 2011ء

| نشان نمبر | ضلع | جملہ آبادی | عورت | مرد | | جنسی مناسبت | شرح خواندگی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | عادل آباد | 27,41,239 | 13,71642 | 13,69,597 | 10.18 | 1001 | 61.01 |
| 2 | نظام آباد | 25,51,335 | 13,00,694 | 12,50,641 | 8.77 | 1040 | 61.25 |
| 3 | کریم نگر | 37,76,269 | 18,95,469 | 18,80,800 | 8.15 | 1008 | 64.15 |
| 4 | میدک | 30,33,288 | 15,10,258 | 15,23,030 | 13,60 | 992 | 61.42 |
| 5 | حیدرآباد | 39,43,323 | 19,24,748 | 20,18,575 | 2.97 | 954 | 83.25 |
| 6 | رنگاریڈی | 52,96,741 | 25,95,733 | 27,01,008 | 48.16 | 961 | 75.87 |
| 7 | محبوبنگر | 40,53,028 | 20,02,642 | 20,50,386 | 15.34 | 977 | 55.04 |
| 8 | نلگنڈہ | 34,88,809 | 17,29,037 | 17,59,772 | 7.41 | 983 | 64.20 |
| 9 | ورنگل | 35,12,576 | 17,53,295 | 17,59,281 | 8.21 | 997 | 65.11 |
| 10 | کھمم | 27,97,370 | 14,06,382 | 13,90,988 | 8.47 | 1011 | 64.81 |
| تلنگانہ | | 3,51,93,978 | 1,74,89,900 | 1,77,04,078 | 13.58 | 988 | 66.46 |

## تلنگانہ میں ضلع واری خواندگی کا فیصد 2011ء

| سلسلہ نمبر | ضلع | خواندگی | مقام |
|---|---|---|---|
| 1 | حیدرآباد | 83.2 | 1 |
| 2 | رنگاریڈی | 75.9 | 2 |
| 3 | ورنگل | 65.1 | 3 |
| 4 | کھمم | 64.8 | 4 |
| 5 | نلگنڈہ | 64.2 | 5 |
| 6 | کریم نگر | 64.1 | 6 |
| 7 | میدک | 61.4 | 7 |
| 8 | نظام آباد | 61.3 | 8 |
| 9 | عادل آباد | 61.0 | 9 |
| 10 | محبوب نگر | 55.0 | 10 |

# تلنگانہ کی جامعات

| سلسلہ نمبر | جامعہ کا نام | سال | مقام |
|---|---|---|---|
| 1 | عثمانیہ یونیورسٹی | 1918 | حیدرآباد |
| 2 | انگلش اینڈ فارین لینگویج یونیورسٹی | 1962 | حیدرآباد |
| 3 | اچاریہ این، جی رنگا راگری یونیورسٹی | 1964 | حیدرآباد |
| 4 | حیدرآباد سنٹرل یونیورسٹی | 1974 | حیدرآباد |
| 5 | کاکتیہ یونیورسٹی | 1976 | ورنگل |
| 6 | ڈاکٹر B.R امبیڈکر اوپن یونیورسٹی | 1982 | حیدرآباد |
| 7 | سری پوٹی راملو تلگو یونیورسٹی | 1985 | حیدرآباد |
| 8 | جواہرلال نہرو ٹکنالوجیکل یونیورسٹی | 1972 | حیدرآباد |
| 9 | جواہرلال نہرو فائن آرٹس یونیورسٹی | 1972 | حیدرآباد |
| 10 | مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی | 1998 | حیدرآباد |
| 11 | نلسار لاء یونیورسٹی | 1998 | حیدرآباد |
| 12 | تلنگانہ یونیورسٹی | 2006 | نظام آباد |
| 13 | مہاتما گاندھی یونیورسٹی | 2007 | نلگنڈہ |
| 14 | پالمور یونیورسٹی | 2008 | محبوب نگر |
| 15 | ستواہن یونیورسٹی | 2008 | کریم نگر |
| 16 | IIT(بسارا) | 2008 | بساراعادل آباد |
| 17 | IITحیدرآباد | 2008 | میدک |

## ریاستی علامتیں اور نشانات

☆ ریاستی علامت: کاکتیہ تورانم اور چار مینار (اس کو لکشمن ایلے نے ڈیزائین کیا)

☆ ریاستی پرندہ : Palapitta (Indian Roller)

☆ ریاستی جانور : Jinka (Deer) جنکا ہرن

☆ ریاستی پھول : Tangedy Pavvu (Cassia Auroculata)

☆ ریاستی پھل : آم

☆ ریاستی درخت : Jammi Chettu (Prosopis Cineraria)

☆ ریاستی دریا : گوداوری

☆ ریاستی کھیل : کبڈی

☆ ریاستی نغمہ : Jaya Jaya He Telangana (اس کو اینڈی سری نے تحریر کیا۔)

## 2018ء تلنگانہ اسمبلی انتخابات کے نتائج

| | |
|---|---|
| جملہ اراکین اسمبلی کی تعداد | 119 |
| ☆ ٹی آر ایس | 88 |
| ☆ کانگریس | 19 |
| ☆ تلگو دیشم | 2 |
| ☆ کل ہند مجلس اتحاد المسلمین | 7 |
| ☆ بی جے پی | 1 |
| ☆ دیگر | 2 |

## تلنگانہ کے 33 اضلاع کے مطابق گزرنے والی قومی شاہراہیں

☆ قومی شاہراہ NH-7/44: عادل آباد، نرمل، نظام آباد، کاماریڈی، میدک، ملکا جگری، حیدرآباد، رنگاریڈی، محبوب نگر، ونپرتی، جگولامبا

☆ قومی شاہراہ NH 9/65: سنگاریڈی، میڑچل، حیدرآباد، رنگاریڈی، یادادری، نلگنڈہ، سوریہ پیٹ

☆ قومی شاہرہ 202/163: حیدرآباد، ملکا جگری، ورنگل اربن، ورنگل رورل جنگاؤں، جیاشنکر

☆ قومی شاہراہ NH 221/30: کھمم اور کتہ گوڑم

☆ قومی شاہراہ NH-16/63: نظام آباد، جگتیال، منچریال،

☆ قومی شاہراہ NH-222/61: نرمل

☆ قومی شاہراہ NH-161: کاماریڈی، میدک، سنگاریڈی

☆ قومی شاہراہ NH 167: محبوب نگر

☆ قومی شاہراہ NH-365: ورنگل اربن، جیاشنکر

☆ قومی شاہراہ NH-365A: محبوب نگر، سوریہ پیٹ

☆ قومی شاہراہ NH-765: حیدرآباد، رنگاریڈی

## ٹرانسپورٹ

| سلسلہ نشان | سڑکوں کی درجہ بندی | کیلومیٹر سڑک |
|---|---|---|
| 1 | قومی شاہراہیں | 3,862 |
| 2 | ریاستی شاہراہیں | 2,471 |
| 3 | ضلع شاہراہیں | 12,105 |
| 4 | دیگر شاہراہیں | 9,161 |
| | جملہ | 27,599 |

## PPP - BOT کی مجوزہ سڑکیں

| سلسلہ نمبر | سڑک کا نام | کیلومیٹر |
|---|---|---|
| 1 | سنگاریڈی، نرساپیٹ، توپران، گجویل، بھونگیر، چیتل روڈ | 164.00 |
| 2 | محبوب نگر، نلگنڈہ روڈ | 163.20 |
| 3 | حیدرآباد نرساپور روڈ | 28.00 |
| 4 | جنگم، چیرل، دوڈیڈا روڈ | 46.40 |
| 5 | جنگاؤں، سوریہ پیٹ روڈ | 84.40 |
| 6 | سوریہ پیٹ موتی کھمم روڈ | 58.30 |
| 7 | حیدرآباد، بیجاپور روڈ | 36.40 |

## تلنگانہ میں معدنیات کی تقسیم

| سلسلہ نشان | ضلع | اہم معدنیات (Major Minerals) |
|---|---|---|
| 1 | عادل آباد | Manganese, Ore, Limestone, Laterite. |
| 2 | منچریال | Limestone, Clay, Coal |
| 3 | نرمل | Quartz |
| 4 | کمرم بھیم آصف آباد | Limestone, White clay, Laterite |
| 5 | کریم نگر | Colour granite, Black granite, Laterite |
| 6 | جگتیال | Colour granite |
| 7 | پداپلی | Coal, Lime stone, Laterite, Colour granite |
| 8 | راجنا سری سلہ | Colour granite, Quartz |
| 9 | نظام آباد | Quartz, Colour granite |

| | | |
|---|---|---|
| Quartz, Laterite, Feldspar | کاماریڈی | 10 |
| Granite, Black granite, Iron | ورنگل۔اربن | 11 |
| Laterite, Black granite | ورنگل ۔رورل | 12 |
| Coal, Iron, Laterite, Colour granite | جے شنکر۔بھوپال پلی | 13 |
| Black granite | جنگاؤں | 14 |
| Marble, Limestone, Laterite | محبوب آباد | 15 |
| Dolmite, Limestone, Mica, Cromite, Feldspar | کھمم | 16 |
| Coal, Copper, Lead, Feldspar | بھدادری کوتہ گڈم | 17 |
| Feldspar, Quartz, Granite | میدک | 18 |
| Quartz, Feldspar, Granite | سنگاریڈی | 19 |
| Quartz, Feldspar, Granite | سدی پیٹ | 20 |
| Colour granite, Feldspar | محبوب نگر | 21 |
| Quartz, Feldspar | ونپرتی | 22 |
| Black granite, Quartz, Feldspar | ناگرکرنول | 23 |
| Laterite, Colour and balck granite | جوگولمبا گدوال | 24 |
| Limestone, Qquartz, Feldspar | نلگنڈہ | 25 |
| Limestone | سوریہ پیٹ | 26 |
| Granite, Ssmallstones | یادادری بھونگری | 27 |
| Limestone, Granite, Quartz | وقارآباد | 28 |
| Colour and blackgranite, Feldspar, Amethyst | میڈچل ملکاجگری | 29 |
| Feldspar, Laterite, Quartz | رنگاریڈی | 30 |

## (Old Districts)قدیم اضلاع — (New Districts) جدید اضلاع

(1) حیدرآباد : حیدرآباد
(2) کھمم : بھدرادری کتہ گوڑم
(3) نظام آباد : کاماریڈی
(4) نلگنڈہ : سوریہ پیٹ، یادادری۔بھونگیر
(5) میدک : سدی پیٹ، سنگاریڈی
(6) رنگاریڈی : میڑچل۔ملکاجگری، وقارآباد
(7) عادل آباد : نرمل، منچریال، آصف آباد۔کمرم بھیم
(8) کریم نگر : جگتیال، پداپلی، راجناسرسلہ
(9) محبوب نگر : گدوال جوگولامبا، ونپرتی، ناگرکرنول، نارائن پیٹ
(10) ورنگل : محبوب آباد، جنگاؤں، ورنگل رورل، ورنگل اربن، ملگ

❖ تلنگانہ کی پڑوسی ریاستیں

شمال : مہاراشٹرا — جنوب : آندھراپردیش
مشرق : چھتیس گڑھ اور اڑیسہ — مغرب : کرناٹک

## تلنگانہ کے زونس (Zonal System)

| سلسلہ نمبر | زون کا نام | اضلاع |
|---|---|---|
| 1 | کالیشورم زون - I | کمرم بھیم۔آصف آباد، منچریال، پداپلی، جیاشنکر۔بھوپال پلی جملہ آبادی : 28,29,615 لاکھ |
| 2 | باسرازون - II | عادل آباد، نرمل، نظام آباد، جگتیال جملہ آبادی : 39,74,829 لاکھ |
| 3 | راجنازون -III | کریم نگر، سدی پیٹ، راجناسرسلہ، کاماریڈی، میدک جملہ آبادی : 43,09,876 لاکھ |
| 4 | بھدرادری زون-IV | بھدرادری کتہ گوڑم، کھمم، محبوب آباد، ورنگل اربن، ورنگل رورل جملہ آبادی: 50,44,844 لاکھ |
| 5 | یادادری زون -V | سوریہ پیٹ، نلگنڈہ، یادادری بھونگیری، جنگاؤں جملہ آبادی : 40,23,800 لاکھ |
| 6 | چارمینار زون -VI | میڑچل۔ملکاجگری، حیدرآباد، رنگاریڈی، سنگاریڈی جملہ آبادی : 1,03,57,289 |
| 7 | جوگولامبازون-VII | وقارآباد، محبوب نگر، جوگولامبا گدوال، ونپرتی، ناگرکرنول جملہ آبادی : 44,63,431 لاکھ |
| 8 | ملٹی زون - 1 | کالیشورم، باسرا، راجنا، بھدرادری |
| 9 | ملٹی زون - 2 | یادادری، چارمینار، جوگولامبا |

# تلنگانہ میں فلاحی پروگرامس

## (Welfare Programmes in Telangana)

(1) **آسرا پنشن اسکیم:** حکومت نے اپنے فلاحی اقدامات اور سماجی تحفظ کے جال کی حکمت عملی کے طور پر "Aasara" وظائف کی اسکیم کو متعارف کروایا۔ اس خیال کے ساتھ کہ تمام غریبوں کیلئے عزت کے ساتھ محفوظ زندگی کو یقینی بنایا جائے۔ آسرا وظائف کی اسکیم' خصوصیت کے ساتھ ضعیف اور HIV-AIDS سے کمزور اور لاغر افراد' بیواؤں' بے بس بافندوں (جولاہوں) اور سیندھی تاسندوں اور بڑھتی عمر میں زندگی کی گذر بسر کے ذرائع سے محروم لوگوں کے لئے دئے جاتے ہیں۔

(2) **زمین خریدی اسکیم:** حکومت تلنگانہ نے غریب سے غریب ترین SC خواتین کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے زمین خریدی اسکیم کا جاری رہنے والا پروگرام شروع کیا۔ اس پروگرام کے تحت درج فہرست اقوام (SC) کی غریب سے غریب ترین خواتین جو قطعی طور پر بے زمین زرعی خاندان ہیں کو 3 ایکڑ زمین فراہم کی جائے گی۔ زمین خریدی اسکیم 100 فیصد رعایت اور فائدہ حاصل کرنے والوں کی طرف کسی طرح کے تعاون وحصہ کے بغیر عمل میں لائی جارہی ہے۔

(3) **کلیان لکشمی پتھکم:** SC اور ST خاندانوں کی مالی پریشانی کو دور کرنے کی غرض سے حکومت نے ہر ST\SC لڑکی کو ان کی شادی کے موقع پر 51,000 کی مالی امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس پر 2/اکٹوبر 2014 سے عمل ہورہا ہے۔ فی الحال 100116 دیئے جارہے ہیں۔

(4) **شادی مبارک اسکیم:** یہ اسکیم تمام اقلیتی طبقات کی غیر شادی شدہ لڑکیوں کیلئے 2014 سے شروع کی گئی۔ جس کے تحت دلہن کو 51,000 روپئے دئے جائیں گے۔ اور فی الحال 100116 دیئے جارہے ہیں۔

(5) **درج فہرست اقوام کی ترقی:** 2011 کی مردم شماری کے مطابق ریاست تلنگانہ میں درج فہرست اقوام کی آبادی 54,32,680 جو جملہ آبادی کا 15.44% ہے۔ SCs میں شرح خواندگی کا فیصد 52.5% ہے۔ ریاست کی تشکیل کے بعد درج فہرست اقوام کی سماجی و معاشی' تعلیمی ترقی اور فلاح کی خاطر کئی ایک نئے اقدامات کئے گئے۔ حکومت کی طرف سے مندرجہ ذیل اسکیمات شروع کی گئیں جیسے ☆ ہاسٹلس ☆ پوسٹ میٹرک اسکالرشپ اور ☆ امبیڈکر اوورسیز (سمندر پار) ودیا ندھی۔

(6) **قبائلی فلاح:** مردم شماری 2011 کے مطابق ریاست تلنگانہ کی قبائلی آبادی 32.87 لاکھ ہے جو ریاست کی جملہ آبادی کا 9.34 فیصد ہے۔ ST کی شرح خواندگی ریاستی شرح خواندگی 66.46 فیصد کے بالمقابل 49.41 فیصد ہے۔ حکومت نے مختلف سماجی معاشی ترقیاتی اسکیمات پر عمل آوری کے ذریعہ مسائل کی ترقی کو تیز کرنے کو اولین ترجیح دی ہے۔ بجٹ کا بڑا حصہ تعلیم' معاشی امداد اور زمین سے متعلقہ اسکیمات پر خرچ کیا گیا۔ ریاستی حکومت نے ضلع عادل آباد کے گاؤں جوڈے گھاٹ پر کومارم بھیم میموریل اینڈ ٹرائیل میوزیم کی تعمیر کے سلسلے میں 25 کروڑ روپئے مختص کئے ہیں تاکہ اس مقام کو قبائلی تہذیب کا گڑھ اور سیاحتی مرکز بنادیا جائے۔

(7) **پسماندہ طبقات کی فلاح:** حکومت ان طبقات کو اونچا اٹھانے کے لئے کئی فلاحی تعلیمی اور معاشی ترقی کے پروگراموں پر عمل آوری کررہی ہے جن میں سے چند مستقل پروگرامس یہ ہیں: ☆ BC Welfare ہاسٹلس ☆ ریسیڈنشیل اسکول ☆ معاشی طور پر پچھڑے ہوئے طبقات (EBCs) کے لئے فیس کی بازادائیگی ☆ بیاک ورڈ کلاس کوآپریٹیو فینانس کارپوریشن لمیٹڈ ☆ Margin Money اسکیم اور ☆ راجیوا بھیودیا یوجنا۔

(8) **Intensive Household Survey (Samagra Kutumba Survey) 2014:** عمیق گھریلو سروے جو پوری ریاست میں 19-08-2014 کو منعقد کیا گیا تھا' ریاست میں اعداد وشمار کے جمع کرنے کی یہ اپنی نوعیت کی واحد سرگرمی تھی۔ اس سروے کا

اہم مقصد انفرادی ضرورتوں کو ہدف بنانا اور مختلف سرکاری اسکیمات جیسے غذا کا تحفظ' وظائف اور دو کمروں والے مکانات وغیرہ سے فائدہ اٹھانے والے مستحق افراد کی نشاندہی ہے۔ سروے خاندان کی تفصیلات' مکان کی صورتحال' معذوری' پرانی بیماریاں' زمین' مویشیوں کی تفصیلات پر مشتمل تھا۔ سروے کے ذریعہ حاصل کردہ معلومات 101.93 لاکھ گھروں کے صدر خاندان کی جانب سے رضاکارانہ طور پر فراہم کی گئیں۔ (مردم شماری 2011 کے مطابق 83.58 لاکھ گھرانوں کے بالمقابل)۔

**(9) خواتین کی ترقی اور بچوں کی فلاح:** دستور ہند نے تمام لوگوں کو بغیر کسی امتیاز کے مواقعوں کی مساوات' مساوی کام کے لئے مساوی ادائیگی کی گیارنٹی دی ہے۔ حکومت ہند کے فلاحی پروگرام (Integrated Child Development Services (ICDS پر ریاستی حکومت مزید اضافہ کرتے ہوئے عمل درآمد کررہی ہے تاکہ بچوں کی فلاح اور ترقی کو فروغ دیا جائے۔

☆ آروگیہ لکشمی پروگرام جو حکومت تلنگانہ نے شروع کیا ہے جس میں حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتوں کو پیٹ بھر کھانا فراہم کیا جاتا ہے' اس پروگرام کو یکم جنوری 2015 سے آنگن واڑی سنٹرز (AWCS) تک وسعت دی گئی۔

☆ خواتین کے خلاف تشدد جیسے مسائل سے نمٹنے کے لئے (181) 24\7 Women Helpline کا قیام عمل میں لایا گیا۔

☆ خواتین کی کاروباری صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی کی خاطر She-Taxi اسکیم متعارف کروائی گئی۔

**(10) اپنا گاؤں۔ اپنا منصوبہ:** تلنگانہ کی عوام کی تمناؤں اور خوابوں کی تکمیل کے لئے حکومت تلنگانہ نے ایک اختراعی پروگرام "Mana Vooru - Mana Poanalika" کا تعارف کروایا ہے تاکہ عوام کو منصوبہ بندی کے عمل اور اس ذہنی مشق میں شامل رکھنا ہے جو جمہوری غیر مرکوزیت کے حقیقی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ اس پروگرام کا اصل مقصد ترجیحات اور گاؤں کی سطح پر کئے جانے والے کاموں کی نشاندہی کرنا ہے جیسے زراعت' زمین کا استعمال' صحت' تعلیم' محفوظ پینے کا پانی' سڑکیں' پانی کی نکاسی اور صفائی و ستھرائی اس کے ساتھ ساتھ گرام پنچایت کی سطح وسائل کو متحرک کرنا' ایک موثر چیانل کی حیثیت سے مقامی حکومتوں کی زیادہ سے زیادہ شرکت ضروری ہے تاکہ مطلوب فوائد مجوزہ گروہوں تک پہنچ سکیں۔

☆ گرام پنچایت کی سطح پر گاؤں کے منصوبوں کو قطعیت دینے کے لئے کم از کم 10% گاؤں کی آبادی کی شمولیت لازمی ہے۔ اس پروگرام کے تحت مقامی عوام کی ضروریات کی نشاندہی کرتے ہوئے جزوی سطح کے منصوبے بنائے گئے۔ گاؤں' منڈلوں اور اضلاع کی سطح پر جملہ 71,876 کاموں کی نشاندہی کی گئی ان کاموں کی تکمیل کے لئے 54,000 کروڑ روپے درکار ہیں۔

**(11) اقلیتی فلاحی اسکیمات:** ریاست کے آبادیاتی خاکہ میں اقلیتیں ایک بامعنی اور اہم حصہ رکھتے ہیں۔ حکومت نے ان کے فائدے کی خاطر مختلف قسم کے ترقیاتی اور فلاحی پروگراموں کا اختراع عمل میں لایا ہے۔

☆ اردو زبان اور لٹریچر کی حفاظت کے لئے اردو اکیڈمی ایک خود مختار ادارہ ہے۔ ریاستی حکومت نے 15-2014 میں صلاحیتوں میں نکھار پیدا کرنے کے لئے 20 کروڑ روپے منظور کئے۔

☆ حکومت ہند نے 15-2014 میں میرٹ اسکالرشپ کیلئے 48.03 کروڑ روپے منظور کئے۔

☆ Telangana State Christian (Minorities) Finance Corporation کا مقصد ریاست کے غریب عیسائیوں کو ترقی دینا ہے۔ حکومت نے حیدرآباد میں Christian Bhavan کی تعمیر کے لئے 10 کروڑ روپے منظور کئے۔

# تلنگانہ اسٹیٹ کی متفرق اسکیمات

(1) **رعیتو بندھو اسکیم (Rythubandhu Scheme)**

رعیتو بندھو اسکیم کسانوں کے لئے امداد کی اسکیم ہے۔ اسے (Farmers' Investment Support Scheme (FISS بھی کہتے ہیں۔

☆ رعیتو بندھو اسکیم سے 58.33 لاکھ کسانوں کو استفادہ کا موقع فراہم کیا ہے۔

☆ فی ایکر کے لئے اس اسکیم کے تحت سال میں دو مرتبہ ربیع اور خریف میں 4000 روپئے دیئے جاتے ہیں۔

یہ ہندوستان میں راست کسانوں کو سرمایہ میں تعاون کرنے والی پہلی اسکیم ہے۔

☆ اس اسکیم میں پٹہ دار کو رقم دی جاتی ہے۔ اس اسکیم کا آغاز شالا پلی گاؤں، حضور آباد منڈل، ضلع کریم نگر میں 10 مئی 2018ء کو کیا گیا۔

(2) **Sadabainama**: یہ اسکیم کے تحت گاؤں کی زرعی زمین کا رجسٹریشن کیا جاتا ہے۔

(3) **Apathbandhu Scheme**: اس اسکیم کے تحت خطِ غربت (Below Poverty Line) کے خاندان کو قدرتی یا ناگہانی موت کے سبب 50000 روپئے دیئے جاتے ہیں۔

(4) **دیپم اسکیم (Deepam Scheme)** : حکومت تلنگانہ خطِ غربت کے نیچے زندگی گزارنے والی خواتین کو اس اسکیم کے تحت LPG کنکشن دیتی ہے۔

(5) **We-Hub Scheme**: حکومت تلنگانہ اختراعی طور پر خواتین کے لئے T-Hub کا آغاز کیا ہے۔ اس کے لئے 15 کروڑ روپئے مختص کئے گئے۔

(6) **دیہاتوں کی ترقی کے لئے تلنگانہ گرام جیوتی اسکیم**: اسکیم کا آغاز 15 اگست 2015 کو ورنگل ضلع کے گنگا دیوی پلی دیہات میں کیا گیا۔ اس کا مقصد دیہاتوں میں بنیادی ضروریات کو یقینی بنانا اور دیہات کی ہمہ جہتی ترقی ہے۔

(7) **ہریتا ہرانم اسکیم (Haritha Haram)**: اس اسکیم کا مقصد شجرکاری کو فروغ دینا ہے۔ ہریتا ہرانم کے پہلے مرحلہ کا آغاز 3 جولائی 2015ء کو چلکور، رنگا ریڈی میں کیا گیا۔ ہریتا ہرانم کے دوسرے مرحلے کا آغاز نلگنڈہ کے علاقے گنڈرام پلی میں کیا گیا۔ یہ دنیا کا تیسرا بڑا شجرکاری کا پروگرام ہے۔

(8) **Mission Bhagiratha**: یہ Telangana Water Grid Programe ہے اور اس کا آغاز 21 ستمبر 2015ء کو ہوا اور 5 ڈسمبر 2015 کو اس کا نام Mission Bhagritha رکھا گیا۔

☆ تلنگانہ کے پانی کا انحصار دو دریاؤں کرشنا اور گوداوری پر ہے اور اس کا مقصد ہر دیہی شہری کو 100 لیٹر پینے کا پانی اور شہروں کے فی شہری کو 150 لیٹر پینے کا پانی فراہم کرنا ہے۔ اس کا مقصد پانی کے وسائل کی حفاظت اور اضافہ ہے۔

(9) **Single Women Pension Scheme**: جو خواتین اکیلی رہتی ہیں انھیں یوم تاسیس تلنگانہ کے موقع پر ماہانہ ایک ہزار روپیہ پنشن کے طور پر مقرر کرنے کا اعلان کیا گیا اور اس کے لئے مختلف شرائط بھی عائد کئے گئے۔

(10) **خواتین اور پیدا ہونے والے بچوں کے لئے کے۔سی۔آر کٹ اسکیم**: تلنگانہ حکومت کی جانب سے حاملہ خواتین اور پیدا ہونے والے بچوں کے لئے کے سی آر کٹ پروگرام کا آغاز 605 کروڑ روپئے سے کیا گیا۔ اس اسکیم کے تحت ضروری استعمال کی اشیاء جیسے:

بچوں کا تیل (Baby Oil)، بچوں کے لئے پلنگ (Baby Bed)، مچھر دانی (Mosquito net)، کپڑے، ہینڈ بیاگ، تولیہ، پاؤڈر اور کھلونے وغیرہ دیئے جاتے ہیں۔ اس اسکیم کے مطابق دوران Pregnancy چار ہزار روپئے، بچہ کی پیدائش کے بعد چار ہزار اور ٹیکہ وعلاج کے لئے چار ہزار روپئے دیئے جاتے ہیں۔ اس طرح جملہ بارہ ہزار روپیوں کی مدد کی جاتی ہے اور اگر

لڑکی تولد ہو تب مزید ایک ہزار روپے دیئے جاتے ہیں۔

☆ **حکومت تلنگانہ کی مزید پرکشش اسکیمات درج ذیل ہیں:**

❖ ایس۔سی، ایس۔ٹی اور اقلیتی ڈرائیوروں کے لئے ٹریننگ پروگرام اسکیم

❖ بیروزگار نوجوانوں کے لئے Driver Cum Owner Scheme GHMC

❖ بیڑی ورکروں کے پنشن اسکیم (Kamikulu)

❖ ایس۔سی، ایس۔ٹی اور اقلیتی طلبہ کے لئے Overseas Vidyanidhi Scheme

❖ غریبوں کے لئے Double Bed Room House اسکیم

❖ سبسیڈی پر بھیڑوں کی تقسیم کی اسکیم اور

❖ سرکاری ملازمین کے لئے (EHS (Employment Health Scheme وغیرہ ہیں۔

غرض ریاست تلنگانہ تمام طبقات کے لئے مختلف اسکیمات کو بروئے کار لاتے ہوئے سنہرے تلنگانہ کی طرف تیزی سے گامزن ہے۔اس کے لئے عوام اور عہدیداروں کو شفافیت کے ساتھ اپنے اپنے فرائض کو بخوبی طور پر نبھاتے ہوئے لازمی طور پر شریک ہونا چاہئے تا کہ حکومت کی اسکیمات سے ریاست تلنگانہ میں رہنے والے تمام افراد مستفیض ہو سکیں۔

☆☆☆